INTERNATIONAL URDU MONTHLY
KHILAFAT-E-RASHDA
Faisalabad Pakistan

فرمان لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

"اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامو اور تفرقہ نہ ڈالو"

ماہنامہ

سپاہ صحابہ پاکستان کا ترجمان

خلافت راشدہ

اپریل 2000ء — فیصل آباد (پاکستان)

بنیاد: مجدد العصر امیر عزیمت مولانا حق نواز جھنگوی شہید

بانی: شہید ملت اسلامیہ مولانا ضیاء الرحمن فاروقی شہید

جرنیل سپاہ صحابہ پر قاتلانہ حملہ کی کوشش — محرم الحرام میں امن و امان تہہ و بالا کرنے کی سازش

بنت رسول مقبول ﷺ
سیدہ فاطمۃ الزہراؓ
کی شادی
جس میں باپ نے جہیز میں ... دعاؤں کا تحفہ دے کر رخصت کیا

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عہدِ خلافت

سیرت، کردار اور شہادت

قاتلانِ حسین کی خانہ تلاشی

حضرت مولانا
زاہد الراشدی صاحب
ریکارڈ درست فرمائیں

اُف کے چراغ

گستاخ رسول
گوہر شاہی

کو تین بار عمر قید با مشقت اور جرمانے کی سزا

تحریر: بے نظیر زرداری — شیشے کے گھر میں بیٹھ کر پتھر نہ پھینکئے

سپاہ صحابہ کے سرفروشوں' جانبازوں کے لئے

خوشخبری

شہید ملت اسلامیہ علامہ

ضیاء الرحمان فاروقی نور اللہ مرقدہ

کی چندہ یادگار تقاریر کا خوبصورت مجموعہ

خطبات فاروقی

منظر عام پر آچکی ہے

420 صفحات	کمپیوٹرائزڈ کتاب	دیدہ زیب طباعت	ھدیہ -/180 روپے

ملنے کا پتہ

مکتبہ محمودیہ' شیراز پارک' گلی نمبر 7 پوسٹ کوڈ نمبر 38600' نشاط آباد' فیصل آباد فون:784525

بیاد
مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ
مولانا ایثار القاسمی شہیدؒ

نظریہ اسلام کی جدوجہد' خلافت راشدہ کا نفاذ' ناموس صحابہ کے تحفظ کا علمبردار

ماہنامہ

خلافت راشدہ

بانی:۔ شہید ملت اسلامیہ علامہ ضیاء الرحمان فاروقیؒ

جلد نمبر 11 | شمارہ نمبر 4

زیر سرپرستی: علامہ علی شیر حیدری ◇ مولانا محمد اعظم طارق

چیف ایڈیٹر:۔ انجینئر طاہر محمود
ایڈیٹر:۔ ابو اسامہ صدیقی
سرکولیشن منیجر:۔ حافظ عبدالغفار

آئینہ مضامین

نمبر شمار		صفحہ نمبر
1	اداریہ	4
2	ریکارڈ درست فرمالیں	7
3	سیدنا فاروق اعظمؓ کا عہد خلافت	8
4	سیدنا فاروق اعظمؓ ہادی عالم کی نظر میں	10
5	سیدنا عثمان غنیؓ کی سیرت	12
6	قاتلان حسینؓ کی خانہ تلاشی	15
7	سیدہ فاطمۃ الزہراؓ کی شادی	16
8	خلافت قرآن	20
9	رد شیعیت	23
10	مولانا حق نواز شہید کا اساسی کردار	27
11	مولانا حق نواز جھنگوی	29
12	لہو کے چراغ	31
13	خلافت وملوکیت	33
14	مکتوب برطانیہ	35

مجلس مشاورت

مولانا ضیاء القاسمی' شیخ حاکم علی' ڈاکٹر غلام حسین (سعودی)' مولانا عبدالغنی' مولانا حبیب الرحمان انقلابی' مولانا علی اکبر سیال' مولانا نیاز الرحمان حیدری' مولانا محمد احمد ضیائی' مولانا نیاز محمد' مولانا حق باحق' مفتی عبدالخالق' رشید محمود (امریکہ)' مولانا محمد صدیق ہزاروی (دوبئی)' مولانا عبدالعلیم مکی (سعودی عرب) حافظ عبدالحمید (برطانیہ)' قاری امان اللہ (سعودی عرب)' عبدالرحمان (نیویارک)' قاری عطاء الرحمان فاروقی (سعودی)' مولانا حبیب الرحمان (بنگلہ دیش)' مولانا منصور الرحمان (بھارسہ)' قاضی طاہر الہاشمی (حویلیاں)' مولانا عبدالغفور ندیم (کراچی)' مولانا عبداللطیف نعمانی (گجرانوالہ)' مولانا محمد احمد مدنی (کراچی) مولانا یحییٰ عباسی

مجلس ادارت

مولانا محمد الیاس بالاکوٹی' مولانا ثناء اللہ شجاع آبادی' مولانا حفیظ الرحمان طاہر ایبٹ آباد' مولانا محمود الرشید حدوٹی' حبیب اللہ مجاہد' قاضی محمد اسماعیل گولڑوی

قانونی مشیران

محمد سلیم بٹ ایڈووکیٹ' حافظ احمد بخش ایڈووکیٹ

بدل اشتراک سالانہ

اندرون ملک 144 روپے' متحدہ عرب امارات 100 درہم' امریکہ 150 ڈالر' سعودی عرب 160 ریال' برطانیہ 25 پونڈ' بھارت بنگلہ دیش 200 روپے

ترسیل زر و خط وکتابت کے لئے:۔ دفتر ماہنامہ "خلافت راشدہ" ریلوے روڈ فیصل آباد فون نمبر 640024

قیمت 12/- روپے

اکاؤنٹ: حافظ عبدالغفار انور 3-776 الائیڈ بنک' ریجنسی پلازہ فیصل آباد

انجینئر طاہر محمود نے اسود پرنٹنگ پریس سے چھپوا کر دفتر ماہنامہ "خلافت راشدہ" ریلوے روڈ فیصل آباد سے شائع کیا

افضل الجہادِ کلمۃُ الحق عند سلطانٍ جائرٍ

کلمۃ الحق

"کاروانِ پیامِ امن" کی کامیابی پر مبارکباد

سپاہ صحابہ پنجاب کی عاملہ کے فیصلے کے مطابق ۶ فروری کو جرنیل سپاہ صحابہ حضرت مولانا محمد اعظم طارق' مرکزی جنرل سیکرٹری ڈاکٹر خادم حسین ڈھلوں' قائد پنجاب مولانا محمد احمد لدھیانوی' قائد طلباء حافظ اقرار احمد عباسی' ڈاکٹر منظور احمد شاکر' مولانا عبدالغنی اور صاحبزادہ محمد قادری کی زیر قیادت اسلام آباد سے روانہ ہونے والا "کاروان پیام امن" صوبہ بھر کے تمام ضلعی اور بعض دیگر اہم مقامات سے ہوتا ہوا...... فکر جھنگوی شہید کے پرچم لہراتا اور خوشبوئیں پھیلاتا ہوا ۶ مارچ کو رحیم یار خان میں اختتام پذیر ہوا۔

تمام تنظیمی حلقے جانتے ہیں کہ عرصہ دراز سے قائدین کی قید و بند اور دیگر مصائب کی بناء پر جو تنظیمی کمزوریاں پیدا ہو چکی تھیں ان کو دور کرنے کے لئے کسی ایسے ہی اہم فیصلے اور اقدام کی ضرورت تھی۔ قائدین کو بھی اس کا شدت سے احساس تھا۔ چنانچہ صوبائی سطح پر اس کاروان کا پروگرام بنایا گیا' حضرت جرنیل سپاہ صحابہ نے تمام ضلعی مقامات پر ہونے والے کنونشنز میں تمام ضلعی یونٹز کی کارکردگی کا از خود جائزہ لیا اور باقاعدہ تمام کارکنوں کی حاضریاں لیں اور کئی مقامات پر تنظیمی باڈیاں توڑ کر از سر نو تشکیل دینے کا حکم صادر فرمایا۔ ساتھ ساتھ تطہیر کا عمل بھی جاری رہا۔ تمام قائدین نے کارکنوں کو عملی اعتبار سے "صحابہ کا سپاہی" بننے پر زور دیا اور فرائض و واجبات کی پابندی کی خصوصی تلقین کی۔ بحمداللہ تعالیٰ اس کے مثبت اثرات نمایاں ہو رہے ہیں۔

علاوہ ازیں تمام ضلعی مقامات پر کارکنوں کے علاوہ' علماء کرام' تاجران' وکلاء' ڈاکٹرز اور ٹیچرز حضرات کے لئے علیحدہ علیحدہ پروگرامات اور خصوصی خطابات نے سونے پر سہاگے کا کام کیا ہے۔

پنجاب میں بحمد للہ یہ تجربہ نہایت کامیاب رہا ہے اور دیگر صوبوں میں بھی اس طرح کے منصوبے ناگزیر ہیں۔ اگر ایک دفعہ تمام صوبہ جات' بشمول شمالی علاقہ جات اور آزاد کشمیر وغیرہ میں اسی عمل کو دہرایا جائے تو انشاء اللہ "سپاہ صحابہ" تازہ دم ہو جائے گی۔

کاروان پیام امن کے تمام قائدین اور ان کے علاوہ وہ تمام کارکنان جنہوں نے اپنے اپنے علاقوں میں کاروان کی کامیابی کے لئے جس درجے میں بھی محنت کی' ہماری طرف سے مبارکباد کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام کے دامن کو اپنی رحمتوں سے بھر دے۔

جرنیل سپاہ صحابہ پر قاتلانہ حملہ کی کوشش---- محرم الحرام میں امن و امان تہہ و بالا کرنے کی سازش

فوجی حکومت نے یکم مارچ سے اسلحہ ساتھ لیکر چلنے پر مکمل پابندی عائد کردی ہے۔ لیکن دینی جماعتوں اور بالخصوص سپاہ صحابہ کے قائدین کی حفاظت کے تسلی بخش انتظامات نہیں کیے گئے۔ جس کی بناء پر دشمنان صحابہ اپنے گھناؤنے عزائم کی تکمیل کے لئے نئے سرے سے منصوبہ بندی کرنے لگے ہیں جس کا واضح ثبوت ۱۴ مارچ کو پیش آنے والا واقعہ ہے جرنیل سپاہ صحابہ حضرت مولانا محمد اعظم طارق کچہری بازار فیصل آباد کی جامع مسجد میں تربیتی کنونشن سے خطاب کے بعد قریب ہی ڈگلس پورہ کی مسجد نور میں اپنے میزبان کے ہاں کھانا کھانے کے لئے پہنچے تو ایک مشکوک نوجوان بار بار محافظین کے حصار کو توڑ کر قریب ہوتا دکھائی دیا۔ مولانا کے ایک محافظ نے اس کی مشکوک حرکات کی بناء پر ساتھ ہی موجود پولیس دستے کو آگاہ کیا۔ یوں اس نوجوان کو قابو کرکے تلاشی لی گئی تو اس سے ایک ریوالور لوڈ حالت میں جبکہ ۲۷ گولیاں

برآمد ہوئیں۔ نوجوان نے اپنا نام عابد شاہ بخاری بتایا اور اپنے مزموم عزم کا اقرار کیا۔ پولیس نے اس نوجوان کو گرفتار کر لیا اور ناجائز اسلحہ کا کیس بنا کر جیل بھیج دیا۔

ہمارا مطالبہ ہے کہ قائدین سپاہ صحابہ کی سکیورٹی کا خاطر خواہ بندوبست کیا جائے نیز جو طبقہ محرم الحرام کی آمد سے قبل ملکی حالات خراب کرنا چاہتا ہے' اس پر کڑی نظر رکھی جائے اور اس واقعہ کی پس پردہ سازش کو بے نقاب کیا جائے۔

میرپور خاص عدالت کا مستحسن فیصلہ

گستاخ رسول گوہر شاہی کو تین بار عمر قید اور بھاری جرمانے کی سزا

انجمن سرفروشان اسلام کے بانی و سرپرست ریاض احمد گوہر شاہی کو انسداد دہشت گردی کی عدالت میرپور خاص ڈویژن کے جج جناب عبدالغفور میمن نے قرآن پاک کی توہین' مسلمانوں کے جذبات مجروح کرنے اور توہین رسالت ﷺ کے مقدمے میں جرم ثابت ہونے پر تین بار عمر قید با مشقت (۴۲ سال) اور ایک لاکھ ستر ہزار روپے جرمانے کی سزا سنائی ہے۔

ریاض احمد گوہر شاہی پاکستان میں پائے جانے والے پیران عیار کے سرخیل ہیں۔ گزشتہ دس پندرہ سال سے ان کی مشکوک سرگرمیاں ان کی منزل کا پتہ دے رہی تھیں۔ وہ ملک بھر کے درو دیوار کو دل کے نقشے اور مخصوص انداز میں لفظ "اللہ" کی تحریر کے ساتھ اپنا اشتہار بنا چکے تھے۔ وطن عزیز کا اجہل اور پیر پرست طبقہ ان کی طرف سے چاند اور پھر حجر اسود میں پائی جانے والی ان کی تصویر کے ذرائعے سے متاثر ہو کر انہیں اپنا ہادی اور مہدی بھی مان چکا تھا اور اب وہ دعویٰ صمدیت سے آگے بڑھ کر "دعویٰ نبوت" کا شوق فرمانے چلے تھے۔ ان کا لٹریچر اس سلسلے میں واضح اشارات دے رہا تھا۔ گزشتہ برس ان کی انجمن کی طرف سے کلمہ طیبہ میں اسم محمد کی بجائے "گوہر شاہی رسول اللہ" کا سٹکر بھی چھاپ کر ملک کے مختلف علاقوں میں پھیلایا گیا جس کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈو آدم سندھ کے رہنما مولانا احمد میاں حمادی نے مئی ۱۹۹۹ء کو ان کے خلاف مقدمہ درج کرایا۔ ہم انسداد دہشت گردی عدالت کے جج جناب عبدالغفور میمن کے اس فیصلے کو ہر لحاظ سے مستحسن قرار دیتے ہیں اور گوہر شاہی (جو کہ کافی عرصہ سے بیرون ملک مقیم ہے) کو واپس بلوا کر اس سزا پر عملدرآمد کا مطالبہ کرتے ہیں۔

محترمہ "بے نظیر ------ زرداری" ------ شیشے کے گھر میں بیٹھ کر پتھر نہ پھینکئے

اسلامی احکامات سے نفرت' علماء سے عداوت اور مدارس دینیہ سے بغض و عناد بھٹو خاندان کا پرانا روگ ہے۔ ذوالفقار علی بھٹو کے دور حکومت میں علماء اسلام کے ساتھ جو سلوک روا رکھا گیا وہ ناقابل فراموش بھی ہے اور ناقابل بیان بھی! بھٹو مکافات عمل کا شکار ہو کر اپنے عبرتناک انجام کو پہنچے تو آکسفورڈ یونیورسٹی میں تعلیم کے ساتھ ساتھ آزاد خیالی کے گل کھلانے اور شہرت پانے والی بے نظیر بیٹی کو اپنا سیاسی وارث قرار دے گئے اور اہل وطن کی بدنصیبی کہ وقت نے اسے پاکستان کی وزارت عظمیٰ سونپ دی۔ بے نظیر دو مرتبہ وزیر اعظم کے منصب پر براجمان ہوئیں اور دونوں ہی مرتبہ دینی مدارس اور دینی جماعتوں کے خلاف کھل کر اپنے سینے کا کینہ نکالا۔ علماء پر جھوٹے مقدمات اور گرفتاریوں سے لے کر ان پر اذیت ناک تشدد کرانے اور طرح طرح کی تکلیفیں دینے کا سلسلہ جاری رکھا۔ حتیٰ کہ علماء حق کو قتل کرانے سے بھی دریغ نہ کیا اب جبکہ اقتدار کا ہما ان کے سر سے ہمیشہ کے لئے اڑ گیا ہے' اور محترمہ پاکستان کے قومی خزانے میں مچائی جانے والی لوٹ کھسوٹ اور بندر بانٹ کے الزامات کا سامنا کرنے کی بجائے خود ساختہ جلاوطنی پر مجبور ہیں۔ ان حالات میں بھی دین اور اہل دین کی

عداوت کے جرثومے ان کے دل و دماغ میں رینگتے رہتے ہیں اور خیالات کی سڑاند الفاظ کا جامہ پہن لیتی ہے۔

گزشتہ دنوں موصوفہ نے امریکہ سے جاری ہونے والے ایک بیان میں یوں گلفشانی کی ہے کہ "پاکستان کے دینی مدارس بنیاد پرستی 'دہشت گردی کے اڈے ہیں 'جہاں طلبہ کو اسلحہ کی تربیت دی جاتی ہے 'پاکستان پر ملائیت کا ہولڈ ہے۔ ہم نے اپنے دور میں انہیں کچلنے کی پوری کوشش کی 'مگر ناکام رہے 'یورپین ممالک اس مسئلے کی اہمیت کو سمجھیں اور پاکستان سے دینی مدارس اور ملائیت کو ختم کرنے کے لئے پلان بنائیں۔"

محترمہ کے ان واضح خیالات کی کیا تاویل کی جاسکتی ہے اور تاویل کی ضرورت ہی کیا ہے؟ یوں لگتا ہے درد کی جڑیں بہت گہری ہو چکی ہیں 'ناسور رسنے لگا ہے 'قوت ارادی کی نسوانیت اپنے آباء یورپ کو دہائیاں دے رہی ہے......... اور شیشے کے گھر میں بیٹھ کے پتھر پھینکنے کا عمل ناگزیر سمجھا گیا ہے...... سچ ہے۔

جنگ کھیڈ نیں ہوندی زنانیاں دی

چرم قربانی کی وصولی مہم

عیدالاضحیہ کی آمد سے قبل سپاہ صحابہ نے چرم قربانی کی وصولی کے سلسلے میں جو پلاننگ تیار کی اس کے مطابق پورے پنجاب سے سپاہ صحابہ کو وصول ہونے والی قربانی کی کھالیں مرکز سپاہ صحابہ جھنگ پہنچائی گئیں۔ اور جھنگ میں ہی جرنیل سپاہ صحابہ کی نگرانی اور موجودگی میں فروخت ہوئیں۔ یہ ایک نیا تجربہ تھا جس سے خاطر خواہ اور مفید نتائج برآمد ہوئے اور کھالوں کی رقم محفوظ ہاتھوں میں پہنچی اور بینک میں جمع کرادی گئی۔ اسی طرح کراچی میں بھی تمام ذیلی مراکز سے کھالیں جمع کر کے ایک مرکز میں پہنچائی گئیں۔ اس خوشگوار تجربے کی بناء پر آئندہ بھی چاروں صوبوں میں یہی پالیسی اپنانے کی سوچ پیدا ہوئی ہے۔ جس پر عملدرآمد سے انشاء اللہ مثبت نتائج برآمد ہوں گے۔

شہزادہ اہل سنت کو مرحلہ تزویج مبارک ہو

بانی سپاہ صحابہ امیر عزیمت شیر اسلام حضرت مولانا حق نواز جھنگوی شہید کے لخت جگر شہزادہ اہل سنت حضرت مولانا صاحبزادہ اظہار الحق جھنگوی کی شادی خانہ آبادی مورخہ ۲ مارچ کو مولانا حبیب الرحمان صدیقی شہید (جو علامہ شعیب ندیم کے ساتھ شہید کر دیئے گئے تھے) کی ہمشیرہ سے بخیر و خوبی انجام پائی۔ ادارہ ماہنامہ خلافت راشدہ کے تمام اراکین نے شہزادہ اہل سنت کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے زوجین میں ہمیشہ کے لئے الفت و مودت کی دعا کی ہے۔

شاہ ولی اللہ سے لیکر امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری تک تحریک آزادی ہند کی مختصر سرگزشت

منظر عام پر آچکی ہے

تحریک آزادی ہند کے نامور سپوت

احوال و سوانح حیرت انگیز خدمات

از قلم علامہ ضیاء الرحمن فاروقی شہید

مولانا زاہد الراشدی .... ریکارڈ درست فرمالیں

مولانا محمد ضیاء القاسمی چیئرمین سپریم کونسل سپاہ صحابہ

مولانا زاہد الرشدی بیک وقت قلم اور بیان کے دھنی ہیں ان کے قلم اور بیان کی تاثیر مسلمہ ہے یہی وجہ ہے کہ ان کے لکھے ہوئے مضامین کو قومی پریس نہایت اہمیت سے اپنے اخبارات و جرائد میں جگہ دیتا ہے۔ روزنامہ اوصاف اور میں موصوف نوائے قلم کے عنوان سے لکھتے اور نہایت ہی ٹھوس بنیادوں پر اپنے مافی الضمیر اظہار کرتے ہوئے روزنامہ اوصاف اسلام آباد کے ۱۵ مارچ کے پرچے میں آپ نے مضمون جہادی تربیتی مراکز اور تحریک جعفریہ پاکستان کے عنوان سے سپرد قلم فرمایا ہے اس میں انہوں نے جو کچھ اور جسے مناسب سمجھا لکھا یہ ان کا صوابدیدی حق ہے۔ میں اس پر کچھ کہنا مناسب نہیں سمجھتا۔ مگر اس میں کچھ وضاحتیں ضروری سمجھتا ہوں جس سے ریکارڈ درست رکھنے میں مدد ملے گی۔ اور قارئین کے سامنے کچھ حقائق بھی آجائیں گے۔ جو حکومتی جارحانہ اور جانب دارانہ پالیسیوں اور تحریک جعفریہ کے جابرانہ ہتھکنڈوں کی وجہ سے رونما ہوئے۔ اور پریس کی غفلت شعاریوں کی وجہ سے عوام کے سامنے نہ آسکے جس کی وجہ سے تصویر کا ایک رخ سامنے آیا اور دوسرا رخ سامنے آنے ہی نہیں دیا گیا۔

مولانا زاہد الراشدی نے اپنے مضمون میں یہ فرمایا ہے کہ سپاہ صحابہ تحریک جعفریہ کا رد عمل ہے۔ اور اس نے (یعنی سپاہ صحابہ) نے تشدد کے جواب میں تشدد کی پالیسی اختیار کی" میں اس بات کی شدت سے تردید کرتا ہوں اور یہ بات حقائق کی بنیاد پر عرض کرتا ہوں کہ سپاہ صحابہ کی قیادت نے کبھی تشدد اور انتقام کی پالیسی اختیار نہیں کی۔ بلکہ ہمیشہ تشدد کی مذمت کی۔ اور اپنے کارکنوں کو صبرو تحمل اور برداشت کی تلقین کی۔ یہی وجہ ہے کہ سپاہ صحابہ کے رہنماء اور کارکن سینکڑوں کی تعداد میں تحریک جعفریہ اور ان کی ذیلی تنظیموں کے ہاتھوں قتل ہوئے اور انہیں انصاف بھی نہیں ملا۔ اور تقریبا ڈیڑھ سو ایف آئی آرز تھانوں میں درج ہیں۔ اور سابقہ حکمرانوں نے ان پر کوئی عمل درآمد نہیں کرایا۔ اور نہ ہی سپاہ صحابہ کے راہنماؤں اور کارکنوں کے قاتلوں کو گرفتار کیا گیا اور نہ ہی ان کے خلاف کوئی کاروائی کی گئی۔ یہی وجہ ہے کہ تحریک جعفریہ کے لیڈروں اور کارکنوں کے حوصلے بڑھے اور انہوں نے مولانا ضیاء الرحمان فاروقی شہید' مولانا ایثار القاسمی' مولانا مختار سیال' مولانا عبدالصمد' اور کراچی' لاہور' اسلام آباد' اور پنجاب کے درجنوں علماء قتل کر دیئے اس پر نہ تو تحریک جعفریہ کے خلاف کوئی کاروائی ہوئی۔ اور نہ ہی ان کی ذیلی تنظیموں کا کوئی مواخذہ ہوا جس سے ہزاروں سنی نوجوان قتل و غارت گری کی بھینٹ چڑھ گئے۔

آپ کو یہ جان کر تعجب ہوگا کہ تحریک جعفریہ کے سربراہ علامہ ساجد نقوی کے خلاف تقریبا بارہ کے لگ بھگ ایف آئی آرز مختلف تھانوں میں درج ہیں اور ان میں انہیں قتل کے مقدمات میں ملزم نامزد کیا گیا ہے۔ مگر حکومت نے انہیں گرفتار کرنا تو درکنار کسی تفتیش میں بھی شامل نہیں کیا۔ اور اس کے برعکس مولانا ضیاء الرحمان فاروقی کو ایسے ہی ایک بوگس مقدمہ میں ایماء کے الزام میں گرفتار کیا اور ان کی لاش واپس کی گئی۔ مولانا اعظم طارق کو کئی ایماء کے مقدمات میں گرفتار کر کے تقریبا تین سال قید و بند کی صعوبتیں دی گئیں۔ سپاہ صحابہ کے قائدین کو تحریک جعفریہ کے کارکنوں نے قتل کیا' عورتوں کو تھانوں میں بند کر کے بے عزت کیا گیا بوڑھے والدین کو ناجائز ظلم و تشدد کا نشانہ بنایا گیا مساجد اور مدارس پر حملے کئے گئے اس کے جواب میں پھر بھی ہماری قیادت نے سنی عوام سے صبرو تحمل اور بردباری کی تلقین کی گئی۔ اور امن امان کے قیام کے لئے اپنے نوجوانوں کو سختی سے تاکید کی کہ کوئی جبرو تشدد کا راستہ اختیار نہ کیا جائے۔ اس کے باوجود مولانا راشدی صاحب کا یہ فرمانا کہ سپاہ صحابہ نے بھی تشدد کی پالیسی اختیار کرلی حقائق کی صحیح عکاسی نہیں کرتا اس لئے ریکارڈ درست کرلیا جائے کہ سپاہ صحابہ ایک پر امن اور عدم تشدد پر یقین رکھنے والی جماعت ہے۔ تشدد اس کی پالیسی کا حصہ تھا اور نہ ہے یہ استدلال پر یقین رکھتی ہے۔ نہ کہ استبداد پر!

ہم نے ہمیشہ حکمرانوں سے کہا ہے کہ اگر کوئی نوجوان تشدد کرتے ہیں یا اس میں ملوث پائے گئے ہیں یہ ان کا انفرادی فعل ہے جو انہوں نے شیعہ جارحیت اور حکومتی جبرو تشدد سے مجبور ہو کر اختیار کیا ہے۔ اس کا کھلا ہوا ثبوت یہ ہے کہ تفتیشی افسروں نے تمام ظلم و جبر اور تشدد کے ہتھکنڈے استعمال کئے۔ مگر کسی افسر کے سامنے کسی نوجوان نے سپاہ صحابہ کی قیادت کا نام نہیں لیا۔ اس سے بڑھ کر سپاہ صحابہ کی قیادت کی واضح صداقت اور کیا ہو سکتی ہے۔

فرقہ پرست تفتیشی افسروں ہزار جتن کئے اور نوجوانوں کے منہ میں لقمے ڈالے کہ کسی لیڈر کا نام لے دو مگر نوجوان ظلم و ستم کے پہاڑ برداشت کر گئے مگر کسی رہنما کو ملوث کرنے کے لئے جھوٹ بولا یہ بات حقیقت منہ بولتا ثبوت ہے جسے دنیا کوئی حقیقت پسند نہیں جھٹلا سکتا!

میں آج مولانا زاہد رشیدی کی وساطت سے روزنامہ اوصاف کے بالغ نظر حامد میر کو پیشکش کرتا ہوں کہ وہ ملک کے چند صحافیوں کا ایک بورڈ بنا کر فریقین موقف سن لیں جس کے یہ واضح ہو سکتا ہے کہ ظالم کون ہے اور مظلوم کون ہے

تحریک جعفریہ کے ترجمان کا جہاں تک تعلق

باقی صفحہ 36 نمبر 29

امیر المومنین | خلیفہ راشد | داماد علی المرتضیٰ

سیدنا فاروق اعظمؓ کا عہد خلافت

حافظ عبدالرؤف
شہر سلطان

ابتدائی حالات:۔ آپ کا نام عمر کنیت ابو حفص لقب فاروق' نسب نویں پشت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتا ہے۔ واقعہ فیل کے ۱۳ برس بعد ولادت ہوئی نبوت کے چھٹے سال ۳۳ سال کی عمر میں مشرف بہ اسلام ہوئے۔

فضائل و مناقب:۔ شاہ ولی" اللہ کے مطابق قرآن کریم کی ۲۷ آیات حضرت عمر کی رائے پر نازل ہوئیں۔ نیز قرآن کریم کی بے شمار آیات اور پیش گوئیاں آپ کے دور خلافت میں پوری ہوئیں نیز بے شمار احادیث نبوی حضرت عمر کی شان پر دلالت کرتی ہیں جن میں سے چند احادیث یہ ہیں۔

۱۔ میرے بعد اگر کوئی نبی آتا تو حضرت عمر ہوتے۔ (ترمذی)

۲۔ جس راستے سے عمرؓ گزرتا ہے شیطان وہ راستہ چھوڑ دیتا ہے۔ (بخاری شریف)

۳۔ جنت میں عمرؓ کے بڑا محل ہے۔ (بخاری شریف)

۴۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر عمر کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر جا رہے تھے آپ نے فرمایا ہم تینوں قیامت میں ایسے اٹھیں گے۔

۵۔ میرے بعد ابو بکر و عمر کی اقتداء کرنا۔ (مشکوۃ)

خلافت:۔ امیر المومنین سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی علالت جب روز بروز بڑھتی گئی اور افاقہ کی صورت نظر نہ آئی تو انہوں نے صحابہ کرام کو بلا کر اپنے جانشین کے متعلق مشورہ کیا اور اپنی طرف سے سیدنا فاروق اعظم کا نام تجویز کیا صحابہ کرام کے متفق ہونے کے بعد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے عہد خلافت لکھوا کر اپنے غلام کو دیا کہ اسے اجتماع عام میں سنا دے پھر خود بالا خانے پر تشریف لے جا کر حاضرین سے فرمایا۔ میں نے اپنے کسی رشتہ دار کو خلیفہ نہیں بنایا بلکہ صائب رائے لوگوں سے مشورہ کر لینے کے بعد عمر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ نامزد کیا ہے۔ کیا تم لوگ اس انتخاب سے خوش ہو؟ سب نے یک زبان ہو کر کہا ہم آپ کے اس انتخاب اور تجویز کو پسند کرتے ہیں پھر تمام صحابہ کرام نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد آپ کے دست مبارک پر بیعت کی اور آپ ۲۲ جمادی الثانی ۱۳ھ کو مسند خلافت پر فائز ہوئے۔

فتوحات:۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ہونے والی فتوحات کا حال بہت طویل ہے۔ آپ کے وصال کے وقت اسلامی مملکت کا رقبہ 2511666 مربع میل تھا۔ اس رقبہ میں تقریباً 1309501 مربع میل خود حضرت عمر کے حسن و تدبر کی بدولت اسلامی قلمرو میں داخل ہوا آپ کی عدیم النظیر حکمت عملی کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ آپ کے دور خلافت میں اسلامی فوجیں روزانہ 351 مربع میل اسلامی حکومت میں شامل کرتی تھیں۔ عراق' ایران' روم' اور دیگر بلاد عجم پر اسلامی پرچم لہرانا سیدنا فاروق اعظم کا بے مثال کارنامہ ہے۔

شہادت:۔ علامہ شبلی نعمانی اپنی کتاب الفاروق میں آپ کی شہادت کے بارے میں یوں رقمطراز ہیں کہ مغیرہ" بن شعبہ کے پارسی غلام ابو لولو نے ایک دن حضرت عمرؓ سے آکر شکایت کی کہ میرے آقا نے مجھ پر بہت بھاری محصول عائد کر رکھا ہے آپ کم کرا دیں۔ آپ نے پوچھا کیا کام کرتے ہو جواب ملا دو درہم روزانہ آپ نے پوچھا کیا کام کرتے ہو جواب ملا نجاری' نقاشی' آہن گری' آپ نے فرمایا پھر تو یہ محصول زیادہ نہیں فیروز دل میں سخت ناراض ہو کر چلا گیا دوسرے دن صبح کی نماز میں خنجر لے کر آپ پر حملہ کر دیا اور اوپر تلے چھ وار کئے آپ زمین پر گر گئے مگر مقتدیوں کی صف میں کوئی پریشانی پیدا نہ ہوئی حضرت عبدالرحمان بن عوف آگے بڑھے اور جہاں سے قرأت ساقط ہوئی تھی وہیں سے شروع کی اور نماز ختم کر کے آپ کی طرف توجہ کی اور آپ نے اپنے قاتل کے متعلق دریافت فرمایا جب لوگوں نے بتایا تو آپ نے شکر ادا کیا اور فرمایا الحمد للہ کوئی مسلمان میرا قاتل نہیں۔ آپ تین دن زخمی حالت میں رہے اور یکم محرم ۲۴ھ کو اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

سیرت و کردار:۔ اگرچہ اسلام میں خلافت کا سلسلہ حضرت ابو بکر سے شروع ہوا اور ان کے قلیل زمانہ خلافت میں بڑے کارنامے سرانجام دئے لیکن منظم اور باقاعدہ حکومت کا آغاز حضرت عمر کے عہد سے شروع ہوا آپ نے اپنے دور خلافت میں لوگوں کی فلاح و بہبود کیلئے مثبت اقدامات کئے آپ اکثر راتوں کو گشت کرتے اور ضرورت مندوں کے حالات معلوم کرتے ایک دن آپ بھیس بدل کر عوام کی خبر گیری کیلئے نکلے دیکھا کہ ایک عورت جھونپڑی میں کچھ پکا رہی ہے اور بچے ساتھ بیٹھے ہوئے رو رہے ہیں۔ آپ نے عورت سے بچوں کے رونے کی وجہ دریافت کی تو عورت نے جواب دیا کہ گھر میں پکانے کے لئے کچھ نہیں ہے۔ کئی دنوں سے فاقہ ہے بچوں کو بہلانے کیلئے خالی ہنڈیا پکا رہی ہوں۔ جب آپنے عورت کی کہانی سنی تو آپ کے آنسو نکل آئے فوراً وہاں سے سیدھے بیت المال گئے اور گندم' دال اور پکانے کی دیگر اشیاء لے کر اس عورت کو دے آئے۔ وہ عورت بہت خوش ہوئی اور کہنے لگی کہ اللہ تعالیٰ تمہیں جزائے خیر

دے۔ تم ہی حضرت عمر کی جگہ خلیفہ بنائے جاتے۔ حضرت عمر نے اس کو تسلی دی اور فرمایا کہ جب تم خلیفہ کے پاس جاؤ گی تو مجھ کو وہیں پاؤ گی حضرت عمر اس کے قریب ہی ذرا ہٹ کر زمین پر بیٹھ گئے اور تھوڑی دیر بعد چلے آئے اور فرمایا کہ میں اس لئے بیٹھا تھا کہ میں نے ان کو روتے ہوئے دیکھا تھا میرا دل چاہا کہ تھوڑی دیر ان کو ہنستے ہوئے دیکھوں۔

حضرت عمر کی خدمت میں ایک مرتبہ بحرین سے مشک آیا ارشاد فرمایا کہ کوئی اسکو تول کر مسلمانوں میں تقسیم کر دیتا آپ کی اہلیہ حضرت عاتکہ نے بھی عرض کیا کہ میں تول دوں گی آپ نے سن کر سکوت فرمایا تھوڑی دیر بعد پھر یہی ارشاد فرمایا کہ کوئی اس کو تو دیتا کہ میں تقسیم کر دیتا آپ کی اہلیہ نے پھر یہی عرض کیا آپ نے سکوت فرمایا تیسری دفعہ ارشاد فرمایا کہ مجھے پسند نہیں کہ تو اسکو اپنے ہاتھ سے ترازو کے پلڑے میں رکھے اور پھر ان ہاتھوں کو اپنے بدن پر پھیرے اور اتنی مقدار کی زیادتی مجھے حاصل ہو۔ (فضائل اعمال صفحہ ٦١) ایک دفعہ حضرت عمر اور حضرت ابی بن کعب ؓ میں کسی معاملے میں نزاع ہوا اور ابی ابن کعب نے قاضی زید ؓ بن ثابت کی عدالت میں مقدمہ دائر کر دیا اور حضرت عمرؓ مدعا علیہ کی حیثیت سے حاضر ہوئے زاہد اٹھ کھڑے ہوئے اور خلیفہ کو تعظیم کے طور پر بیٹھنے کی جگہ دی حضرت عمر بولے نے فرمایا "یہ پہلا ظلم ہے" یہ کہہ کر آپ ؓ اپنے فریق مقدمہ مدعی ابی بن کعب کے برابر بیٹھ گئے اور قاضی کے پاس کوئی ثبوت نہ تھا۔ حضرت عمر سے قسم لینا چاہی لیکن زاہد نے ان کے رتبے کا پاس کر کے ابی بن کعب سے درخواست کی کہ امیر المومنین کو قسم سے معاف رکھو۔ حضرت عمر اس طرفداری پر رنجیدہ ہوئے زاہد کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا۔ "جب تمہارے نزدیک ایک عام آدمی اور عمر دونوں برابر نہ ہوں تو منصب قضا کے قابل نہیں سمجھے جا سکتے۔" چنانچہ چند روز بعد زید بن ثابت کو عہدہ قضا سے برطرف کر دیا۔ (عمر فاروق از محمد حسین ہیکل)

ایک بار حضرت ابو موسیٰ اشعری نے بیت المال کا جائزہ لیا تو وہاں صرف ایک درہم موجود تھا۔ انہوں نے اس خیال سے کہ یہ یہاں کیوں پڑا ہے۔ اٹھا کر حضرت عمر فاروق کے صاحبزادے کو دے دیا۔ حضرت فاروق اعظم کو معلوم ہوا تو آپ نے درہم لیکر بیت المال میں واپس کر دیا اور حضرت ابو موسیٰ اشعری کو بلا کر فرمایا "افسوس تم کو مدینہ منورہ میں آل عمر کے سوا غریب کوئی نظر نہیں آیا کیا تم چاہتے ہو کہ قیامت کے دن ساری امت محمدیہ کا مطالبہ میری گردن پر ہو۔

ایک مرتبہ ایک موٹا تازہ اونٹ بازار میں فروخت ہو رہا تھا۔ حضرت عمر کی نظر پڑ گئی دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ آپ کے صاحبزادے عبداللہ کا ہے۔ ان سے پوچھا کہ یہ اونٹ کہاں سے آیا ہے؟ انہوں نے عرض کی میں نے اسے خرید کر سرکاری چراگاہ میں بھیج دیا تھا اور اب کچھ فربہ ہو گیا ہے تو بیچنا چاہتا ہوں آپ نے فرمایا چونکہ یہ سرکاری چراگاہ میں فربہ ہوا ہے اس لئے تم صرف راس المال کے مستحق ہو اس کے بعد اونٹ فروخت ہوا تو آپ نے راس المال کے سوا باقی رقم بیت المال میں جمع کرا دی۔

حضرت عمرؓ و بن عاص نے جب بیت المقدس کا محاصرہ کیا تو علمائے نصاریٰ نے کہا کہ تم لوگ بے فائدہ تکلیف اٹھاتے ہو۔ تم بیت المقدس کو فتح نہیں کر سکتے۔ فاتح بیت المقدس کا حلیہ اور اس کی علامات ہمارے یہاں لکھی ہوئی ہیں۔ اگر تمہارے امام میں وہ سب باتیں موجود ہیں تو بغیر لڑائی کے بیت المقدس ان کے حوالے کر دیں گے اس واقعہ کی خبر حضرت فاروق اعظم کو دی گئی اور آپ بیت المقدس تشریف لے گئے۔ یہ واقعہ تاریخ عالم میں ہمیشہ زریں حروف میں چمکتا رہے گا کہ حضرت عمر فاروق کا زاد راہ اس سفر میں جو اور چھوارے کے سوا کچھ نہ تھا۔ ایک اونٹ آپ ؓ کے پاس تھا جس پر آپ ؓ اور آپ کا غلام نوبت بہ نوبت سوار ہوتے تھے۔ آپ کے کرتے میں پیوند لگے ہوئے تھے۔ مسلمان جب آپ کی پیشوائی کو آئے اور آپ ؓ کو اس حال میں دیکھا تو سب نے اصرار کر کے آپ ؓ کو عمدہ لباس پہنایا اور ایک گھوڑے پر سوار کیا۔ چند قدم چلنے کے بعد آپ نے فرمایا میرے نفس پر اس کا برا اثر پڑتا ہے پھر وہی پیوند لگا لباس پہنا اور گھوڑے سے اتر آئے رومیوں

نعت شریف

کلام۔ سید سلمان گیلانی
مرسلہ۔ محمود احمد مرزا مجھوی

تجھ پہ ایمان جو لایا جو مسلمان ہوا
زیست کی راہ کا ہر مرحلہ آسان ہوا
جب بھی معلوم کوئی آپ کا فرمان ہوا
وہ مرا دین ہوا وہ مرا ایمان ہوا
سنگریزے ترے قدموں میں جو پامال ہوئے
بن گیا کوئی زمرد کوئی مرجان ہوا
تیرا ابوبکر جو معیار صداقت ٹھہرا
ترا فاروق ترے عدل کا عنوان ہوا
تیرا عثمان بنا تیری سخاوت کی دلیل
مرتضیٰ تیرا ترے فقر کی پہچان ہوا
وہ ہوں سلمان و ابوذر وہ انس ہوں کہ بلال
جو بھی در پہ ترے آبیٹھا وہ ذی شان ہوا
شعر حسان سے منکر تو رہا دیتا تھا
اسی امید پہ میں بھی و حسان ہوا
سب مجھے کہنے لگے بلبل بستان رسول
بزم میں مدح سرا جب بھی میں سلمان ہوا

نے اس عرب و عجم کے فرماں روا اس روحانی بادشاہ کو جس کے نام سے عالم میں زلزلہ برپا تھا۔ دیکھا تو کہا کہ بے شک فاتح بیت المقدس یہی ہیں اور دروازہ آپ کیلئے کھول دیا۔ (از شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ازالۃ الخفاء)

حضرت عمر فاروق ایک مرتبہ کسی کام میں مشغول تھے۔ ایک شخص آیا اور کہنے لگا کہ فلاں شخص نے مجھ پر ظلم کیا ہے آپ چل کر بدلہ دلوا دیں آپ نے اس کے ایک درہ مار دیا کہ جب میں اس کام کیلئے بیٹھتا ہوں اس وقت تو آتے نہیں جب میں دوسرے کاموں میں مشغول ہو جاتا ہوں تو آ کر کہتے ہیں کہ بدلہ دلوا دو۔ وہ شخص چلا گیا آپ ؓ نے آدمی بھیج کر اس کو بلوایا اور درہ اس کو دیکر فرمایا کہ بدلہ لے لو۔ اس نے عرض کیا میں نے اللہ کیلئے معاف کیا گھر تشریف لائے اور دو رکعت نماز پڑھی اس کے بعد اپنے آپ کو خطاب کر کے فرمایا۔ اے

باقی صفحہ 47 نمبر 33

مراد نبی
داماد علی

سیدنا فاروق اعظمؓ
ہادی عالم ﷺ کی نظر میں

حسنین معاویہ فاروقی ضلع لسبیلہ

محترم قارئین رحمت دو عالم فخر دو عالم سرور عالم محبوب خدا خاتم الانبیاء قائد اعظم حضرت محمد ﷺ نے فرمایا ہے جس نے عمر سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا' اور جس نے عمر سے محبت رکھی اس نے مجھ سے محبت کی۔ (تاریخ اسلام صفحہ ۸۱)۔

یہ دو جملے کتنے جامع ہیں اور حضرت عمر سے محبت رکھتے ہیں اور اس کا اظہار ایسے الفاظ میں کرتے ہیں کہ ان سے زیادہ شان دار الفاظ اظہار محبت کے لئے استعمال نہیں کئے جا سکتے وہ لوگ اپنے بھیانک انجام پر غور کریں جو اپنی تحریروں اور تقریروں میں مراد نبی" سیدنا عمر فاروق" کو برے الفاظ میں یاد کرتے ہیں اور اسلام کی اس عظیم الشان شخصیت کے ساتھ شایان شان معاملہ نہیں کرتے۔

شیطان کا راستہ بدلنا:۔ امام ثانی خلیفہ راشد و برحق صاحب استعداد نبوت محدث الدنیا قتیل خنجر مجوس ایران سیدنا عمر سلام اللہ و رضوانہ علیہ سے ہادی عالم کی اس محبت کی، جو کیا تھی ایک ہی کسی انسان کو پسند کرے تو اس سے دل محبت رکھے تو کیوں رکھے اس کا جواب ظاہر ہے کیونکہ ایک نبی کسی آدمی سے محبت کرتا ہے تو اس لئے کہ وہ شخص ان لوگوں کو دشمن جانتا ہے جس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دشمنی ہے اور ان کے دشمن بھی اپنا اسے دشمن سمجھتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن شیطان سے بڑا کون ہو سکتا اس کی دشمنی کا حال ملاحظہ فرمائیں جو اسے سیدنا عمر سے ہے۔ ہادی عالم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اے عمر فاروق شیطان جب کسی راستہ میں تم سے ملتا ہے تو وہ اپنا راستہ بدل کر دوسرے راستے سے چلنے لگتا ہے۔ (مشکوۃ المصابیح صفحہ نمبر ۵۰۱ ج ۱)

فرشتوں کا تعظیم کرنا:۔ امیر المومنین سیدنا عمر فاروق کو محبوب کائنات سے ہی محبت تھی کی وجہ تھی کہ ملائکہ بھی آپ سے محبت رکھتے تھے اور آپ کی تعظیم کرتے تھے محسن کائنات فرماتے ہیں آسمان میں کوئی فرشتہ نہیں مگر سیدنا عمر کی تعظیم کرتا ہے اور زمین میں کوئی شیطان نہیں مگر عمر رضی اللہ عنہ سے ڈرتا رہتا ہے۔ (تاریخ الخلفاء صفحہ ۸۱)

امر اللہ میں شدت:۔ محترم قارئین جس کی فرشتے تعظیم کرتے ہوں اور ایک دو فرشتے نہیں بلکہ آسمان کے تمام فرشتے عزت کرتے ہوں وہ کیسے ہوں گے ان میں خلق کی صفات کس قدر ہوں گی نقابت کے وہ کتنے بڑے علمبردار ہوں گے چنانچہ حق کے سب سے بڑے داعی جناب سیدنا محمد ﷺ فرماتے ہیں عمر فاروق بولا میری الفت میں سب سے زیادہ حق اللہ کے معاملہ میں عمر ہیں۔

ابو موسیٰؓ سے مطالبہ دلیل:۔ شدت فی الحق بری شے نہیں ہے عوام اسے برا بنا دیتے ہیں اگر قاتل ہے کسی انسان کی جان لی ہے تو اس سے قصاص لینا ضروری ہے سارق نے سرقہ کیا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹنا واجب ہے اگر اس میں شدت نہیں برتی گئی تو اسے اچھا اور بہترین فعل نہیں کیا جا سکتا خلیفہ برحق سیدنا عمر حق سے کام لیتے تھے چنانچہ ایک مرتبہ حضرت ابو موسیٰ نے ایک حدیث بیان کی آپ کو یہ اندیشہ ہوا کہ یہ کہیں ایسی حدیث نہ بیان کر رہے ہوں جس میں انہیں کچھ بھول ہو گئی ہو تحقیق کیلئے آپ نے سختی برتی اور فرمایا اس حدیث پر کوئی دلیل لاؤ ورنہ میں تمہیں سزا دوں گا۔ (تذکرہ والفاظ) یہاں سختی کا یہی موقع تھا نرمی برتی جاتی تو بعد کو ہر ثقہ اور غیر ثقہ اپنی بیان کردہ حدیث سے حجت پکڑ لیتا ہے۔

حاطب" کا واقعہ:۔ اللہ کریم کے بارے میں اس سختی کا ہی نتیجہ تھا کہ فتح مکہ سے پہلے حضرت حاطب" ایک خاص خفیہ پیغام اہل مکہ کی جانب بھیجا سیدنا عمر فاروق کو اس کی خبر لگ گئی اور انہیں یقین ہو گیا یہ منافق ہیں رحمت دو عالم وہیں تشریف فرما تھے عرض کیا یا رسول اللہ اجازت دیجئے کہ میں اس منافق کی گردن اڑا دوں۔ (بخاری تذکرہ غزوہ احد)۔

مگر یہ سختی اس وقت ختم ہو گئی جب آپ کو معلوم ہو گیا کہ یہ قتل کے لائق نہیں ہیں ان سے اجتہادی غلطی ہو گئی ہے چنانچہ قاضی امت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں سیدنا عمر فاروق" کی آنکھیں تر ہو گئیں اور کہا خدا اور خدا کے رسول کو زیادہ علم ہے۔

فاروق کیوں کہا گیا:۔ یہی امر اللہ میں سختی تھی کہ سیدنا عمر فاروق اسلام کی دولت سے سرفراز ہوئے تو اسے چھپاتے کے اللہ کریم کے دشمنوں کے دروازوں پر تشریف لے گئے اور کہا کہ میں محمد ﷺ کے دین کا پیروکار ہو گیا ہوں ان پر ایک بجلی گر گئی مگر کسی کو چوں کرنے کی ہمت نہ ہو سکی آپ ہادی عالم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دریافت کیا کہ سیدی رسول اللہ کیا ہم حق پر نہیں ہیں فرمایا کیوں نہیں عرض کیا ہم کیوں چھپ کر عبادت کریں اس کے بعد انسان کامل" تمام راستے رفقائے جماعت

کو ساتھ لیکر چلے اور کعبہ میں داخل ہوئے قریش دیکھ رہے تھے ان کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں ان پر رنج و الم کا پہاڑ ٹوٹ پڑا اس وقت پیغمبر اعظم نے آپ کو ایک ایسا لقب دیا جو زبان زد خاص ہو گیا اور آپ کی دستار فضیلت اور طرہ امتیاز بن گیا سیدنا عمر فاروق خود ہی ناقل ہیں کہ نبی کریم نے اس وقت میرا نام فاروق رکھا یعنی حق و باطل میں فرق کرنے والا۔(ترغیب الترہیب)

مضبوط دروازہ:۔ آپ نے پوری زندگی ایسے ہی گزاری کہ آپ کے ایک ایک عمل سے حق و باطل کے مابین امتیاز قائم ہو جاتا ہے اور سچ تو یہ ہے کہ دنیا میں آپ کے بعد پھر کوئی آپ جیسا فاروق پیدا نہ ہوا اور آپ کے اس دنیا سے رخصت ہوتے ہی چند سالوں میں مسلمانوں کا شیرازہ بکھرنے لگا رحمت کائنات کو اس کی خبر پہلے ہی سے تھی ایک مرتبہ سیدنا عمر فاروق حاضر تھے کہ محسن اعظم نے ان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا یہ فتنہ کو بند کرنے والے ہیں تمہارے اور فتنوں کے درمیان ایک مضبوط دروازہ ہوگا جب تک یہ شخص تم میں موجود رہے۔(تاریخ الخلفاء)

نبوت کی صلاحیت:۔ صاحب استعداد نبوت محدث الامت سیدنا عمر فاروق نبی کریم کے پیغام کو دنیا میں پھیلایا کام جو انبیائے بنی اسرائیل نے اپنے سے پہلے کے انبیاء کے دین کو پھیلانے میں کیا وہی کام سیدنا عمر فاروق نے دنیا کے سامنے کر کے دیا اگر نبوت کا سلسلہ ختم نہ ہو گیا ہوتا تو آپ کے نبی ہونے میں کوئی شک نہ رہتا۔ خاتم النبیین نے فرمایا اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر فاروق ہی ہوتے۔

کلمہ حق کا اجراء:۔ اس میں شبہ نہیں کہ آپ نبی نہ تھے نبوت سے قریب تر بہت سے احوال آپ میں موجود تھے آپ کی زبان ہمیشہ حق بات بولتی' آپ کا قلب بھی بات کے اجراء کیلئے ہمیشہ آمادہ ہوتا حق کے سب سے بڑے داعی نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں بلاشبہ اللہ نے سیدنا عمر فاروق کی زبان قلب پر حق جاری کر دیا ہے۔

الہام:۔ اس اجراء کی اصل وجہ یہ تھی کہ رب قدوس آپ کے دل میں حق باتوں کو تو ڈال دیتا تھا جسے شریعت کی اصطلاح میں الہام کہا جاتا ہے خاتم الانبیاء فرماتے ہیں تحقیق کہ تم سے پہلی امتوں میں کچھ لوگ ایسے تھے جن پر الہام ہوتا تھا اگر میری امت میں کوئی ہے تو وہ عمر فاروق ہیں تاریخ کے صفحات کو دیکھنے سے یقین ہو جاتا ہے کہ آپ پر الہام ہوتا تھا یا ساریہ الجبل یا اس قسم کے دوسرے واقعات اس پر شاہد ہیں سیدنا عمر فاروق نے دنیا کے سامنے جو کارہائے نمایاں سرانجام دیئے رحمت دو جہاں کو پہلے ہی خبر دی گئی تھی اور آپ نے صحابہ کے سامنے اسے مبہم لفظوں میں بتا بھی دیا تھا ایک حدیث بطور نمونہ کے نقل کی جاتی ہے۔

ایک خواب:۔ رحمت دو عالم نے فرمایا کہ میں نے حالت نوم میں کچھ لوگوں کو دیکھا کہ ایک کنوئیں کے قریب جمع ہیں سیدنا ابوبکر صدیق کھڑے ہوئے اور کنوئیں سے ایک ڈول یا دو ڈول نکالے مگر ان کے نکالنے میں ضعف تھا اللہ مغفرت کرے' پھر عمر نے ڈول لیا وہ ان کے ہاتھ پر بڑا ڈول بن گیا میں نے کبھی عبقری کو نہیں دیکھا جو اس طرح نکالے حتیٰ کہ لوگ سیراب ہو گئے اور ظاہر ہے کہ ایسے شخص پر مشکوٰۃ نبوت سے نور کی بارش بھی ہوگی جس کے بل بوتے پر وہ دین کی کشتی ساحل سے لگا گئے حضرت عمر فاروق کا دامن مالا مال تھا جیسا حضرت ابو سعید خدری سے ایک حدیث نقل کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

قمیض کا گھسیٹنا:۔ میں سویا ہوا تھا میں نے دیکھا کہ کچھ لوگ میرے سامنے حاضر کئے گئے وہ سب قمیض پہنے ہوئے ہیں کچھ لوگوں کی قمیض سینے تک کچھ کی اس سے نیچے ہے میرے سامنے سیدنا عمر فاروق لائے گئے تو ان پر ایسی قمیض تھی جسے وہ گھسیٹ کر چل رہے ہیں لوگوں نے استفسار کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کیا سمجھا فرمایا الدین۔

نبی کریم ﷺ کا خواب:۔ حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں سویا ہوا تھا کسی نے ایک پیالہ پیش کیا میں نے اس میں سے کچھ پیا اور میں سیراب ہو گیا۔ پھر میں نے باقی عمر فاروق کو دیا تو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے اس کی کیا تاویل کی فرمایا علم۔

مذکورہ بالا دونوں خواب سیدنا فاروق اعظم کے دین اور علم کی زیادتی پر شاہد ہیں یہی علم تھا جس نے آپ کو خلیفہ ثانی بنا دیا جس نے آپ کو چرواہے کے درجہ سے اکابر عرب و عجم کا حکمران بنا دیا۔(اسلاف الامتہ نمبر ۲۲ ج ۱)

دعا کی درخواست:۔ دعا کی درخواست اس سے کی جاتی ہے جو دین کے اعتبار سے بلند رتبہ ہو جس میں جوہر تقویٰ کافی مقدار میں ہو رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے علو مرتبہ اور جوہر تقویٰ کے اظہار کے لئے فرمایا جبکہ وہ عمرہ کیلئے جا رہے تھے۔ ترجمہ:۔ اے میرے بھائی مجھے اپنی اچھی دعا میں شریک کر لینا مجھے بھلا نہ دینا اس دعا میں سید کونین رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی اہمیت بتا دی کہ یہ ذات گرامی اس لائق ہے کہ بڑے سے بڑا شخص اس سے دعا کی خواہش کر سکتا ہے۔

نکاح کا پیغام:۔ خلیفہ ثانی سیدنا عمر فاروق اعظم کی دینی حیثیت اس دعا سے ہی ثابت ہے لیکن آیئے دنیاوی اعتبار سے سیدنا عمر پر ایک نگاہ نبوت کی جلائی ہوئی مشعل کی روشنی ڈالیں ایک مرتبہ سیدنا عمر فاروق اعظم اور حضرت مغیرہ نے ثقیف کی ایک عورت کیلئے نکاح کا پیغام دیا رحمت دو عالم کو خبر ہوئی فرمایا کیوں نہیں وہ قریش میں ابتداء سے انتہا تک اچھے ہیں سوا اس خصوصیت کے جو اللہ کے رسول کیساتھ مخصوص ہے چنانچہ حضرت عمر فاروق اعظم کا نکاح کر دیا۔

جنت کا چراغ:۔ اگر وہ تمام اقوال جمع کئے جائیں جو ہادی عالم نے سیدنا عمر فاروق اعظم کے بارے میں فرماتے ہیں تو میں اس کا احاطہ نہیں کر سکتا میں طالب علم کی حیثیت سے محض ایک قول پر اپنے اس مضمون کو ختم کرتا ہوں ارشاد نبوی ہے سیدنا عمر فاروق اعظم جنت کے چراغ ہیں۔

اس مختصر جملہ سے قائد اعظم نے سیدنا

باقی صفحہ نمبر 30

داماد رسول | خلیفہ ثالث | امیر المومنین | مظلوم مدینہ

سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی سیرت کے چند درخشندہ پہلو

محمد نذیر کاکاخانی متعلم جامعہ رحمانیہ کراچی

عرش منزل پہ حائل ہو گئی ہے بے بسی اپنی
کہوں کہ مدح عثمان کہاں یہ آگہی اپنی
وہ جن کو دیکھنے سے حوروں کو شرم آتی تھی
رسول پاک نے بھی ساقی اطہر احاطہ کی اپنی
اجاگر کر دی عظمت عثمان خود پیغمبر نے
صحابہ سے انہی کے واسطے بیعت لی اپنی
کیا وہ نور دیکر عظمت عثمان کو روشن
کیا تھا بند پانی ظالموں نے مالک چاہ کا
مجھائی ورد قرآن سے انہوں نے تشنگی اپنی

نام و نسب:۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس اور والدہ ماجدہ کی طرف سے یوں ہے، عثمان ابن عفان کی والدہ اروی بنت کریز بن ربیعہ بن حبیب بن عبد الشمس عبد الشمس بن عبد مناف کے فرزند ہیں جو جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا عبد المطلب ہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی پھوپھی ہیں۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو عبداللہ اور ابو عمر ہے۔ اور لقب ذوالنورین ہے۔ یعنی دو نوروں والے۔ کیونکہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دو صاحبزادیاں یکے بعد دیگرے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے نکاح میں آگئیں۔

شخصیت:۔ آپ عشرہ مبشرہ کے نامور رکن اور تیسرے خلیفہ راشد ہیں۔ آپ کی خلافت خلفائے پیشرو کی نامزدگی اور عشرہ مبشرہ سے باقی چھ کے انتخاب اور جملہ مہاجرین و انصار صحابہ کرام کے اتفاق کلی کی پیش کردہ نعمت تھی آپ سیدنا ابوبکر صدیق کے مخلص دوستوں میں سے تھے۔ سیدنا صدیق اکبر کی دعوت سے اسلام آئے اور چوتھے نمبر پر مسلمان ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی سیدہ رقیہ کا نکاح آپ سے کر دیا ان کے بطن مبارک سے سیدنا عبداللہ بن عثمان پیدا ہوئے، سیدہ رقیہ کے انتقال کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کا نکاح دوسری صاحبزادی سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے فرما دیا تھا۔

حالات:۔ دو مرتبہ آپ نے حبشہ کی طرف ہجرت فرمائی، پھر مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی، امیر المومنین خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد خلیفۃ المسلمین مقرر ہوئے، ۱۲ سال تک امور خلافت انجام دیتے رہے، ایام تشریق ۸۲ سال کی عمر میں باغیان مصر کے ظالم ہاتھوں سے چالیس دن تک بھوک و پیاس کی حالت میں محصور رہ کر شہید ہوئے۔ بعض نے آپ کی عمر ۸۴ سال اور بعض نے ۹۰ سال بیان کی ہے۔

خدمات عثمانی:۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں فتوحات بہت وسعت سے ہوئیں۔ چنانچہ مشرق میں خراسان ماوراء النہر ترکستان، سندھ اور کابل تک اسلامی لشکر پہنچے اور مغرب کی جانب میں اسکندریہ مراکش تونس طرابلس الغرب سلطنت اسلامیہ میں داخل ہوئے۔ مسلمانوں میں بحری لڑائی سب سے پہلے آپ کے زمانہ خلافت میں ہوئی۔ اس معرکہ میں ہرقل کا بحری بیڑہ تباہ ہوا اور پرچم اسلامی بہت سے آباد جزیروں پر لہرانے لگا۔ جزائر قبرص کریٹ و مالٹا وغیرہ کی فتوحات ان کی منتخب کردہ عمال و امراء کی شجاعت و قابلیت کے نتائج و ثمرات تھے، سب سے پہلے آپ ہی نے لوگوں کی جاگیرات مقرر فرمائیں۔ جانوروں کیلئے چراگاہیں چھوڑیں، تکبیر میں آواز دھیمی کی۔ مسجد میں خوشبو جلوائی جمعہ میں اذان اول کا اضافہ کیا۔

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے ہی تمام مسلمانوں کو ایک ہی قرات پر متفق کیا، غزوہ بدر کے سوا تمام غزوات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم رکاب تھے بیعت الرضوان آپ ہی کی خاطر وقوع میں آئی۔ جنگ خیبر میں جناب نبی کریم نے آپ کو کیمپ کا افسر مقرر فرمایا تھا اس جنگ میں انکا ایک خاص فرض یہ بھی تھا کہ یہود اور بنی غطفان کے لشکروں کو آپس میں ملنے نہ دیں چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی یہ تدبیر کارروائی سے غطفان اور یہود مل کر اسلامی لشکر کو ضرور نہ پہنچا سکے، جہاد بالمال میں سیدنا عثمان سب صحابہ سے پیش پیش رہتے تھے اور مدینہ منورہ کا کنواں بیر رومہ تیس ہزار میں خرید کر مسلمانوں کے لئے آپ شیریں وقف کر دیا اور غزوہ تبوک میں نقد رقم کے علاوہ ایک ہزار اونٹ اور ستر گھوڑے مع ساز و سامان دیئے تھے۔

حلیہ مبارک:۔ آپ میانہ قد والے اور خوبصورت تھے۔ داڑھی کے بال گھنے تھے اور رنگ میں سرخی بہت زیادہ جھلکتی تھی۔ دونوں شانوں میں بہت فاصلہ تھا۔ پنڈلیاں بھری ہوئی تھیں سر کے بال گھنگریالے اور کنپٹی سے نیچے تک تھے۔ دانت بہت ہی خوشنما تھے، موسیٰ بن طلحہ کا بیان ہے کہ کان عثمان ابن عفان اجمل الناس عثمان بن عفان تمام لوگوں میں بڑھ کر جمیل تھے۔ عبداللہ بن حازم کا قول ہے رأیت عثمان ابن عفان فما قط ذکرا و لا انثی احسن وجھا منہ میں نے عثمان

بن عفان ؓ کو دیکھا ہے' میں نے کسی مرد یا عورت کو ان سے زیادہ حسین نہیں دیکھا۔ اور خود جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ میں اور عثمان اپنے باپ ابراہیم سے زیادہ مشابہ ہیں۔

صفات و عادات:۔ عبدالرحمان بن حاطب کہتے ہیں کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے چہرہ مبارک پر حدیث بیان کرتے وقت ہیبت چھا جاتی تھی' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ منکسر المزاج متواضع اور زاہد اور سخاوت میں مشہور تھے۔ نرم خو صابر اور مستقل مزاج تھے اپنا کام خود ہی کر لیا کرتے تھے۔ ہر جمعہ کو ایک غلام آزاد کیا کرتے تھے۔ اسلام سے قبل بھی قریش میں صاحب ثروت وجیہ اور سخی مشہور تھے۔ زمانہ جاہلیت ہی سے اپنے اوپر شراب حرام کر دی تھی۔ زنا چوری اور ہر قسم کی بری خصلتوں اور انسانی کدورتوں سے پاک تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ رقیہ ؓ کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی وجہ سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ہمیشہ خوش رہے۔ اکثر اوقات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کتابت وحی بھی کی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے اول اول حضرت عثمان نے حبیس بنایا۔ حضور ﷺ نے پسند فرمایا اور آپ کے حق میں دعا فرمائی۔ قوی الحافظہ تھے' طہارت کا بہت خیال رکھتے تھے۔ صائم الدھر اور قائم الیل تھے۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ایک مرتبہ قحط پڑ گیا' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس ایک دن ملک شام سے ایک ہزار اونٹ اناج کے آئے مدینہ منورہ کے تاجر حضرات حضرت عثمان ؓ کے پاس حاضر ہوئے اور دس دس پندرہ پندرہ گنا زیادہ قیمت دیکر غلہ خریدنا چاہا۔ حضرت عثمان ؓ نے فرمایا مجھے اس سے بھی زیادہ قیمت کوئی دے رہا ہے تاجروں نے کہا وہ کون ہے جو آپ کو ہم سے زیادہ قیمت دے کر اناج خرید رہا ہے۔ فرمایا یہ تمام اونٹ غلے سے لدے ہوئے فقرائے مدینہ پر صدقہ کرتا ہوں میرے رب نے سات گنا زیادہ دینے کا وعدہ فرمایا ہے یہ کہہ کر تمام غلہ مفت تقسیم فرما دیا۔ سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ اسی شب جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ امی و ابی) کی مجھے زیارت ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک گھوڑے پر سوار ہیں' دست مبارک میں ایک نورانی چھڑی ہے اور نعلین مبارک کے تسمے بھی نور کے ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے آپ کی زیارت کا بہت شوق تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں حضرت عثمان ؓ کی شادی میں جا رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے جنت میں ایک حور سے ان کی شادی کر دی ہے۔ انہوں نے ایک ہزار اونٹ اللہ کی راہ میں صدقہ کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے وہ قبول کر لئے ہیں۔

مرویات:۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے ۱۳۶ احادیث مبارکہ روایت کی گئی ہیں۔ بہت سے صحابہ تابعین نے آپ سے روایات بیان کی ہیں میں تبرکاً صرف تین احادیث نقل کرتا ہوں۔ (۱) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خیرکم من تعلم القرآن و علمه تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو خود قرآن پڑھے اور دوسرے کو پڑھائے۔ دوسری حدیث' حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا من صلی العشاء فی جماعة فکا نما صلی اللیل و من صلی الصبح فی جماعة فکانما صلی اللیل کله جس نے عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی گویا کہ اس نے آدھی رات عبادت کی اور جس نے صبح کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی تو گویا کہ اس نے پوری رات عبادت کی۔

فضائل و مناقب:۔ ایک روز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور بات کر کے واپس لوٹ آئے حضور ﷺ اسی طرح لیٹے رہے پھر حضرت عمر فاروق اعظم تشریف لائے حضور ﷺ اسی طرح لیٹے رہے۔ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ بات کر کے واپس چلے گئے پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بات کر کے واپس چلے گئے پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ بیٹھے اور کپڑے ٹھیک کر لئے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر ؓ و عمر ؓ کیلئے تو آپ اٹھ کر نہیں بیٹھے اور عثمان رضی اللہ عنہ کیلئے آپ اٹھ بیٹھے اور کپڑے درست فرما لئے؟ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا الا استحی من رجلا یستحی منه الملائکه میں ایسے شخص سے شرم نہ کروں جس سے ملائکہ شرماتے ہیں دوسری روایت کے الفاظ ہیں کہ فرمایا ان عثمان رجل حی و انی خشیت ان اذنت له علی تلک الحاله ان لا یبلغ الی فی حاجته حدیث' ترجمہ بلاشبہ حضرت عثمان ؓ بہت ہی شرمیلے ہیں' مجھے یہ خیال آیا کہ اگر ان کو ایسی حالت میں بلا لیا تو شاید وہ اپنا کام بھی مجھ سے بیان نہ کر سکیں گے۔ حضرت عائشہ ؓ سے یہ بھی روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا عثمان انه لعل الله یوقمصک قمیصا فان الادوک علی خلعه فلا تخلع لهم حدیث' اے عثمان ؓ شاید آپ کو اللہ تعالیٰ قمیص پہنائے گا' پس اگر لوگ اسے اتارنا چاہیں تو تم اسے ہرگز نہ اتارنا' مراد اس سے خلافت ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو خلافت عطا فرمائے گا اور باغی لوگ آپ سے خلافت چھوڑنے کا اگر مطالبہ کریں تو آپ ؓ ہرگز نہ اتارنا' یہی وجہ ہے کہ حضرت عثمان ؓ نے انتہائی کٹھن حالات میں صبر کا مظاہرہ کرتے ہوئے جام شہادت نوش کر لیا لیکن آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد سے سرمو بھی انحراف نہیں کیا۔

نقش خاتم:۔ آپ کی انگوٹھی مبارک پر نقش تھا امنت بالذی خلق فسوی. آپ کی خصوصیات امام عبدالرحمان بن سعدی ؒ کا قول ہے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ میں دو خصوصیتیں حضرات شیخین رضی اللہ عنہما سے زیادہ تھیں۔ اول شہادت کے وقت تک صبر کرنا دوم ایک رسم الخط کے مصحف پر تمام مسلمانوں کو جمع کرنا۔

آپ کے اقوال:۔ (۱) آپ کا قول ہے غم دنیا ایک تاریکی ہے اور غم آخرت دل میں ایک نور ہے۔

(۲) فرمایا کہ تارک دنیا خدا کا محبوب ہوتا ہے' تارک گناہ فرشتوں اور تارک طمع مسلمانوں کا محبوب ہے۔

(۳) فرمایا چار چیزیں بے کار ہیں وہ علم جو بے عمل ہو' وہ مال جو خرچ نہ کیا جائے' وہ دین جس نے دنیا

۔سل کی جائے (۲) بی عمر جس میں سامان آخرت کچھ تیار نہ کیا جائے۔ (۳) فرمایا مجھے تین چیزیں بہت پسند ہیں' بھوکوں کو کھانا کھلانا' ننگوں کو کپڑے پہنانا' قرآن مجید پڑھنا۔ (۵) فرمایا یہ چار باتوں میں ایک خوبی ہے مگر ان کی اتباع ضروری امر ہے' تلاوت قرآن مجید ایک خوبی ہے مگر اس پر عمل کرنا ایک ضروری امر ہے۔ مریض کی عیادت کرنا ایک خوبی ہے مگر اس کی وصیت کرانا ایک ضروری امر ہے' زیارت قبر ایک خوبی مگر وہاں کی تیاری کرنا ایک ضروری امر ہے۔ (۶) فرمایا مجھے چار باتوں میں عبادت الٰہی کا مزہ آتا ہے۔ فرائض کی ادائیگی میں' حرام اشیاء سے پرہیز کرنے میں' اجر کی امید پر نیک کام کرتے ہیں اور خوف خدا کی وجہ سے برائیوں سے بچتے ہیں۔ (فرمایا) متقی کی پانچ علامات ہیں۔ ایسے شخص کی صحبت میں رہنا جس سے دین کی اصلاح ہو شرمگاہ اور زبان پر قابو رکھنا' مسرت دنیا کو وبال خیال کرنا' شبہات کے خوف سے حلال سے پرہیز کرنا۔ (۸) فرمایا یہ چیزیں بہت بیکار ہیں۔ وہ عالم جس سے کوئی سوال نہ کیا جائے۔ وہ عمدہ عقل جس سے کوئی کام نہ لیا جائے۔ ویران مسجد' وہ قرآن جس کی تلاوت نہ کی جائے وہ مال جو خرچ نہ کیا جائے' وہ گھوڑا جس پر سواری نہ کی جائے' وہ علم زہد جو طالب دنیا کے پیٹ میں ہے۔

دور خلافت:۔ آپ کا بارہ سالہ دور خلافت ایسا سنہری دور ہے جو تاریخ اسلام کے چہرے کا جھومر ہے۔ جو تاریخ اسلام کے لئے آسمان پر اک چمکتا ہوا روشن سورج ہے' فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی فتوحات سے خائف ہو کر باطل نے یہ سمجھ لیا کہ اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو راستے سے ہٹا دیا جائے تو ہم بچ جائیں گے' اسلامی لشکر کی فوج ظفر موج اپنے خلیفہ کے فراق میں ہم پر حملہ آور نہیں ہو سکے گی۔ یہ سمجھ بھی ان کی بے وقوفی اور احمقانہ پن کی ایک زندہ مثال ہے' فاروق اعظم کو ایرانی النسل ابو لولو فیروز مجوسی ملعون نے شہید کر دیا اور خود کشی پوشیدہ راز سینے میں رکھ کر اپنے ہی ہاتھوں دوزخ کی دہکتی آگ کا ایندھن بن گیا اور اپنی پروردہ اولاد کو یہ سہارا دے گیا کہ شاید اسلام مزید چار دانگ عالم میں نہیں پھیل سکے گا۔ لیکن ہوتا وہی ہے جو منظور خدا ہوتا ہے۔

اسلام تو آیا ہی اس لئے ہے کہ تمام ادیان باطلہ کو سطح ہستی سے مٹا ڈالے اور ساری انسانوں کا رشتہ ایک ذات رب العالمین سے ملا دیا جائے۔ چنانچہ شہادت فاروق ؓ کے بعد اسلامی خلافت کا تاج حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے سر مبارک پر سجایا گیا۔ پہلے تو بائیس لاکھ مربع میل تک اسلام کے جھنڈے گاڑ گئے تھے اب چوالیس لاکھ مربع میل پر اسلام کا سفید پرچم لہرانے لگا' دشمن کی تمام امیدیں خس و خاشاک ہو کر رہ گئیں' پر امن اسلامی نظام پھر سے اپنی آب و تاب سے جاری ہوا۔ لیکن باطل کو چین نہ آیا چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو راستے سے ہٹانے کی ناکام کوششیں شروع کر دیں۔

محاصرہ:۔ جب باغیوں نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا محاصرہ کر لیا چاروں اطراف سے مکان کو گھیرے میں لے لیا تو ان حالات میں صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے محاصرین سے یوں خطاب فرمایا۔

لا تقتلوہ فواللہ لا یقتلہ رجل منکم الا لقی اللہ اجذم لا یدلہ وان سیف اللہ لم یزل لمحبورا وانکم واللہ ان قتلتموہ لیلنہ اللہ لم لا یحمدہ منکم ابدا و ماقتل نبی قط الا قتل سبعون الفا ولا خلیفۃ الا قتل بہ خمسۃ و ثلثون الفا قبل ان یجتمعوہ (تاریخ الخلفاء)

ترجمہ لوگو عثمان ؓ کو قتل نہ کرو اللہ کی قسم تم میں سے جو شخص ان کو قتل کرے گا وہ اللہ تعالیٰ سے کوڑھی ہو کر ملے گا' اللہ کی تلوار کو میان سے کھینچ لائے گا۔ پھر وہ قیامت تک میان میں نہ جائیگی لوگو! جب کوئی نبی قتل کیا جاتا ہے تو پینتیس ہزار آدمی قتل کئے جاتے ہیں تب وہ قوم جا کر اجتماعیت اختیار کرتی ہے۔

سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی تقریر

باغیوں نے جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنے مطالبات حضرت عثمان تک پہنچانے کیلئے مجبور کیا تو اس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سیدنا عثمان ؓ سے یوں تقریر فرمائی۔ واللہ ما ادری ما اقول لک ما اعرف شیئا تجھلہ انک لتعلم ما نعلما سبقنک بشیء فنخبرک عنہ ولا خلونا بشیء فنبلغک ھو و قد رایت کما راینا و سمعت کما سمعنا و صحبت رسول اللہ کما صحبنا وما ابن ابی قحافۃ ولا ابن الخطاب اولی بعمل الحق منک و انت اقرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وشبحہ رحم بنھما و قد ملت من مھرہ مالہ ینالا

ترجمہ:۔ بخدا میں نہیں جانتا کہ آپ سے کیا کہوں میں کوئی ایسی بات نہیں جانتا جس کی آپ کو خبر نہ ہو۔ میں کوئی ایسا امر نہیں بتلا سکتا جس سے آپ واقف نہ ہوں۔ جتنا علم آپ کو ہے اتنا ہی ہم کو ہے ہم کو آپ پر کسی شی میں سبقت نہیں کہ جس کی خبر آپ کو دے سکیں۔ ہم نے آپ سے علیحدہ کچھ نہیں سیکھا' جس کی آپ کو تبلیغ کر سکیں جو کچھ ہم نے دیکھا وہ آپ نے دیکھا جو ہم نے سنا وہ آپ نے سنا آپ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے جیسا کہ ہم رہے' اور ابو بکر و عمر ؓ عمل حق میں آپ سے اولی نہ تھے۔ آپ ان دونوں سے بڑھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابتداری رکھتے ہیں آپ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد ہونے کا شرف عظیم حاصل ہے۔ جو ان دونوں کو نہ تھا۔

ابو ثور جہنی ؓ کی ملاقات اور سیدنا عثمان ؓ کی تقریر

انہی روز ایک دن حضرت ابو ثور جہنی رضی اللہ عنہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی ملاقات کو گئے' امیر المومنین نے ارشاد فرمایا کہ میں نے دس باتیں اللہ کے ہاں امانت رکھی ہیں۔ میں چوتھا مسلمان ہوں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بیٹی کا نکاح مجھ سے کر دیا پھر دوسری میرے نکاح میں دے دی میں نے کبھی راگ نہیں گایا جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی ہے اپنا

باقی صفحہ 18 نمبر 31

قاتلانِ حسینؓ کی خانہ تلاشی

منظور احمد فاروقی ٹنڈو آدم

اس وقت شیعیت بڑے زور شور سے قتل حسین کا الزام اہل سنت پر لگا رہی ہے لیکن تاریخ اور واقعات کی روشنی میں شیعیت کے گھر کی تلاشی لی جائے تو چمکتے سورج کی طرح قتل حسین کا دھبہ شیعیت کے چہرے پر نظر آئے گا امام حسینؓ کو مدینہ سے بلانے والے کون تھے اور جب آپ کربلا پہنچے تو آپ کے مقابلے میں اسی ہزار فوج کس کی تھی؟ ناسخ التواریخ جلد ۲ صفحہ نمبر ۳۲۷ پر ہے کہ۔

اور اہل کوفت نے لشکریں ابن زیادہ کی تعداد اسی ہزار لکھی اور کہا ہے کہ وہ سب کوفی تھی اور ان کے ساتھ نہ کوئی حجازی تھا نہ شامی اور امام صاحب کو خطوط لکھنے والے بھی یہی کوفی تھے چنانچہ جو سب سے پہلا خط لکھا گیا اس کا شروع اس طرح ہے کہ یہ خط حسین بن علی بن ابی طالب صلوٰۃ اللہ علیہ کے نام ہے سلیمان بن صرد خزاعی ' مسیب بن نجبہ رفاعہ بن شداد حبیب بن مظاہر اور کوفہ کے تمام شیعوں مومنوں مسلمانوں کی طرف سے آپ پر خدا کا سلام ہو۔ الخ (جلاء العیون)

اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ امام صاحب کو بلانے والے بھی کوفی تھے اور آنے کے بعد لڑنے والے بھی تمام تر کوفی ہی تھے لیکن اس میں کسی کو شبہ ہو کہ یہ کوفی ہو سکتا ہے سنی ہوں" اس کے ضمن میں ایک حوالہ خط والا گزر چکا ہے جس میں صاف ظاہر ہے کہ یہ خط کوفہ کے تمام شیعوں کی طرف سے ہے لیکن قاضی نور اللہ شوستری (جسے شیعہ شہید ثالث کا لقب دیتے ہیں) نے مجالس المومنین مجلس اول صفحہ نمبر ۲۵ پر مسئلہ بالکل صاف کر دیا اور کہا کہ اہل کوفہ کے شیعہ ہونے پر دلیل قائم کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ ان کا سنی ہونا خلاف اصل اور دلیل کا محتاج ہے اگرچہ ابو حنیفہ ہی کیوں نہ ہوں۔

خلاصۃ المصائب ص ۹۳ ناسخ التواریخ ص ۱۹۳ جلاء العیون میں ہے کہ امام حسین جب منزل زبالہ پر پہنچے تو آپ کو امام مسلم اور عبداللہ بن یقطر کی شہادت کی خبر ملی تو آپ نے اپنے رفقاء کو جمع کر کے فرمایا۔ میرے شیعوں نے مجھ کو چھوڑ دیا اور میری نصرت و حمایت کرنے سے ہاتھ اٹھا لیا۔

اس سے ظاہر ہوا کہ کوفہ سنیوں کا نہیں بلکہ شیعہ کا مرکز تھا جسے شیعہ کے بڑے بڑے پوپ و پادری بھی مان گئے اور خود امام حسینؓ بھی انہیں اپنا شیعہ قرار دے رہے ہیں یہاں یہ بات بھی واضح ہو گئی کہ امام صاحب کو بلانے والے بھی کوفی تھے اور تمام تر کوفی شیعہ تھے اور اسی قوم نے امام صاحب کو کربلا میں مقابلہ کیا اور بالآخر امام صاحب شہید کیا اور آپ کے جسم اطہر کی توہین اور بے ادبی کی جس کا خود شیعوں نے بھی اقرار کیا ہے اور یہ مسلم حقیقت ہے کہ مجرم کا خود اقرار کرنے کے بعد انکار پر کسی دلیل کی ضرورت نہیں ہوتی' چنانچہ جب شیعوں نے امام حسینؓ کو شہید کیا تو بعد میں انہیں ندامت ہوئی اور اپنے جرم کا اعلانیہ اقرار کیا۔ مجالس المومنین میں قاضی نور اللہ شوستری نے لکھا کہ سلیمان نے چند ماہ بعد متنبہ ہو کر حسرت سے دانتوں تلے انگلی دبا کر اپنے اوپر نفرین کی کہ ہم کو دنیا و آخرت میں نقصان ملا اس کے بعد کہ ہم نے امیرالمومنین حسین کو بلایا اور ان کے منہ پر تلوار کھینچی حتی کہ ہماری بے وفائی سے ان پر مصیبت گزری۔

کتنا صاف اقرار ہے کہ ہم کو دنیا و آخرت میں اس لئے نقصان ملا کہ ہم نے امام صاحب کو بلایا اور پھر ان کے منہ پر تلوار کھینچی اور ہماری ہی بے وفائی سے امام صاحب پر مصیبت آئی اور آخر وہ شہید ہوئے اس کے بعد کہ جب مجرم خود ہی اپنے جرم کا اقرار کر رہا ہے کسی اور کے بیان کی ضرورت نہیں لیکن پھر بھی دور حاضر کے شیعوں کی تسلی کے لئے مقتول یعنی امام حسینؓ اور ان کے اہل بیت کے بیانات درج کئے جاتے ہیں کہ وہ بھی شیعوں کو ہی اپنا قاتل قرار دے رہے ہیں۔ تو اب آیئے دیکھتے ہیں کہ امام عالی مقام اور ان کے اہل بیت کیا کہتے ہیں ناسخ التواریخ صفحہ نمبر ۱۵۹ پر ہے کہ کربلا میں خیمہ سے باہر آپ کرسی پر بیٹھے ہوئے خطوط دیکھ رہے تھے ایک عراقی کہ جا رہا تھا اس نے دیکھ کر اس سے پوچھ رہے کسی کی وجہ پوچھی امام نے جواب دیا کہ کوفہ کے آدمیوں نے مجھ کو بلایا یہ ان کے خطوط ہیں حالانکہ یہی میرے قاتل ہیں۔ لیکن جب اس فعل کے مرتکب ہوئے اور میری حرمت کا لحاظ نہ کیا تو خدا ان پر کسی ایسے شخص کو مسلط کرے کہ ان کو قتل کرے اور قوم بلقیس سے بھی زیادہ خوار و ذلیل ہو جائے"

اور خلاصۃ المصائب صفحہ نمبر ۱۱۵ پر ہے کہ جب آپ نے یعنی امام حسینؓ نے شیعوں سے لڑنے کے لئے اپنے فرزند علی اکبر کو بھیجا تو فرمایا خداوند ان اشقیا کی جمعیت کو پراگندہ کرے اور برکات زمین ان سے دور رکھے کیونکہ انہوں نے مجھ کو بلایا اور پھر جب میں آیا تو انہوں نے مجھ سے عداوت کی اور مجھے قتل کرتے ہیں۔

اس ضمن میں امام حسینؓ کے ایک دو نہیں کئی بیانات خود شیعہ کی کتب میں موجود ہیں جن میں امام صاحب نے ان شیعوں کو اپنا قاتل کہا اپنے سارے واقعہ کربلا کا ذمہ دار قرار دیا ہے اور شیعوں کے لئے سخت سے سخت بددعائیں کی ہیں لیکن بات لمبی ہو جانے کی وجہ سے امام صاحب کے صرف دو حوالے نقل کر دیئے ہیں کہ ہمارے قاتل صرف اور صرف کوفی شیعہ ہیں۔

امام زین العابدین کا بیان

بعد شہادت حسینؓ جب پہلی مرتبہ بحالت اسیری اہل بیت کا قافلہ داخل کوفہ ہوا تو اہل کوفہ ہائے ہائے کرکے رونے لگے اور لشکر میں بہت سے اپنے کئے پر نادم ہو کر آنکھ سے آنسو برساتے تھے بس عابد بیمار نے تعجب سے فرمایا۔ جب یہ ہم پر روتے اور نوحہ کرتے ہیں تو پھر ہم کو اور کس نے قتل کیا؟ (ناسخ التواریخ جلد کتاب ۲ صفحہ نمبر ۲۴۳)

جلاء العیون میں باقر مجلسی لکھتا ہے امام زین العابدین نے اہل کوفہ سے یہ کہا کہ میں تم کو خدا کی قسم دیتا ہوں کہ تم جانتے ہو کہ میرے پدر بزرگوار کو تم نے خطوط لکھے اور ان کو فریب دیا اور ان سے عہد و پیمان کیا اور ان سے بیعت کی آخر کار ان سے جنگ کی دشمن کو بھی ان پر مسلط کیا۔ پس لعنت ہو تم پر تم نے اپنے پاؤں سے جہنم کی راہ اختیار کی اور راہ بد پسند کی۔ صدائے گریہ بلند ہوئی (ہر شخص) آپس میں ایک دوسرے سے کہتا تھا ہم لوگ ہلاک ہوئے جب صدائے فغاں کم ہوئی حضرت نے فرمایا خدا اس پر رحمت کرے جو میری نصیحت قبول کرے۔ سب نے فریاد کی اور کہا یا ابن رسول اللہ ہم نے آپ کا کلام سنا ہم آپ کی اطاعت کریں گے جو آپ سے جنگ کرے ہم اس سے جنگ کریں گے جو آپ کے ستمگاروں سے آپ کا خون طلب کریں؟ حضرت نے فرمایا ہیہات ہیہات اے غدارو اے مکارو اب پھر دوبارہ میں تمہارے فریب میں نہ آؤں گا اور تمہارے جھوٹ کو باور نہ کروں گا۔ تم چاہتے ہو کہ مجھ سے بھی وہی سلوک کرو جو میرے بزرگوں سے کیا میرے پدر اور ان کے اہل بیت کل کے روز تمہارے مکر سے قتل ہوئے"

امام مسلمؒ کا بیان

آپ نے آخر وقت میں ابن سعد سے تیری وصیت یہ کی امام کو میری طرف سے لکھ دے کہ کوفیوں نے مجھ سے بے وفائی کی اور آپ کے پسر عم کی نصرت و یاوری نہ کی ان کے وعدوں پر اعتماد نہیں آپ اس طرف نہ آئیں۔ (جلاء العیون) تمہارے پاس کوفہ نہ آئیں واپس ہو جائیں ورنہ جو

بحضور رسول مقبول ﷺ

محترمہ ام جاوید معاویہ چترالی

سیدہ فاطمۃ الزہراؓ کی شادی

مقدس باپ نے مقدس بیٹی کو دعاؤں کا تحفہ دے کر رخصت کیا

سرکار دو عالم کی چار لڑکیاں تھیں اور چاروں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بطن مبارک سے تھیں بڑی کا نام زینب رضی اللہ عنہا ان کا نکاح سیدنا ابو العاص رضی اللہ عنہ سے فرمایا دوسری اور تیسری بیٹیوں کا نکاح سیدنا عثمانؓ سے فرمایا جن کا نام سیدہ رقیہؓ اور سیدہ ام کلثومؓ ہے اور سب سے چھوٹی بیٹی سیدہ فاطمہ تھیں آپ کو ان سے بہت پیار تھا آپ نے بارہا فرمایا فاطمہ رضی اللہ عنہا میرا جگر پارہ ہیں۔ سیدہ فاطمۃ الزہراؓ کے رشتہ کے لئے کئی پیغامات حضور ﷺ کو ملے مگر آپ نے سب کے جواب میں خاموشی اختیار فرمائی اور کسی سے ہاں نہ فرمائی ایک دن سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حضرت علی سے فرمایا کہ آپ رحمت دو عالم سے حضرت فاطمۃ الزہرا کے رشتہ کی استدعا کریں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے شفیق اور ہمدرد رفقاء سے کہا کہ مجھے خود پیغام نکاح دیتے ہوئے حجاب محسوس ہو رہا ہے کیونکہ آپ نے میری پرورش فرمائی ہے مگر سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ اور فاروقؓ نے حضرت علی سے فرمایا کہ آپ رحمت دو عالم سے حضرت فاطمۃ الزہرا کے رشتہ کی استدعا کریں۔ مگر سیدنا صدیق اور فاروق کے اصرار پر اور حضرت ام ایمن کی تائید نے آپ کو حوصلہ دلایا آپ کاشانہ اقدس میں حاضر ہوئے عرض کیا میں سیدہ فاطمہ کے رشتہ کی درخواست لے کر حاضر ہوا ہوں سرور کائنات نے حضرت علی سے پیغام نکاح سن کر حضرت علی کی درخواست کو قبول فرمایا تاجدار رسالت نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا آپ کے پاس شادی کے اخراجات کے لئے کچھ ہے۔؟

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ ایک گھوڑا اور ایک زرہ ہے آپ نے ارشاد فرمایا کہ گھوڑا تو آپ کی ضروریات جہاد کو پورا کرے گا آپ اس کو اپنے پاس رکھیں البتہ زرہ فروخت کردیں تاکہ اس سے شادی کے اخراجات پورے ہو سکیں۔ حضرت علیؓ نے اپنی زرہ فروخت کرنے کے لئے بازار چلے گئے تو بازار میں مدینہ منورہ کے تاجر حضور ﷺ کے داماد سیدنا عثمان سے ملاقات ہوئی سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیسے آئے ہو؟۔ آپ نے تمام حالات اور واقعات اپنے دیرینہ رفیق حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بتا دیئے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ اپنی زرہ کس قدر قیمت پر فروخت کرو گے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا ساڑھے چار سو درہم میں فروخت کروں گا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ زرہ میں خریدتا ہوں یہ کہہ کر ساڑھے چار سو درہم اور زرہ حضرت علی کو واپس دے دی اور فرمایا کہ شادی میرے بھائی علی کی ہو اور خرچہ عثمانی ادا کرے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ زرہ اور زرہ کی رقم لے کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو نبی کریم نے اپنے جگری دوست رفیق غار سیدنا صدیق اکبر کو بلا کر فرمایا شادی کا سامان خرید کر لاؤ حضرت صدیق اکبر اپنے ہاتھوں سے حضرت علی کی شادی کا سامان خرید کر لائے نکاح میں شرکت کے لئے اپنے جگری دوستوں اور جاں نثار ساتھیوں کو دعوت شادی دینے کے لئے اپنے خادم خاص حضرت انس رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ میرے دوستوں کو انصار و مہاجرین کو میری طرف سے دعوت شرکت دے آؤ جن میں خاص طور پر ابو بکرؓ عمر فاروقؓ عثمان غنیؓ سعد رضی اللہ عنہم اور کچھ انصار قابل ذکر ہیں۔ مجلس نکاح منعقد ہوئی تاجدار رسالت نے خود زبان نبوت سے فرمایا کہ میں نے تمہارا نکاح فاطمہ بنت محمد سے چار مثقال حق مہر کے عوض کر دیا ہے حضرت علی نے اسے منظور کیا پھر سرکار دو عالم کی آواز گونجی اور سیدنا صدیق اکبر اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہما سے فرمایا کہ بلاشبہ میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے فاطمہ کا نکاح علی سے کر دیا ہے۔ نکاح کے بعد آپ نے میاں بیوی کے لئے دعا فرمائی خطبہ کے بعد آپ نے ایک تھال میں چھوہارے تھے اور ہاتھ مبارک سے تقریب نکاح کے شرکاء میں

تقسیم فرمائے۔

ان تمام مراحل سے گزر کر اب فاطمہ الزہراء کے باپ کے گھر سے سسرال جانے کا وقت آگیا حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا جب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو لینے آئیں سرکار دو عالم نے ازواج مطہرات کو ارشاد فرمایا کہ میرے لخت جگر کی رخصتی کی تیاری کراؤ تو وہ وقت والد اور بیٹی کی زندگی کا ایک درد میں ڈوبا ہوا منظر تھا حضرت ام سلمہ کی زبان سے نکل گیا کہ اے کاش اپنی بیٹی کی رخصتی کے وقت آپ خدیجہ طاہرہ رضی اللہ عنہا موجود ہوتیں وہ بھی ہماری طرح اپنی بیٹی کے سر پر دست شفقت رکھتیں بس سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا نام آنا ہی تھا کہ ضبط کے تمام بندھن ٹوٹ گئے اور نبوت اور رسالت کے دل کا طوفان آنسوؤں کی شکل میں رخسار نبوت پر بہہ نکلا اور فرمایا ام سلمہ رضی اللہ عنہا تم نے ٹھیک کہا خدیجہ رضی اللہ عنہا خدیجہ رضی اللہ عنہا ہی تھیں انہیں دنیا سے جاتے وقت اپنی بیٹی کا بہت خیال تھا وہ حسرت سے کہتی تھیں کہ میں اپنی آخری بیٹی کی شادی نہیں دیکھ سکوں گی اور پھر یہی حسرت لے کر فردوس بریں کو رخصت ہو گئیں اور فرمایا ام سلمہ خدا کو یہی منظور تھا اور اس کی اگر چہ یہی رضا تھی ہم اللہ کی مرضی کے تابع ہیں جب تیاری مکمل ہو گئی اگر چہ امہات المومنین نے خدمت اور پیار عطا کرنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا تھا مگر ماں ماں ہی ہوتی ہے ماں کی یاد نے سیدہ رضی اللہ عنہا کو غمگین کر دیا تو رحمت دو عالم نے بیٹی کو سینے سے لگایا اور آنسو پونچھتے ہوئے فرمایا بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا اللہ بے نیاز ہے اور ہم سب اس کے محتاج ہیں بیٹی نہ رو میں تمہیں سپرد کرتا ہوں باپ نے بیٹی کو دعاؤں کا تحفہ دے کر رخصت فرمایا اور ایک پیالے میں پانی ڈال کر اس میں اپنی کلی کا پانی ڈالا اور سیدہ کے جسم اطہر پر چھڑکا یہ لعاب دہن وہی لعاب دہن تھا جو صدیق اکبر کے پاؤں پر لگایا تھا تو دشمن کا زہر ختم ہو گیا یہی لعاب دہن سیدنا عثمان کے کنواں میں ڈالا تو کنواں میٹھا ہو گیا یہی لعاب دہن حضرت علی کی آنکھوں پر لگا آنکھیں ٹھیک ہو گئیں زبان نبوت نے بیٹی کو رخصت کرتے ہوئے فرمایا بیٹی خدا حافظ اور حضرت ام ایمن حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو لے کر حضرت علی کے گھر چلی گئیں اور امت محمدیہ کے لئے شادی بیاہ کے وہ درخشندہ نمونے چھوڑ گئیں کہ امت مسلمہ اس پر فخر کرے گی دین دنیا کی سرفرازیاں حاصل کرتی رہے گی۔

اے بنت اسلام............!

صحابیات کے ایمان افروز واقعات پر مشتمل ایک جگمگاتی تحریر

محترمہ عائشہ صدیقہ انجم آف ہڑپہ کے قلم سے

تو اسیر بزم ہے ہم سخن تجھے ذوق نالہ نے نہیں
ترے دل کو درد ہو کس طرح یہ ترے مزاج کی لے نہیں
جسے سن کے روح تڑپ اٹھے جسے پی کے درد مہک اٹھے
ترے ساز میں وہ صدا نہیں ترے میکدے میں وہ مے نہیں

چند صحابیات رضی اللہ عنہن کے نصیحت آموز اور ایمان افروز واقعات پیش خدمت ہیں۔

حضرت عمارہ رضی اللہ عنہا آپ مدینہ منورہ کے قبیلہ خزرج اور خاندان بنی نجار سے تھیں آپ بیعت عقبہ میں بھی شریک تھیں جناب رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے جو عہد کیا تھا اس کو تاعمر نہایت خوش اسلوبی اور حوصلہ مندی سے پورا کیا۔ جناب رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر جو جانثاری انہوں نے فرمائی ایسے واقعات مردوں

سبب محمد کو جھکتی پڑی ہے ان کو بھی اٹھانی پڑے گی۔

بریر بن خضیر کا بیان

امام کے اس جان نثار نے لشکر اعدا کو یوں خطاب کیا۔ تم پر وائے ہو اے اہل کوفہ کہ تم اپنے موکد قسم وعدوں اور خطوط کو جو تم نے لکھے تھے بھول گئے ہو۔ اے بے شرم کوفیو! تم نے اہل بیت کو لکھا تھا کہ یہاں آئیے ہم اپنی جانیں آپ پر قربان کریں۔ جب وہ آئے تو ان پر پانی بند کرتے ہو کہ ابن زیاد کو ان پر مسلط کر دو۔ تم نہایت برے لوگ ہو قیامت کے دن خدا تمہیں بھی سیراب نہ کرے۔ (جلاء العیون)

حضرت زینب کا بیان

اے اہل کوفہ اے اہل غدر و مکر و حیلہ تم ہم پر گریہ کرتے ہو اور خود تم نے ہم کو قتل کیا تم ہم پر گریہ و نالہ کرتے ہو حالانکہ تم نے ہم کو قتل کیا۔ (جلاء العیون)

حضرت فاطمہ کا بیان

اے اہل کوفہ و اہل غدر و مکر و تکبر و حیلہ تم نے ہماری تکذیب کی اور کافر سمجھا اور ہم پر قتال کرنا حلال جانا۔ ہمارے مال کو غارت کیا ہم کو مانند اولاد ترک و کابل اسیر کیا۔ ہلاک ہو تم اہل کوفہ کن کن خونوں کا حضرت رسالت مآب تم سے قصاص کریں گے اس مکر و غدر کا جو کہ میرے جد علی بن ابی طالب اور فرزندان رسول سے تم نے کی اور انہیں قتل کیا اور تمہیں میں سے فخر کنندہ نے فخر کیا کہ میں نے فرزندان علی کو شمشیر ہائے ہندی سے قتل کیا۔ (ایضاً)

حضرت ام کلثوم کا بیان

اے اہل کوفہ تمہارا حال بد ہو۔ تمہارے منہ سیاہ ہوں تم نے کس سبب سے میرے بھائی کو بلایا اور ان کی مدد نہ کی اور انہیں قتل کر کے مال و اسباب ان کا لوٹ لیا وائے ہو تم پر اور لعنت ہو تم پر کیا تم نہیں جانتے کہ تم نے کیا ظلم و ستم کیا اور کن

بیٹو! میں نے نہ تو تمہارے باپ سے خیانت کی، نہ تمہارے ماموں کو رسوا کیا...... دنیائے سرائے فانی ہے۔ جہاد و قتال میں بڑا ثواب ہے

میں بھی کم ملتے ہیں۔

غزوہ احد کا واقعہ ایسا ہے کہ جس پر ہماری بہنوں کو اپنی قابل روائیں مقدس خاتون کی وجہ سے فخر کرنا چاہئے حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنہا نہایت جری اور بہادر خاتون تھیں جنگ یمامہ میں جب ان کا بیٹا شہید ہو گیا تو انہوں نے عہد کر لیا کہ یا تو مسیلمہ کذاب کا قتل ہو گا یا میں جان دے دوں گی۔ بالآخر بارہ زخم کھائے ایک ہاتھ کٹ گیا اور شہید ہو گئیں مسیلمہ کذاب بھی اسی جنگ میں مارا گیا۔

حضرت ام عطیہ ؓ آپ انصاریہ ہیں حضور اقدس کے زمانہ میں بہت سے غزوات میں شریک ہوئیں غزوات میں شریک ہو کر آپ نے زخمیوں کی مرہم پٹی اور مجاہدین کے لئے کھانا پکانے کی خدمات انجام دیں احکام نبوی کی پابند تھیں جب ان کا لڑکا فوت ہوا تو حضور اقدس ﷺ سے عہد کے مطابق نوحہ نہیں کیا۔

ربیع بنت معوذ آپ انصاریہ ہیں اور قبیلہ نجار سے ہیں آپ غزوات میں شریک ہو کر زخمیوں کی مرہم پٹی کیا کرتیں اور مقتولین کو مدینہ پہنچاتی تھیں مجاہدین کو پانی پلایا کرتی تھیں ایک دن کسی نے آپ سے حضور اقدس کا حلیہ مبارک دریافت کیا تو فرمایا سمجھو کہ آفتاب طلوع ہو رہا ہے۔ آپ کے جوش ایمانی کا اندازہ کیجئے کہ ایک عورت آپ کے یہاں عطر فروخت کرنے آئی جس کا تعلق قریش کے قبیلہ سے تھا ساتھ کی عورتوں نے ربیع بنت معوذ کا تعارف کرایا یہ ہمارے سردار ابو جہل کی بیٹی ہے آپ نے فوراً ہی جواب دیا نہیں نہیں یوں کہو غلام ابو جہل کی بیٹی ہوں' اس پر وہ عورت جھلا گئی اور اس نے کہا مجھے تمہارے ہاتھ عطر بیچنا حرام ہے آپ نے فرمایا مجھے تمہارا عطر خریدنا حرام ہے کیونکہ تمہارا عطر عطر نہیں بلکہ غلاظت اور گندگی ہے۔

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا جب حضور اقدس ہجرت کے ارادے سے اپنے پیارے یار صدیق اکبر ؓ کے گھر تشریف لائے تو انہوں نے راستہ کیلئے ناشتہ دان میں کھانا باندھ دیا اتفاق سے ناشتہ دان کا منہ باندھنے کیلئے جلدی میں کوئی چیز نہ ملی تو آپ نے اپنی کمر سے نطاق کھول کر آدھا ناشتہ سے باندھا اور آدھا کمر سے آپ کو حضور اقدس نے ذات النطاقین کا لقب عطا فرمایا۔

حضرت اسماء ؓ نے حضور ﷺ کی معیت میں جو حج کیا تھا اسکے بعد جتنے بھی حج کئے ان سب میں اہتمام رکھا کہ وہ اسی طرح سے ادا ہوں جس طرح حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کیا ہے چنانچہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ مزدلفہ کے قیام میں انہوں نے اپنے غلام سے دریافت کیا کیا چاند غروب ہو گیا ہے؟ غلام نے عرض کیا نہیں جب چاند غروب ہو گیا تو فرمایا اب منیٰ کیلئے چلو وہاں رمی کریں چنانچہ سویرے جا کر رمی کی اور پھر واپس صبح کی نماز پڑھی غلام نے کہا آپ نے بڑی عجلت سے کام کیا۔ آپ نے فرمایا ہاں حضور اقدس نے پردہ نشینوں کو اسی طرح اجازت دی ہے اس مقام پر واقعہ کی شرعی حیثیت کو ذرا واضح کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے مزدلفہ میں عرفات سے واپس ہو کر دسویں تاریخ کی شب میں قیام کیا جاتا ہے اور صبح کی نماز غلس میں پڑھی جاتی ہے تاکہ نماز سے فارغ ہو کر جلدی منیٰ پہنچ جائیں اور وہاں رمی جمار کرنے قربانی وغیرہ امور سے فراغت حاصل کر لی جائے چونکہ اس دن کو بہت سے مناسک ادا کرنے ہوتے ہیں اس لئے مزدلفہ میں اول وقت نماز فجر ادا کرنا مستحب اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے حضرت اسماء ؓ نے رمی جمار وغیرہ سورج طلوع ہونے سے قبل ادا کر لی اور غلام کے اعتراض پر وجہ بیان فرما دی کہ عورتوں کو اس کی اجازت دی گئی ہے تاکہ مردوں کے ہجوم میں پریشان نہ ہوں۔

شفاء بنت عبداللہ قرشیہ سے ہیں آپ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک بستر بنایا تھا جب حضور اقدس ان کے یہاں تشریف لے جاتے تو آپ کو یہ پیش کرتیں آپ اس بستر پر آرام فرماتے حضور کے وصال کے بعد یہ تبرک اور استبرکات کے طور پر ان کی اولاد میں محفوظ رہا۔

حضرت اسماء بنت یزید نہایت جلیل القدر اور بہادر تھیں جنگ یرموک میں شریک تھیں۔ اس جنگ میں

گناہوں کا اپنی پشت پر انبار لگایا اور کیسے خون ناحق محترم اور وہ قرآن و رسول کریم کو ناراض کیا ہے۔ (ایضاً)

اے اہل کوفہ تمہارے مردوں نے ہم کو قتل کیا اور اب تمہاری عورتیں روتی ہیں خداوند عالم بروز قیامت ہمارا تمہارا حاکم ہے (ایضاً و ناسخ و التواریخ) بات واضح ہو چکی ہے کہ امام صاحب کو کوفہ بلانے والے تمام تر شیعہ تھے اور قتل کرنے والے بھی یہی تھے جس کا خود شیعوں کو بھی اقرار ہے اور امام صاحب اور ان کے اہل بیت بھی یہی کہہ رہے ہیں کہ یہی کوفی شیعہ ہمارے قاتل ہیں۔ اب شیعوں کو چاہئے کہ قتل حسین ؓ کا الزام سنیوں پر لگانے کی بجائے اسلام کا سچا کلمہ پڑھ کر امام سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی سیرت پر عمل کریں۔ اللہ پاک ہمیں سیدنا حسین ؓ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین۔

نوٹ یہ تمام حوالہ جات شہادت کیسے ہوئی کتاب سے لئے گئے ہیں۔

31

دائیاں ہاتھ شرمگاہ کو نہیں لگایا میں ہر جمعہ کو ایک غلام آزاد کرتا ہوں' اگر کسی جمعہ کو میرے پاس غلام نہیں ہوا تو اسکی بعد میں قضاء کی ہے' کبھی میں نے زمانہ جاہلیت یا اسلام میں چوری نہیں کی' کبھی زمانہ جاہلیت یا اسلام میں زنا نہیں کیا' اور میں نے قرآن کریم کو عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے موافق جمع کیا۔

سیدنا مغیرہ کی ملاقات اور ان کا مشورہ اور امیر المومنین کا جواب

سیدنا مغیرہ بن شعبہ ؓ نے ایام محاصرہ میں ایک دن آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی کہ افسوس آپ پر خلیفہ ہو کر یہ مصیبت آئی ہوئی ہے۔ اب میں کچھ باتیں کہتا ہوں آپ ان میں سے ایک بات کیجئے۔ (۱) باغیوں کو قتل کیجئے آپ کے مددگار بہت ہیں۔ آپ حق پر ہیں اور آپ کے مخالفین باطل پر ہیں۔ (۲) نہیں تو کسی دروازہ سے نکل کر مکہ کی راہ لیجئے وہاں امیر معاویہ ؓ ہیں وہ آپ کی مدد کریں گے امیر المومنین رضی اللہ عنہ نے فرمایا

آپ نے اپنے نیزے کی چوب سے رومیوں کو ہلاک کیا تھا آپ کو بارگاہ نبوت میں بہت زیادہ تقرب حاصل تھا اکثر وبیشتر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دین کی باتیں دریافت کیا کرتیں تھیں بارگاہ رسالت میں آپ کا یہ سوال تو مشہور ہے آپ نے آقاو محسن محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا خدا نے آپ کو مردوں عورتوں سب کی ہدایت کیلئے مبعوث فرمایا ہے ہم عورتیں بھی آپ پر ایمان لائی ہیں اور آپ کی اتباع کرتیں ہیں لیکن ہماری اور مردوں کی حالت میں بڑا فرق ہے ہم پر پردہ فرض ہے اس لئے جماعت و جمعہ میں شرکت نہیں کر سکتیں' مرد جماعت جمعہ' نماز کا ثواب حاصل کرتے ہیں اور بلا روک ٹوک حج کو جاتے ہیں جہاد جیسی عظیم سعادت بھی انہیں کے حصہ میں ہے۔ ہم عورتیں ان کی گھروں کی حفاظت کرنے کے علاوہ ان کی اولاد کو پالتی ہیں اور دیگر کام کاج کرتی ہیں ہم کو کیا ثواب۔ آقاو دو جہاں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے جانثاروں سے مخاطب ہوتے ہیں تم نے کبھی کسی عورت کی ایسی گفتگو سنی جواب نبی میں ملتا ہے پھر آقا نامدار صلی اللہ علیہ وسلم اس خادمہ اسلام کو مخاطب کرتے ہیں۔ عورت کیلئے خاوند کی رضا حاصل کرنا ضروری ہے اگر عورت فرائض زوجیت احسن طریقے سے ادا کرتی ہے خاوند کی خواہش پر چلتی ہے تو وہ برابر مرد کے ثواب میں شریک رہتی ہے۔

حضرت خنساء*........جب حضور اطہر صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو یہ بہت بوڑھی ہو چکی تھیں لیکن شوق دیدار اور محبت کی فراوانی کو دیکھئے کہ دور دراز کا سفر اختیار کیا اور حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن و جمال سے آنکھوں کو تازگی اور دل کو سرور بخشا کیا آپ شاعرہ بھی تھیں بارگاہ حبیب صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنے اشعار پیش کئے تو آقائے دو جہاں نے نہایت خوشی کا اظہار فرمایا یہ بھی آپ کا اعزاز ہے کہ آپ کے برابر نہ پہلے نہ بعد میں کوئی شاعر عورت پیدا ہوئی جنگ قادسیہ میں اپنے بیٹوں کو روانہ کرتے وقت اپنے ایمانی جذبات اور جہاد و قتال سے محبت کا اظہار یوں فرمایا۔

پیارے بیٹو تم نے ہجرت و اسلام اپنی مرضی سے اختیار کیا ہے تمہارے یہاں قحط بھی نہ پڑا تھا جو تم اپنی بوڑھی ماں کو یہاں عراق کی جنگ میں لاتے خدا کی قسم تم ایک ماں باپ کی اولاد ہو میں نے نہ تو تمہارے باپ کی خیانت کی نہ تمہارے ماموں کو رسوا کیا تم جانتے ہو دنیا سرائے فانی ہے جہاد و قتال میں بڑا ثواب ہے اللہ عزو جل ارشاد فرماتے ہیں یاایھاالذین امنوا اصبروا وصابروا ورابطوا اس لئے صبح ہی اٹھ کر جہاد کی تیاری کرو اور آخری دم تک لڑو چنانچہ صبح بیٹوں نے بے جگری سے کفار کا مقابلہ کیا اور جام شہادت نوش فرمایا۔

یہ تو صرف چند حکایات ہیں جن کا ایمانی جوش محض کسی ایک واقعہ سے بیان کیا گیا ہے ورنہ تاریخ اسلام اپنی ان عظیم بیٹیوں پر نازاں ہے جن کے زریں کارناموں سے ہماری تاریخ کے ابواب روشن ہیں صرف امی عائشہ رضی اللہ عنہا کے اوصاف و مراتب لکھیں تو کتاب بن جائے یہ ہماری عظیم ماؤں کے جذبے تھے کہ ان کی گود میں پرورش پانے والے سلطان محمود غزنوی محمد بن قاسم شہاب الدین غوری اور ایوبی بنے ان عظیم ماؤں کی عظمت کو سلام کہ جنہوں نے آج کے پر فتن دور میں ہنگو کی و فاروقی اور اعظم طارق کو جنم دیا جنہوں نے بہنوں کی صدا پر لبیک کہنے والے سجاد افغانی اور مسعود اظہر کو دودھ پلایا جن کی گود میں ارشاد احمد اور ملا عمر کھیلے لیکن افسوس کا مقام بھی ہے کہ وہی ماں جس کی آئیڈیل شخصیت فاطمہ الزہرہ ہیں لیکن اس کے بطن سے توحید کے علمبردار ناموس صحابہ کے محافظ پیدا نہیں ہوتے ماں جس کو دعویٰ ہے کہ وہ خریداری کرتے وقت کھرے کھوٹے کی تمیز خوب کر لیتی ہے سودا کرتے وقت نفع و نقصان پہچان لیتی ہے آخر دنیاوی شاپنگ سنٹروں میں کیا لینے جاتی ہے وہ والدہ جس کی خواہش ہے کہ وہ اپنی بیٹی کو جہیز میں ہر نعمت دے ہر اعلیٰ چیز دے آخر وہ مارکیٹوں کے چکر کیوں لگاتی ہے وہ کیوں بھول گئی ہے کہ دو جہاں کی سعادتیں کہاں رکھ بیٹھی ہے کاش تھوڑا سا سوچ لے کہ وہ ماں . جو بیٹی کے جہیز کی فکر میں پاگل ہوئی جارہی ہے جو سیم و زر کے زیورات کیلئے بھاگ دوڑ کر رہی ہے اپنی بیٹی کو قرآن کے زیور سے آراستہ کیوں نہیں کرتی جس میں دین و دنیا کی بھلائیاں ہیں جس کا اجر اور ایک حرف کے بدلے میں تیس نیکیوں کی صورت ملتا ہے جس نے عداوت کو بھتی کی اتفاہ گہرائیوں سے عظمتوں کی چوٹیوں پر فائز کر دیا کاش تو فاطمہ الزہراہ کو آئیڈیل بنانے سے پہلے فاطمہ الزہرہ کے جہیز پر بھی ایک نظر دیکھ لیتی میری دعا ہے کہ اے رب

بھٹکے ہوئے آہو کو پھر سوئے حرم لے چل

میں لڑائی کے لئے ہرگز نہیں نکلوں گا' یہ نہیں ہو سکتا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خلیفہ ہو کر مسلمانوں کا کشت و خون کراؤں اور مکہ معظمہ جانا بھی مجھے پسند نہیں کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے یلحد رجل من قریش بمکہ یکون علیہ نصف عذاب العالم فلن اکون منہ' قریش کا ایک شخص مکہ معظمہ میں فساد برپا کرے گا اس پر نصف جہاں کا عذاب ہوگا۔ پس میں اس کا سوار بننا نہیں چاہتا اور ملک شام جانا بھی نہیں چاہتا' کیونکہ مجھے دارالہجرت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑوس سے دوری اختیار کرنا گوارا نہیں۔

محاصرہ کے ایام میں آپ نے بیس غلام آزاد کئے۔

شہادت:۔ یوم شہادت کو آپ نے پاجامہ منگوا کر پہنا اس سے پیشتر زمانہ جاہلیت اور اسلام میں نہیں پہنا تھا۔ پھر کہا میں نے آج رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور ابوبکر و عمر بھی معیت میں ہیں حضور ﷺ مجھ سے فرما رہے ہیں صبر کرو تم شام کو روزہ ہمارے ساتھ افطار کرو گے۔ اس کے بعد آپ نے تلاوت قرآن مجید شروع کر دی اور تلاوت ہی کی حالت میں جام شہادت نوش فرمایا خون کے قطرے آیت فسیکفیکھم اللہ پر گرے' جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور عبداللہ بن زبیر* نے خدمات تدفین انجام دیں اور تاریکی شب میں حضرت ذوالنورین کو جنت البقیع کی آغوش میں لٹا دیا گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

۱۸ ذوالحجہ ۳۵ ہجری آپ کی شہادت ہوئی العارہ ذوالحجہ کے حوالے سے تاریخ کا بھی ایک المیہ ہے۔

اک فرقے میں ہے آج یوم عید
آج ہی کے روز عثمان ہوئے شہید

30

فاروق اعظم کی اخروی زندگی کی تباہی بھی عیاں کر دی وہ شخص کتنا خوش نصیب ہو گا جس نے دنیا اور آخرت میں ایسی کامیابی حاصل کی ہو۔ انبیاء کرام کے علاوہ اس کی مثال تاریخ عالم اب تک پیش نہ کر سکی

حفاظت قرآن مجید

گلزار احمد ساجد ۔۔۔ حاصل پور

حمد و ثناء رب ذوالجلال کے لئے جس نے مخلوق کی ہدایت کے لئے اپنی آخری مقدس کتاب قرآن حکیم کو نازل فرمایا اور درود و سلام پیغمبر آخر الزمان، خاتم الانبیاء و المرسلین سیدنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جنہوں نے اس کتاب مقدس کو چار دانگ عالم میں پھیلایا۔

آں کتاب زندہ قرآن حکیم
حکمت او لایزال است و قدیم

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اس کارخانہ عالم میں انسانوں کو وجود بخشا ان کی ہدایت و رہنمائی کے لئے انبیاء و رسل کو مبعوث فرمایا۔ ان تمام انبیاء و رسل علیہم السلام کی بعثت کا مقصد صرف اور صرف ایک ہی تھا اور وہ یہ کہ بندے اپنے معبود کو پہچانیں حقوق اللہ و حقوق العباد دیانت داری سے ادا کرتے رہیں دنیا میں پر سکون زندگی گزار کر آخرت کی کامیابی اور نعمتوں سے ہمکنار ہوں۔

ابتدا میں انسان کی زندگی نہایت سادہ تھی اس کی ضرورت محدود اس کے مسائل قلیل تھے اس لئے اس دور کی الہامی تعلیمات انسانوں کے عقل و شعور اور ضروریات زندگی کے مطابق سادہ و محدود تھیں چونکہ ان کی کے الہامی تعلیمات کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے خود نہیں لیا تھا اس لئے اس الہامی تعلیمات تحریف تبدیل کا شکار ہو کر ناپید ہو چکی ہیں آج ان الہامی تعلیمات کے پیروکار کوئی نسخہ بھی ایسا پیش نہیں کر سکتے جو اس کی اصل زبان میں ہو جس میں نازل ہوا تھا۔

جوں جوں وقت گزرتا گیا انسان کی عقل بصیرت بڑھتی گئی اس کی ضروریات زندگی میں وسعت اور مسائل میں پیچیدگی پیدا ہوتی چلی گئی آخر جب انسان تمدن و ترقی کی انتہا کو پہنچ گیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنا آخری قانون اور رہنمائی کی آخری الہامی کتاب (قرآن مجید) نازل فرمائی جو وسعت اور جامعیت میں حرف آخر ہے آج تک یہ کتاب بغیر کسی تحریف و تبدل کے اپنی اصلی زبان (عربی) جس میں یہ نازل ہوئی موجود ہے کیونکہ اس کتاب کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے خود لیا ہے اس لئے یہ قیامت تک تحریف تبدیل سے محفوظ اور موجود رہے گی حفاظت قرآن مجید فرقان حمید کے متعلق ذیل کا واقعہ ملاحظہ فرمایئے جو جہاں امت مسلمہ کے لئے مسرت و انبساط کا باعث ہے وہاں ملت کفر کیلئے جو قرآن کریم میں تحریف و تبدل کا الزام لگاتی ہے کہ منہ پر زناٹے دار طمانچہ بھی ہے۔

ڈاکٹر محمد حمید اللہ آف پیرس نے مارچ 1980ء میں اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور کے زیر اہتمام مختلف عنوانات پر لیکچر دیئے تھے جنہیں بعد ازاں اسلامیہ یونیورسٹی کے زیر اہتمام "خطبات بہاول پور" کے نام سے شائع کیا گیا ان لیکچرز میں سے ایک لیکچر "تاریخ قرآن مجید" ہے فاضل مقرر نے اس عنوان پر انتہائی جامع گفتگو کرتے ہوئے فرمایا کہ

ایک اور نکتہ بیان کرنا خالی از فائدہ نہ ہوگا اس پر تقریر ختم کرتا ہوں کچھ عرصہ پہلے کا ذکر ہے جرمنی کے عیسائیوں کے پادریوں نے سوچا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں آرامی زبان میں جو انجیل تھی وہ تو اب دنیا میں موجود نہیں اس وقت قدیم ترین انجیل یونانی زبان میں ہے اور یونانی سے ہی ساری زبانوں میں اس کے ترجمے ہوئے ہیں لہٰذا یونانی مخطوطوں کو جمع کیا جائے ان کا آپس میں موازنہ کیا جائے چنانچہ یونانی زبان میں انجیل کے جتنے نسخے دنیا میں پائے جاتے ہیں ان سب کو جمع کیا جائے ان کے ایک ایک لفظ کا مقابلہ (Collatoin) کیا گیا اس کی جو رپورٹ شائع ہوئی اس کے یہ لفظ ہیں: "کوئی دو لاکھ اختلافی روایات ملتی ہیں" رپورٹ کی اشاعت کے بعد کچھ لوگوں کو قرآن کے متعلق حسد پیدا ہوا۔ جرمنی ہی میں میونخ یونیورسٹی میں ایک ادارہ قائم کیا گیا "قرآن مجید کی تحقیقات کا ادارہ"۔ اس کا مقصد یہ تھا ساری دنیا سے قرآن مجید کے قدیم ترین دستیاب نسخے خرید کر فوٹو لے کر جس طرح بھی ممکن ہو جمع کئے جائیں۔ جمع کرنے کا یہ سلسلہ تین نسلوں تک جاری رہا۔ جب میں 1933ء پیرس یونیورسٹی میں تھا تو اس کا تیسرا ڈائریکٹر پرسٹل پیرس آیا تھا تاکہ پیرس کی لائبریری میں قرآن مجید کے جو قدیم نسخے پائے جاتے ہیں ان کے فوٹو حاصل کرلے اس پروفیسر نے مجھ سے بیان کیا کہ اس وقت (یہ 1933ء کی بات ہے) "ہمارے انسٹی ٹیوٹ میں قرآن مجید کے بیالیس ہزار (42000) نسخوں کی فوٹو اسٹیٹ موجود ہے اور مقابلے (Collation) کا کام جاری ہے دوسری جنگ عظیم میں اس ادارے کی عمارت پر ایک امریکی بم گرا، اور عمارت اس کا کتب خانہ سب کچھ برباد ہو گیا لیکن جنگ کے شروع ہونے سے کچھ ہی پہلے ایک عارضی رپورٹ شائع ہوئی تھی اس رپورٹ کے الفاظ یہ تھے کہ قرآن مجید کے نسخوں کے مقابلے کا جو کام ہم نے شروع کیا تھا وہ ابھی تک مکمل نہیں ہوا لیکن اب جو نتیجہ نکلا ہے وہ یہ ہے کہ ان نسخوں میں کہیں کہیں کتابت کی غلطیاں تو ملتی ہیں لیکن اختلافات روایت ایک بھی نہیں۔ ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ کتابت کی جو غلطی ایک نسخے میں ہوگی دوسرے نسخے میں نہیں ہوگی مثلاً فرض کیجئے۔

"بسم اللہ الرحیم" میں "الرحمن" کا لفظ

نسخہ میں ہے لیکن یہ صرف ایک نسخے میں ہے باقی کسی نسخے میں ایسا نہیں ہے سب میں "بسم اللہ الرحمن الرحیم" ہے باقی نسخوں میں نہیں ہے تو اس کاتب کی غلطی قرار دیں گے۔ وہ کہتے ہیں ایسی چیزیں کہیں کہیں سہو قلم یعنی کاتب کی غلطی سے ملتی ہیں لیکن اختلاف روایت یعنی ایک ہی فرق کل نسخے ملے ایسا کہیں نہیں ہے یہ ہے قرآن مجید کی تاریخ کا خلاصہ، جس میں ہمیں محسوس ہوتا ہے کہ قرآن مجید میں خدا کا جو فرمان ہے "انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون" "ہم اس نازل کرتے ہیں اور ہم اس کی حفاظت کریں گے یہ تمام واقعات جو میں نے آپ سے بیان کئے اس آیت کی حرف بحرف تصدیق کرتے ہیں۔ (خطبات بہاولپور صفحہ نمبر ۱۵، ۱۶)

راقم قارئین کی دلچسپی میں اضافہ کے لئے ایک اور واقعہ بھی نقل کرنا مناسب سمجھتا ہے جسے ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے ایک شخص کے سوال کا جواب دیتے ہوئے "خطبات بہاولپور" ہی میں بیان کیا ہے اس واقعہ سے قرآن مجید کی حقانیت اور اس کی حفاظت کی خدائی وعدہ مزید نکھر کر ہمارے سامنے آتا ہے

"........ لیکن بہرحال حضرت عثمان ؓ کے زمانے سے آج تک وہی ہیں جو ہمارے پاس نسلاً چلے آرہے ہیں وہ پہلی صدی ہجری سے لے کر آج تک وہی ہیں حضرت عثمان ؓ نے جو چار یا سات قلمی نسخے مختلف مقامات پر بھیجے ان میں سے کچھ اب تک محفوظ سمجھے جاتے ہیں ثبوت کوئی نہیں لیکن یہ روایت ہے کہ انہی نسخوں میں سے ہیں۔

ایک نسخہ آج کل روس کے شہر تاشقند میں ہے وہاں کیسے پہنچا۔ اس کا قصہ یہ ہے کہ یہ نسخہ پہلے دمشق میں پایا جاتا تھا جو بنی امیہ کا صدر مقام میں تھا جب دمشق کو تیمور لنگ نے فتح کیا تو وہاں کے مال غنیمت میں سب سے زیادہ قیمتی چیز کے طور پر حضرت عثمان ؓ کا وہی قرآن مجید کا نسخہ تھا اپنے ساتھ اپنے پایۂ تخت سمرقند لایا اور وہاں اسے محفوظ رکھا۔ یہ نسخہ سمرقند میں رہا تا آنکہ گذشتہ صدی میں روسیوں نے سمرقند کو فتح کر لیا فتح کرنے کے بعد اس نسخے کو، جس کی بڑی شہرت تھی، روسی کمانڈر انچیف نے وہاں سے لے کر سینٹ پیٹرس برگ منتقل کر دیا جو آج کل لینن گراڈ کہلاتا ہے۔ روسی مورخ بیان کرتے ہیں کہ اس نسخے کو سمرقند کے حاکم نے روسی کمانڈر کے ہاتھ ۲۵ یا ۵۰ روپے میں فروخت کر دیا تھا ہم نے اسے چرایا نہیں بلکہ خرید کر لائے ہیں۔ بہرحال پہلی جنگ عظیم کے اختتام تک وہ نسخہ لینن گراڈ رہا اس کے بعد جیسا کہ آپ کو معلوم ہے زار کی حکومت ختم ہوئی اور کمیونسٹوں نے حکومت پر قبضہ کر لیا۔ اس وقت بہت پہلے سے روسی باشندے جو کمیونسٹ حکومت کے ماتحت رہنا نہیں چاہتے تھے روس چھوڑ کر تتر بتر ہو گئے۔ ان میں سے ایک شخص پیرس بھی آئے جو جنرل علی اکبر توپچی باشی کے نام سے مشہور ہیں۔ میں خود ان سے مل چکا ہوں۔ انہوں نے ان کا قصہ مجھے سنایا کہنے لگا کہ جب زار کو قتل کیا گیا۔ اس وقت میں فوج میں ایک بڑے افسر کی حیثیت سے سینٹ پیٹرس برگ ہی میں موجود تھا۔ میں نے ایک کمانڈر بھیجا کہ جا کر شاہی محل پر قبضہ کرو اور شاہی کتب خانہ میں حضرت عثمان ؓ کا جو قرآن مجید کا نسخہ ہے تلاش کر کے اسے لے آؤ۔ کمانڈر گیا اور قرآن مجید لے آیا انہوں نے ایک بوڑھی ہی حیثیت سے ریلوے اسٹیشن پر جا کر وہاں کے اسٹیشن ماسٹر سے کہا کہ مجھے ایک ریل کا انجن درکار ہے۔ اس انجن میں قرآن کو رکھا اور اپنے آدمیوں کی نگرانی میں انجن ڈرائیور کو حکم دیا کہ جس قدر تیزی سے جا سکتے ہو اسے ترکستان لے جاؤ۔ چنانچہ قرآن مجید کا یہ نسخہ ترکستان پہنچ گیا۔ اس کی اطلاع کمیونسٹ کمانڈروں کو چند گھنٹے بعد ملی۔ چنانچہ اس کے تعاقب میں دوسرے اور کچھ افسر روانہ کئے گئے، لیکن وہ انجن ان کے ہاتھ سے باہر نکل چکا تھا۔ اور اس طرح یہ نسخہ تاشقند پہنچ گیا۔ چونکہ تاشقند بھی روسی حکومت میں شامل ہے لہٰذا اس نسخے کو وہاں سے لینن گراڈ منتقل کرنے کی کوئی کوشش نہیں کی گئی چنانچہ وہ نسخہ اب تک تاشقند میں محفوظ ہے زار کے زمانے میں اس قرآن مجید کا فوٹو لے کر ایک گز لمبی تقطیع پر کل پچاس نسخے چھاپے گئے تھے۔ ان میں چند نسخے میرے علم میں ہیں اور وہ دنیا میں محفوظ ہیں۔ ایک آدھ امریکہ میں ہے، ایک آدھ انگلستان میں ہے۔ ایک نسخہ میں نے کابل میں دیکھا تھا۔ ایک مصر کے کتب خانے میں پایا جاتا ہے میرے پاس اس کا مائیکرو فلم بھی ہے۔ یہ ایک نسخہ ہے دوسرا نسخہ استنبول میں توپ کاپی میوزیم میں موجود ہے جس کو حضرت عثمان ؓ کی طرح منسوب کیا جاتا ہے میں نے خود دیکھا ہے کہ اس میں سورہ بقرہ کی آیت فسیکفیکھم اللہ پر سرخ دھبے پائے جاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ یہ حضرت عثمان ؓ کا خون ہے۔ وہ جس وقت تلاوت کر رہے تھے اس وقت انہیں شہید کر دیا گیا تھا۔ تیسرا نسخہ انڈیا آفس لائبریری لندن میں ہے۔ اس کا فوٹو میرے پاس ہے اس پر ہمارے مغل بادشاہوں کی مہریں ہیں۔ مجھے یاد نہیں جہانگیر کسی اور بادشاہ نے لکھا ہے کہ حضرت عثمان ؓ کا نسخہ قرآن ہے جو میرے پاس آیا ہے میرے لئے بڑے تبرک کا باعث ہے ان نسخوں کے خط اور تقطیع میں کوئی فرق نہیں ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ نسخے ایک دوسرے کے ہمعصر ہیں۔ یہ نسخے جعلی پر لکھے گئے کاغذ پر نہیں ممکن ہے حضرت عثمان ؓ کے نسخے اس زمانے میں یا اس کے کچھ ہی عرصہ بعد کے لکھوائے ہوئے نسخے ہوں بہرحال یہ بات ہمارے لئے قابل فخر اور باعث اطمینان ہے کہ ان نسخوں اور موجودہ مستعمل نسخوں میں باہم کہیں بھی کوئی فرق نہیں پایا جاتا۔ (خطبات بہاولپور صفحہ نمبر ۱۹، ۲۰)

مشتاقان مذکورہ بالا واقعات سے یہ بات اظہر من الشمس ہو جاتی ہے کہ قرآن مجید کا امت مسلمہ میں موجود و مستعمل نسخہ تحریف و تبدیلی سے بالکل پاک ہے۔

شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی (۱۸۸۵--۱۹۴۹) قرآن مجید کی حفاظت کے سلسلے میں اپنی کتاب "اعجاز القرآن" میں رقم طراز ہیں۔

"جس طرح قرآن کی ہر ادا انوکھی اور ہر ایک شان نرالی ہے ضروری ہوا کہ اس کی حفاظت بھی بالکل نرالے طریقے اور نئے ڈھنگ سے ہو، چونکہ محض خدا کی کتاب ہی نہیں بلکہ اس کا کلام معجز ہے اس لئے نہ صرف اس کے مطالب اور علوم بلکہ اس کی عبارت اور الفاظ بھی تغیر و تبدل سے مصئون و مامون رہنے ظاہر یہ ایک ایسا مشکل اور اہم اور پر صعوبت مقصد تھا کہ اگر اس کا انصرام صرف ناتواں بندوں کی مرضی، ہمت تدبیر انتظام کے حوالے

کر دیا جاتا اور ایک خاص قسم کی توتلی زبان ان کی مدونہ کرتی تو کسی طرح اس کا سرانجام آسان نہ تھا لیکن اس سے پہلے کہ بندے اس کی حفاظت کے سامان مکمل کرتے "خود قرآن اتارنے والے نے بڑے موکد اور قطعی عنوان سے اس کا تکفل فرمایا چنانچہ اسی وقت جبکہ کسی انسان کو یہ یقین کرلینے کیلئے بظاہر کچھ اسباب موجود نہ تھے کہ قرآن بھی معاذاللہ کچھ زمانے کے بعد ویسے ہی غلط اور محرف ترجموں کی صورت میں باقی نہ رہ جائے گا جیسا کہ تورات اور انجیل موجود ہیں صاف صاف اعلان فرمادیا گیا کہ:۔

انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون○

ترجمہ۔ بے شک ہم نے قرآن اتارا ہے بے شک ہم اس کے نگہبان بھی ہیں۔ یہ وعدہ الٰہی ایسی مثالی حیرت انگیز زراوئے سے پورا ہو کر رہا جس سے بڑے بڑے متعصب اور مغرور فاتحوں کے سر بھی نیچے ہو گئے۔ جس طرح قرآن کی بے نظیر فصاحت و بلاغت کے آفتاب نے چوڑے دعوے کرنے والوں کی آنکھیں خیرہ کر دیں اسی طرح اس کی بے عدیل حفاظت وخدمت نے بھی ایک مرتبہ اور تاریخ کو ایسی مثال پیش کرنے سے عاجز کر دیا۔

ہر زمانے میں ایک جم غفیر علماء کا جن کی تعداد اللہ ہی کو معلوم ہے ایسا رہا کہ جس نے قرآن کے علوم و مطالب اور بے منتہی عجائب کی حفاظت کی' کاتبوں نے رسم الخط کی' قاریوں نے طرز ادا کی' حافظوں نے اس کے الفاظ اور عبارت کی وہ حفاظت کی کہ نزول قرآن کے وقت سے آج تک کوئی اس کی زیر یا زبر تبدیل نہ کر سکا۔ کسی نے قرآن کے رکوع گن لئے کسی نے آیتیں شمار کیں کسی نے حروف کی تعداد بتلائی حتیٰ کہ بعض نے ایک ایک اعراب اور ایک ایک نقطہ کو شمار کر ڈالا' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک سے آج تک کوئی لمحہ اور کوئی ساعت ایسی نہیں بتلائی جاسکتی جس میں ہزاروں بلکہ لاکھوں کی تعداد حفاظ قرآن کی موجود نہ ہو جنہوں نے کاغذ کے اوراق میں نہیں جو مٹ جانے اور جل جانے کا امکان رکھتے ہیں' سیاہی کے نقوش میں نہیں جن کے محو اور مشکوک ہو سکنے کا احتمال ہے۔ لکڑی اور لوہے کے صندوقوں میں نہیں جن کے کھو نے جانے یا لوٹ جانے کا اندیشہ ہے' بلکہ اپنے دلوں کے اوراق میں اور سینوں کے صندوقوں میں بڑی احتیاط اور خبرداری سے محفوظ رکھا۔

بل هی ایٰت بینٰت فی صدور الذین اوتوا العلم۔

ترجمہ۔ مگر جن لوگوں کو عقل دی گئی ہے ان کے عقیدہ میں تو یہ (قرآن ایسی کھلی) کھلی آیتیں ہیں کہ کوئی منصف مزاج ان سے انکار نہیں کر سکتا۔

خیال کرو کہ آٹھ دس سال کا بچہ جسے اپنی مادری زبان میں دو تین جز کا رسالہ یاد کرانا دشوار ہے وہ ایک غیر ملکی زبان کی اتنی ضخیم کتاب کو جو متشابہات سے پر ہے کس طرح فر فر سنا دیتا ہے۔ رمضان المبارک میں اسلامی مساجد کا وہ سین (Seen) "منظر" دیکھنے کے قابل ہے جب چھوٹے چھوٹے بچے اپنی ننھی آواز اور معصومانہ لہجہ میں قرآن شریف سنا کر سامعین کے دلوں کو وجد میں لے آتے ہیں پھر کسی مجلس میں ایک حافظ سے کوئی حرف چھوٹ جائے یا اعراب فروگذاشت ہو جائے تو چاروں طرف سے صحیح کرنے والے للکارتے ہیں یہ ممکن ہی نہیں کہ پڑھنے والے کو غلطی پر قائم رہنے دیں۔ ان حالات کو سامنے رکھ کر تاریخ سے دریافت کرو کہ قرآن کے سوا بھی دنیا میں کسی اور کتاب کی بھی اس قدر حفاظت اور خدمت ہوئی ہے میں یقین کرتا ہوں کہ کتنا ہی بڑا نکتہ چینی کرنے والا کیوں نہ ہو اس قدر انصاف تو کرے گا کہ وہ قرآن کی اس بے مثال حفاظت میں بھی شبہ اور شک کرنے لگے' باقی ایسے سوفسطائیوں سے میرا خطاب نہیں جو محسوسات اور مشاہدات میں بھی لاادری کہنے سے دریغ نہ کریں۔ (اعجاز القرآن صفحہ نمبر ۸۵ تا ۸۷)

محترم قارئین! مذکورہ بالا واقعات و شواہد اس بات پر بین دلیل ہیں کہ قرآن مجید اپنے نزول سے لیکر اب تک صرف اب تک ہی نہیں بلکہ جب تک یہ دنیا قائم ہے۔ تحریف و تبدیل سے محفوظ ہے اور محفوظ رہے گا۔ کوئی ذی شعور اور باہوش انسان جس میں ذرا برابر ایمانی غیرت اور رتی بھر ایمان موجود ہو وہ قرآن مجید پر تورات و انجیل کی طرح تحریف کا الزام نہیں لگا سکتا۔ قرآن مجید پر تحریف و تبدیل یا کمی و بیشی کا الزام لگانا دوسرے لفظوں میں نص قطعی کا انکار کرنا ہے اور نص قطعی کا منکر بالاتفاق جمہور علماء امت دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

محترم قارئین کی طبع نازل پہ اگر گراں نہ گزرے تو تحریر کرتا چلوں کہ کائنات میں ایک ایسا گروہ بھی موجود ہے جو اللہ تعالیٰ کی اس مقدس کتاب کے بارے میں یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ یہ کتاب بھی تورات و انجیل کی طرح تحریف شدہ ہے۔ حدیث مبارکہ میں اس گروہ کا تعارف "رافضی" کے لقب سے کرایا گیا ہے۔

محترم قارئین! اگر مجھے اپنے مضمون کی طوالت کا خوف دامن گیر نہ ہوتا تو میں اپنے اس دعویٰ کی صداقت پر رافضی کتب سے بے شمار دلائل تحریر کرتا' تاہم مشتے نمونہ از خروارے کے مصداق شیعہ کے مجتہد اعظم "علامہ نوری طبرسی" کی کتاب "فصل الخطاب" سے ایک روایت پیش کرتا ہوں جو میرے دعویٰ کی حرف بہ حرف تائید کرتی ہوئی نظر آتی ہے ملاحظہ فرمایئے۔

الامر الرابع ذکر اخبار خاصه فیها دلاله او اشاره علی کون القران کالتوراه والانجیل فی وقوع التحریف التغییر فیه و رکوب المنافقین الذین استولوا علی الامه فیه طریقه بنی اسرائیل فیها و هی حجه مستقله لاثبات المطلوب۔ (فصل الخطاب صفحہ نمبر ۲۰۷ بحوالہ ایرانی انقلاب صفحہ نمبر ۲۶۳ تا ۲۶۴)

ترجمہ۔ اور چوتھی بات ہے ان خاص روایات کا ذکر جو صراحتاً یا اشارۃً یہ بتلاتی ہیں کہ تحریف اور تغیر و تبدل کے واقع ہونے میں قرآن تورات اور انجیل ہی کی طرح ہے اور جو یہ بتلاتی ہیں کہ جو منافقین امت پر غالب آگئے اور حاکم بن گئے (ابو بکر و عمر وغیرہ) وہ قرآن میں تحریف کرنے کے بارے میں اسی راستہ پر چلے' جس راستہ پر چل کر بنی اسرائیل نے تورات و انجیل میں تحریف کی تھی اور یہ ہمارے دعویٰ (یعنی تحریف) کے ثبوت کے لئے مستقل دلیل ہے۔

باقی صفحہ 48 نمبر 32

ردشیعت اور علماء حق کی خدمات

قسط نمبر 4

مولانا محمود الرشید حدوٹی' لاہور

سراج الدولہ کے ساتھ غداری

میر صادق اور میر جعفر دونوں غداروں اور منافقوں کے سرغنے تھے' جنہوں نے غداری کر کے دشمن کو کوڑیوں کے عوض اپنا ضمیر اور ایمان فروخت کیا اور تاریخ کی پیشانی پر اپنا نام گوبر اور لید سے رقم کروایا' آج ان کے نام اور علامتِ منافقت "غداری' دغابازی اور شیطنت کیلئے ضرب المثل بن چکے ہیں' یہ دونوں شیعی کردار ننگ دین ننگ ایمان اور ننگ وطن ثابت ہوئے' میر صادق نے سلطان ٹیپو کے ساتھ غداری کی اور میر جعفر نے نواب سراج الدولہ کی افواج کی توپوں میں بھوسہ بھر کر انگریز کے ہاتھوں پسپا کروایا۔

مولانا امیر اوروی لکھتے ہیں۔

"شیعوں کا دوسرا تاریخی کارنامہ میر جعفر نے بنگال میں انجام دیا' بنگال میں علی وردی خان اور سراج الدولہ کی حکومت کو چاٹ جانے والا اور انگریزوں کے ہاتھوں فروخت کرنے والا میر جعفر تھا' جس نے سپہ سالار جنگ ہو کر سراج الدولہ کی فوجوں کی توپوں میں بھوسے بھروائے تھے۔ اور سراج الدولہ کی چالیس ہزار فوج کو انگریزوں کے چند ہزار سپاہیوں نے چند گھنٹوں میں شکست فاش دے دی اور اس طرح میر جعفر نے پورے بنگال پر انگریزوں کا قبضہ کروا دیا' یہ تو تاریخ کے دو ناقابل فراموش شیعی کردار ہیں جن کے بارے میں ڈاکٹر علامہ اقبال کا شعر ضرب المثل بن چکا ہے۔

جعفر از بنگال و صادق از دکن
ننگ ایمان' ننگ دین' ننگ وطن

احیاء اسلام کی ایک عظیم تحریک ص ۲۹۸)

غیروں سے وفا اپنوں سے جفا

ہندوستان کے شیعوں نے برپا کر دی اور مظالم کی انتہا کر دی نادر شاہ درانی حملہ آور ہوا اس کے دست و بازو بنے' اس کی لوٹ کھسوٹ اور قتل و غارت میں شریک و سہیم ہوئے' لاکھوں افراد کے بے گناہ لہوں کی رنگینی سے اپنے ہاتھ رنگین کئے' انگریزوں سے ساز باز کی ان کے ہاتھ مضبوط کئے سربستہ رازوں سے گھونگھٹ اٹھائے' اپنے راہنماؤں کو بے دست و پا کر دیا اور حملہ آوروں کی توپوں کے حوالے کر دیا' یوں انکے نمک حراموں نے غیروں سے وفائیں کیں اور اپنوں سے جفائیں اور دغابازیاں کیں' جس کی مثال تاریخ میں ملنی شاذ و نادر ہے۔

مغل شہنشاہیت کا آخری چراغ ٹمٹما رہا تھا آخری مغل حکمران سادات بارہہ کے ہاتھوں میں کھیل رہا تھا جو شیعہ تھے' ان کی خود غرضیاں خود پرستیاں اور غداریاں انتہاء کو پہنچ چکی تھیں' مغل حکمران بے بس و مجبور تھا شیعہ اس دور میں بادشاہ گر سمجھے جاتے تھے' مغلیہ سلطنت کا وزیر حسین علی شیعہ تھا' اس نے اپنے اقتدار کی بقا اور کرسی کے تحفظ کی خاطر اہل اسلام کے بدترین دشمنوں مرہٹوں کے تعاون سے دہلی پر حملہ کر دیا' فرخ سیر بادشاہ کو موت کے گھاٹ اتار دیا اور بذات خود بغاوت کی شاہراہیں ہموار کرنا شروع کر دیں' تاکہ دہلی حکومت کے تخت پر براجمان ہو کر تاج شاہی اپنے سر پر سجائے' اسی زمانے میں نجف علی شیعہ بھی وزیر تھا' جس نے خفیہ خفیہ انگریزوں کی ملی بھگت سے شاہ عالم کو بہار میں ہزیمت سے دوچار کیا' اس تاریخی غداری کی بناء پر اور نجف علی کی حرام زدگی کی بدولت آسام سے الٰہ آباد تک کا علاقہ مسلمانوں کے ہاتھوں سے نکل کر انگریز سرکار کے زیر نگیں ہو گیا۔ (ایضاً ص ۲۹۹)

اٹھارہویں صدی کی شام ہو رہی تھی' ہندوستان عظمت کا آفتاب عالمتاب غروب ہو رہا تھا' غلامی کے مہیب غار' اور بھوت منہ کھول رہے تھے' غلامی کی شب دیجور سبک رفتاری سے ہندوستان کے گوشے گوشے میں پھیل رہی تھی انگریز سامراج کی حکمرانی کا بگل بج رہا تھا' اور اس کی فرمانروائی کی صبح کاذب نمودار ہو رہی تھی' یہ مسلمانوں کی افراتفری اور اختلافات روش کا نتیجہ اور شیعہ غداروں کی خواہ مخواہ کی خود غرضیوں اور دشمنوں سے پینگیں بڑھانے کا نتیجہ تھا۔

شیعوں نے مغل حکمرانوں کی پیٹھ میں چھرا گھونپا' اس میں اچنبھے کی کون سی بات ہے ان لوگوں نے اپنے مفادات اور مراعات کے حصول کی خاطر اپنے ہی ہم مسلک کو معاف نہیں کیا ملک رائم کی قلم حقیقت رقم سے سنئے

"علی نقی واجد علی شاہ کی تخت نشینی کے وقت امین الدولہ وزیر اعظم اودھ تھے واجد علی شاہ نے چھوٹے انکار کیا' اور اس کے بعد انہیں الگ کر کے علی نقی خان کو وزارت اعلیٰ کا منصب عطا کر دیا' حالات جس طرح کے تھے' ان میں کوئی شخص بھی کامیاب نہیں ہو سکتا تھا' آخر وہی ہوا جو کہا جاتا ہے کہ علی نقی خان کی انگریزوں سے ساز باز تھی اور واجد علی شاہ کی معزولی میں ان کا بھی ہاتھ تھا یہ بھی قابل ذکر ہے کہ ان کی بیٹی واجد علی شاہ سے بیاہی تھی۔ (تاریخ اودھ بحوالہ غبار خاطر ص ۳۸۶)

اہل سنت سے بغض انگریز سے محبت

اہل تشیع کو آغاز ہی سے حضرات صحابہ ﷺ کے جانثاروں سے عداوت ہے کسی دور میں بھی یہ عداوت محبت میں نہیں بدلی' پہلی صدی

کے واسطے میں اس فتنہ نے سر اٹھایا اور ہر دور میں شرانگیزی کی آندھیاں بکھیرتا رہا' ہندوستان میں انگریز یونہی نہیں داخل ہوئے وہ تو تجارت کی غرض سے آئے تھے اور دلجمعی سے اپنا کام کر رہے تھے۔ مگر جب انہوں نے دیکھا کہ یہاں نفرت و عداوت کے بیج بکھرے ہوئے ہیں' ان میں اتحاد و یگانگت کا فقدان ہے تو کیوں نہ اس سونے کی چڑیا کو آسانی سے اپنے قبضے میں کر لیا جائے" آپ ایل کے اقتباس سے اندازہ لگائیں کہ ہندوستان کے کسی علاقے میں جب شیعوں کو منصب حکومت ملا' تو انہوں نے اہل سنت و الجماعت کو کس حقارت سے دیکھا اور انہیں کس درجے کا شہری خیال کیا گیا' یہ حقیقت اب چھپائے چھپ سکتی ہے کہ اودھ کے شیعی فرمانروا امجد علی شاہ' سید حسن بن دلدار حسین سے اہل سنت و الجماعت نفرت و حقارت کی نظر سے دیکھے جاتے تھے۔ ان کی جاگیریں ضبط کر کے شیعوں کے حوالے کر دی جاتی تھیں۔ امجد علی شاہ کے دور حکومت اہل سنت والجماعت اتنے ناپاک خیال کیئے جاتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کا نام اپنے ہاتھ سے نہیں لکھ سکتے تھے' پنجتن پاک کے اسماء اپنے ہاتھ سے نہیں لکھ سکتے تھے۔ اماموں کے نام اپنے ہاتھ سے نہیں لکھ سکتے تھے۔ اپنی تحریروں میں یہ نام نہیں لکھ سکتے تھے۔ اگر کسی جگہ ضرورت پیش آتی تو باقی ساری تحریر سنی خود لکھتا اور مقدس نام والے الفاظ شیعہ لکھا کرتے تھے۔ اس سے بڑا ظلم اہلسنت پر اور کیا ہو گا' ایک طرف اہل سنت کے ساتھ یہ ناروا سلوک اور دوسری طرف عقیدہ تمام یورپین لوگوں کو صاحب بہادر خیال کیا جاتا اور ان سے محبت کی پینگیں بڑھائی جاتی تھیں۔

مولانا امیر اوروی رقم طراز ہیں

" امجد علی شاہ غالی شیعہ تھے اسکے زمانہ حکومت میں شیعیت کو اس درجہ فروغ ہوا کہ اہل سنت والجماعت کا شمار اچھوتوں میں ہوتا تھا' ان کا ہر کام مجتہد العصر سید حسن بن سید دلدار کے مشورہ سے ہوتا تھا' اور خود مجتہد صاحب' کا حال یہ تھا' کہ وہ سنیوں کے عروج کو سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھتے تھے' اس کا نتیجہ تھا کہ جاگیریں اور شاہی وظائف سنیوں کو دیئے جاتے وہ سب ضبط کر کے شیعوں کے طرف منتقل کر دیئے گئے۔ انہیں کے مشورے سے پوری حکومت میں اعلان کر دیا گیا کہ کسی بھی سرکاری دفتر میں کوئی ہندو یا سنی مسلمان اسماء جبار کہ خالق کائنات پنجتن پاک و آئمہ اطہار اپنے ہاتھ سے نہیں لکھ سکتا' اس کام کیلئے ہر دفتر میں شیعوں کی تقرری کی گئی' اگر کوئی ہندو یا سنی سرکاری کاغذ مرتب کر رہا ہے اس میں یہ نام جتنی بار آئے وہ ہر بار کسی شیعہ سے اس نام کو لکھوا کر آگے تحریر لکھتا تھا' اس جبر و تشدد کی وجہ سے جو سرکاری ملازم ہندو یا سنی تھے وہ سب کے سب شیعہ ہو گئے یہ قانون بہت دنوں تک جاری تھا' کہ اتفاقاً ایسا واقعہ ہو گیا کہ یہ قانون منسوخ کرنا پڑا" تاریخ اودھ کے مصنف ہمیں یہ واقعہ سناتے ہیں کہ اتفاقاً ایک دن آدھی رات کے وقت پرچہ اخبار سے خبر آئی کہ راجہ ہروت سنگھ معتقد دار پوڑی عقیدہ نقاہت ہمراہ فرار ہو گیا' امجد علی شاہ نے یہ لحاظ قرب بودوباش راجہ بال کرشن بہادر کو طلب کیا اور شقہ لکھنے کا حکم دیا' مہاراجہ مذکور تعمیل ارشاد میں مصروف ہوئے اور کئی بار اسماء خدا اور رسول حسب عرض مہاراجہ صاحب بہادر امجد علی شاہ نے اپنے ہاتھ سے تحریر کئے جب ہر شقہ میں یہی نوبت آئی تو اسی وقت اس حکم سابق کو منسوخ فرمایا اور ہر کچہری اور دفتر میں علی الصباح احکام روانہ ہوئے اور مومنین شیعہ کا رزق جاتا رہا" (تاریخ اودھ بحوالہ احیاء اسلام کی عظیم تحریک ص ۳۰۱)

صحابہ پر تبرا' شاہ وقت کو خراج تحسین

امجد علی شاہ کی مرگ کے بعد اس کا بیٹا واجد علی شاہ اودھ کا حکمران بنا' ۱۳ فروری ۱۸۴۷ء کو اقتدار کی کرسی سنبھالی' حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ بغض و عداوت کی وجہ سے اس کا ظاہر و باطن سیاہ ہو چکا تھا' حکمرانی کیا خاک کرتی تھی' اس کی نحوست کی وجہ سے نظام سلطنت درہم برہم ہو گیا' انگریز پہلے ہی اودھ میں قدم جما چکے تھے ۹ سال تک تخت حکومت کے ساتھ چمٹے کے بعد اسے معزول کر کے کلکتہ بھیج دیا گیا' پندرہ لاکھ روپے مشاہرہ مقرر کیا گیا تھا' مگر شومئی قسمت کہ اس کم بخت کی عدات میسر نہ تھیں' یہ خطیر رقم بھی اس کے خرچ کو کفالت نہیں کرتی تھی' اس کے عہد حکومت میں جہاں اور کئی بدمعاشیاں اور قلاشیاں شروع ہو گئیں' وہاں تاریخ کے حسین چہرے پر ایک بدنما داغ یہ بھی لگایا گیا کہ حضرات صحابہ کرام پر سب و شتم اور تبرا قانونی شکل پا گیا' شیعوں کو تبرا کرنے کا قانونی حق دیا گیا' اور اس سے بڑھ کر دارالسلطنت لکھنؤ میں شیعوں کا تبرا کرتے ہوئے جلوس نکلا تھا' اور وقت کے نام نہاد مجتہد' ایمان فروش اور ضمیر کا سودا کرنے والے لوگ واجد علی شاہ کو خراج تحسین پیش کرتے' اور اسے یوں داد دیتے کہ اس نے تبرا کو قانونی شکل دے کر ایک عظیم کارنامہ سرانجام دیا' وقت کے مجتہدوں کے گھروں سے جو کاغذات برآمد ہوتے ان پر واجد علی شاہ کے لئے یوں تعریف کی جاتی تھی تاریک اودھ کے مصنف کی زبانی سنئے مجتہد العصر' بادشاہ کو لکھتے ہیں۔

" آپ نے اپنے عہد مبارک میں اجراء تبرا پر خصوصی توجہ فرمائی ہے' اور مراسم تعزیہ داری بہ اطمینان وشان و شوکت سے ادا کی جانے لگی' جس کی وجہ سے تمام سادات اور مومنین' ترقی درجات اور ازدیاد جاہ سلطنت و عمرو دولت میں مصروف دعا ہیں' خداوند کریم حضور والا جیسے شاہ دین پناہ مروج دین مبین' شیعان آل محمد و حسین کی عمر دراز فرمائے' کہ حضور کے حکم اور حکومت کی اعانت سے پوری قوت کے ساتھ تبرا کا ہم کو اختیار حاصل ہوا" (تاریخ اودھ ج ۵ ص ۱۹۵)

چوری پھر سینہ زوری

دشمنان اصحاب رسول ﷺ کی چوری اور پھر سینہ زوری کا عالم یہ تھا کہ اولاً خود اس قبیح جرم کے مرتکب ہوتے' پھر تبرا کرتے کرتے اہل سنت والجماعت کی بستی میں پہنچے' اہل سنت نے اس ذلت اور دیدہ دلیری پر مزاحمت کی' وہاں مڈبھیڑ ہوئی' ہاتھاپائی اور لڑائی جھگڑے سے بڑھ کر جیب و دامن چاک کرنے تک نوبت پہنچ گئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارہ میں گندی زبان استعمال کرنے پر

حضرات اہل سنت نے صدائے احتجاج بلند کی تو ترجمان اسلام اور قواقان مذہب نے اس پر بھی آسمان سر پہ اٹھالیا۔ واویلا کیا چیخ و پکار کی اور مچایا' واجد علی شاہ کو قرار واقعی سزا دی کی' اہل سنت کو گرفتار کرنے اور سخت سے سخت سزا دینے کے مطالبات پیش کئے' شیعوں نے واجد علی شاہ کو یوں لکھا۔

"حضور والا جیسے عظیم المرتب بادشاہ جو ترویج دین مبین اور اجراء تعزیہ و عزاداری از شرق تا غرب مشہور ہیں' شیعوں کی بے حرمتی کیونکر گوارا فرمائی' ہمیں یقین ہے کہ اس طرح کے واقعات کا اس طرح سدباب فرمایا جائے گا کہ آئندہ مراسم تعزیہ داری اور تبرا بازی کو ترقی پذیر ہے" (تاریخ اودھ ص ۱۶۶ ج ۵)

اہل سنت پر شیعی اثرات

یوں تو ہندوستان کے عام لوگوں کے ذہن اہل سنت کا تھا' لیکن جہانگیر کی چہیتی نور جہاں کی وجہ سے شیعیت دور دور تک جا پہنچی' جہاں جہاں ممکن ہو سکا وہاں وہاں شیعہ حکمران بنا دیئے گئے' لکھنؤ پر شیعی حکمران مسلط کیا گیا' جس کا حدود اربع کافی وسیع تھا' لکھنؤ ہمیشہ سے اہل سنت کا مرکز چلا آ رہا تھا' مگر بڑوں کی مہربانیوں سے یہاں شیعیت نے زور پکڑا' اہل سنت بے بس ہو گئے' شیعوں نے پوری طاقت کے اکثر و بیشتر مقامات پر پھیلا وہاں بھی جہاں کوئی اکا دکا شیعہ ہوتا تھا اور وہاں بھی اس سلسلہ کو رواج دیا گیا جہاں شیعہ کی آبادی نہیں ہوتی تھی مگر قومی دولت سے عام اور سادہ لوح لوگوں کے ضمیر کو خریدا جاتا تھا' بزور بازوں حکومتی مشینری کے حرض و آز کی بناء پر تعزیئے بناتے ان کی تعظیم کرتے اور انہیں اٹھا کر جلوس والے دن گھماتے' کربلائے معلیٰ کی شبہ سے اور ضریح کی صورت بناتے' اور مصنوعی گھوڑوں کو لڑا لڑا کر تماشے کئے جاتے تھے' شیعہ لوگ تو ایک طرف رہ گئے ان سنی لوگوں کو دیکھئے جو حکومت کے جبر و قہر اور دہشت اور بربریت کے خوف سے خائف ہو کر اپنے مذہب کا جنازہ اٹھاتے اور شیعی رسومات میں یوں بڑھ جاتے جیسے ان کی ادائیگی میں کئی سو نوافل کا اجر و ثواب ان کو ملے گا۔

لکھنؤ رسومات کا مرکز

شیعی رسومات کے بارہ میں محترم محمد باقر جالی لکھتے ہیں۔

"ہندوستان میں شیعیت کا سب سے بڑا مرکز شمالی ہند کا مشہور شہر لکھنؤ رہا ہے شیعیت کے فروغ میں اس شہر نے بڑا اہم کردار ادا کیا ہے۔ جب تک اس کی پوری تاریخ نگاہوں کے سامنے نہ لائی جائے' تو یہ بات سمجھ میں نہیں آ سکتی کہ آخر اس شہر کو مذہبی لحاظ سے اتنی زیادہ اہمیت کیوں حاصل ہوئی' دولت اودھ کے بانی میر محمد امین خان ایرانی نژاد تھے' اور نیشاپور سے ہندوستان آئے تھے' انہوں نے دربار دہلی سے تعلق قائم کیا' اور کچھ عرصہ بعد صوبہ اودھ کے صوبہ داری کا حکم نامہ حاصل کیا اور شیخ زادوں کو شکست دے کر اقتدار پر قابض ہو گئے' میر صاحب شیعہ تھے' اس لئے عنان اختیار ہاتھ میں لینے کے بعد انہوں نے شیعیت کے فروغ کیلئے کام شروع کر دیا اور اس حد تک کام کیا کہ شیعیت کو لکھنؤ تمدن کا اہم عنصر بنا دیا' ان کے بعد نواب آصف الدولہ نے اس مذہب کی اشاعت سے نوازا' نواب حسن رضا نے اس سے بھی ایک قدم آگے بڑھایا کہ جمعات و عیدین کو سنیوں سے الگ کر لیا' اور مشہور لکھنوی مجتہد مولوی دلدار علی کو اپنا خطیب مقرر کر لیا' نواب غازی الدین حیدر کی بیوی نے امام العصر کی چھٹی کی رسم شروع کر دی' اور پھر رسومات کا ایک لامتناہی سلسلہ شروع ہو گیا' ان نوابوں نے شہر میں کئی خوب صورت امام باڑے تعمیر کرائے' مجالس عزا کا خاص اہتمام ہونے لگا نواب اور ان کی بیگمیں ان رسموں میں بڑے اہتمام سے شرکت کرتیں' کئی مذہبی اصطلاحیں وضع کی گئیں' جن میں دو زیادہ مشہور ہوئیں' ایک تولا جس کا مطلب یہ تھا کہ تعریف و تعظیم کے مستحق صرف حضرت علی اور ان کی اولاد ہے' دوسری جس کا مطلب یہ تھا کہ جن لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کی وفات کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت کی راہ میں رکاوٹیں ڈالیں' ان کے حقوق سلب کئے' یا ان کے ہوتے ہوئے کسی دوسرے کو اپنا خلیفہ بنایا' اور اس کے ہاتھ پر بیعت کی یہ سب نعوذ باللہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں' انہیں برا بھلا کہنا اور ان پر لعنت بھیجنا نعوذ باللہ مذہبی فریضہ ہے۔ (بحوالہ ماہنامہ خلافت راشدہ ستمبر اکتوبر ۱۹۹۲ ص ۱۷)

اودھ میں شیعی رسومات

اودھ میں شیعی رسومات کے سلسلہ میں ہندوستانی عالم مولانا اسیر ادروی رقمطراز ہیں۔

"شیعوں کی آبادی پوری ہندوستان میں چند مخصوص شہروں میں تھی' اور ان کی تعداد بھی محدود تھی' لیکن شیعی عقائد کے اثرات تمام ہندوستان میں ایک سرے سے دوسرے سرے تک پھیل گئے' اور عقیدوں کی سرزمین میں مشرکانہ رسم و رواج کے زہریلے پودے بو دیئے گئے' آپ صرف ممالک متحدہ آگرہ و اودھ جو آج اتر پردیش کے نام سے موسوم ہے آپ اس کا جائزہ لیں' چودہ کروڑ کی آبادی والے اس صوبے میں شیعوں کی تعداد ڈیڑھ دو لاکھ سے کسی طرح زیادہ نہیں ہے' لیکن اتر پردیش کا کون سا ضلع یا شہر یا قصبہ اور گاؤں ہے' جہاں محرم کا تعزیہ اسلامی اور مذہبی تہوار نہ سمجھا جاتا ہو' اور اسی عقیدت و احترام کے جذبات کے ساتھ مراسم تعزیہ داری نہ ادا کئے جاتے ہوں' جو شیعوں میں پائے جاتے ہیں۔ حتیٰ کہ ان دور افتادہ گاؤں میں جہاں صرف ایک یا دو گھر کسی نام کے مسلمان کے ہیں' لیکن اس گاؤں میں بھی تعزیہ کے لئے ایک چوک ایک امام باڑہ ایک دو بیگہ زمین پر اس چوک پر وقف ملے گی' ڈھول اور تاشے دیوار کی کھونٹیوں پر لٹکے ہوئے ملیں گے' اور پوری عقیدت و احترام کے ساتھ کاغذ کے تعزیئے بنا کر چوک پر رکھے جاتے ہیں' اور ان کاغذی کھلونوں کو امام صاحب کے لفظ سے یاد کیا جاتا ہے' اس پر نذر نیاز اور چڑھاوے چڑھائے جاتے ہیں' شربت کی سبیل حسین رضی اللہ عنہ کے پیاسوں کے نام پر چلتی ہے۔ (احیاء اسلام کی عظیم تحریک ص ۳۰۲)

دکن پر رسومات کے سیاہ بادل

دوسرے علاقوں کی طرح دکن پر بھی شیعی رسومات کے سیاہ و تاریک بادل چھائے ہوئے تھے' رسومات کو عام کرنے "ماتم' سینہ کوبی اور تعزیئے اٹھانے میں شیعہ جبراً اہل سنت کو اپنے ساتھ شریک اس لئے کرتے تھے اس جبر و قہر' ظلم وجور سے بچنے کیلئے سنی مسلمان بھی ان شعروں کی تعظیم کرتے تھے ان کے ماتم میں شریک ہوتے تھے' محمد باقر جالی لکھتے ہیں-

لکھنؤ کے علاوہ دکن بھی شیعت کا ایک بڑا مرکز تھا' اس کی وجہ یہ تھی کہ میر محمد مومن استرآبادی جو ایران میں صفوی صاحب کے دربار میں بڑا رتبہ رکھتا تھا' اور ایک شہزادے کا اتالیق بھی تھا شمالی ہند کے راستے سی سے ہندوستان میں داخل ہوا اور دکن میں اقامت پذیر ہوگیا' کچھ عرصہ بعد والی گولکنڈہ سلطان محمد علی خان کی ملازمت اختیار کرلی' اور رفتہ رفتہ وکیل السلطنت ہوگیا' اس کی آمد سے اور بھی کئی بڑی بڑی ایرانی شخصیتیں دکن میں آکر آباد ہوگئیں' جنھوں نے شیعیت کے لئے زبردست کام کیا' اور دکن کو اپنی مذہب کی اشاعت کا بڑا مرکز بنادیا (ماہنامہ خلافت راشدہ ص ۶' ۱۰ اکتوبر ۱۹۹۲ء)

دکن میں بڑھتے ہوئے شیعی اثرات کے بارہ میں مولانا محمد امیر ادوری رقمطراز ہیں-

"تاریخ سلطنت خداداد" کا مصنف اپنے چشم دید حالات بیان کرتا ہے دکن کی سلطنتیں احمد آباد گولکنڈہ بیجاپور' بہ لحاظ عقیدہ شیعہ سلطنتیں تھیں' انہوں نے محرم کی رسومات کو بہت زیادہ فروغ دیا' علم اور تعزیہ کے لئے عاشورہ خانے بنوائے اور انہیں جاگیریں دی گئیں- اس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ آج بھی اننت پور' بلاری' کڑپہ' میسور' کورگ' ہوبلی وغیرہ ضلعوں میں ہر گاؤں' دیہات میں مسجد تو نہ ہوگی لیکن عاشور خانے ضرور ملیں گے' جس کے لئے جاگیریں وقف ہیں' حکومت کی تقلید میں مرہٹے اور ہندو بھی محرم کی رسومات میں شامل ہونے لگے' جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ہولی اور دسہرہ کی بہت سی رسومات محرم میں شامل ہو گئیں- (تاریخ سلطنت خداداد' مصنف محمود بنگلوری ص ۵' ص ۳۰۲)

یہ مصنف دوسری جگہ لکھتے ہیں-

"لارڈ کارنوالس نے مسلمانوں کی اسی ذہنیت سے فائدہ اٹھا کر مذہبی آزادی کا اعلان کرتے ہوئے خاص طور پر محرم منانے کی اجازت دی' اور خود بھی تعزیہ اور علم کی تعظیم کی- (ایضاً)

مرشد آباد میں شیعی کام

دوسرے علاقوں کی طرح مرشد آباد میں بھی شیعہ مذہب کا کام زور شور سے ہونے لگا اور وہاں پر امامیہ مذہب کی کتابوں کی اقتباسات پڑھ پڑھ کر لوگوں کو سنائے جانے لگے' محمد باقر لکھتے ہیں-

"شمالی ہندوستان میں شیعیت کا ایک اہم مرکز مرشد آباد بھی رہا ہے' اس میں علی ویردی اور کئی ایرانی شیعہ جمع ہوگئے' جنھوں نے اپنے مذہب کی اشاعت کے لئے بڑا کام کیا علی ویردی نہایت با اثر اور دولت مند آدمی تھا' سیر المتاخرین کی روایت کے مطابق وہ اپنے ہاں مجالس عزا منعقد کرتا' اور اس میں کئی شیعہ علماء کو بلاتا' تو وہ ٹوپی کے بعد ایک بڑا تکیہ لایا جاتا' جس پر مذہب امامیہ کی کوئی کتاب رکھی جاتی' سید الفاضل میر محمد علی کے اقتباسات پڑھ کر سناتا درس کے بعد مسائل پر گفتگو ہوتی" (خلافت راشدہ)

عظیم آباد میں شیعی نقل و حرکت

شیعوں نے اپنے مذہب کی چادر پھیلا دی' مرشد آباد کے اثرات اور [illegible] عظیم آباد میں بھی پہنچ گئے' جو ایک شیعہ وزیر کے نام سے منسوب ہے محمد باقر لکھتے ہیں-

"مرشد آباد کی شیعیت کا اثر عظیم آباد میں پہنچا' کیونکہ یہ اس کی عمل داری میں تھا' ۱۷۰۲ میں جب حاکم بنگال شہزادہ عظیم الشان نے ڈھاکہ کی بجائے پٹنہ کو اپنا صدر مقام بنایا تو اس کا نام اپنے نام پر عظیم آباد رکھا تو مرشد آباد کے کئی شیعہ خاندان اس میں آباد ہوئے اور انہوں نے شیعیت کے فروغ کیلئے بڑا کام کیا' ان کے علاوہ ہندوستان کی بعض مسلم ریاستوں میں بھی شیعہ خاندانوں کی حکومت رہی' انہوں نے نہ صرف شیعیت کے لئے کام کیا' بلکہ اپنی ریاستوں کو شیعیت کا گہوارہ بنا دیا' جیسے ریاست رامپور اور صوبہ سندھ کی ریاست خیرپور میرس (خلافت راشدہ ص ۷' ۱۰ اکتوبر ۱۹۹۲ء)

سورت میں شیعیت کی اشاعت

شیعیت نے ایران سے تجارت کی غرض سے رخت سفر باندھا' اور ہندوستان پہنچی جہاں شیعہ نے کاروباری لحاظ سے سود مند اور پر رونق جگہ سورت کو اپنا مرکز قرار دیا اور یہاں رہ کر انہوں نے اپنے کاروبار تجارت کو فروغ دیا' اور رفتہ رفتہ یہاں کے لوگوں کے ایمان و ایقان کو بھی خریدنا شروع کر دیا' پھر شیعہ نے یہاں اپنے مسلک کی اشاعت کے لئے برق رفتاری سے کام کیا' محمد باقر لکھتے ہیں-

"اٹھارویں صدی کے آغاز میں جب شیعہ تاجروں نے کاروبار کے لئے ایران سے ہندوستان کا رخ کیا تو سورت اور ہگلی میں رہائش اختیار کی' یہ شہر کاروباری لحاظ سے بڑی اہمیت کے حامل تھے' انہوں نے ان علاقوں میں نہ صرف تجارت کو فروغ دیا' بلکہ شیعیت کی اشاعت کے لئے بڑا کام کیا اور تجارتی میل جول اور کاروباری آمدورفت سے شیعہ مذہب کو بھی دور دور تک پہنچا دیا' آج بھی ان علاقوں میں جو یہ بوہرے اور اسماعیلی لاکھوں کی تعداد میں پائے جاتے ہیں' جو تجارت پر چھائے ہوئے ہیں- (خلافت راشدہ)

اگر تاریخ کی کتابوں کا سینہ چاک کیا جائے تو اندازہ ہو جائے کہ شیعوں نے دین اسلام کی تاباں اور درخشاں پیشانی پر کس حد تک رسومات اور بدعات کی کالک و سیاہی پھیر دی ہے' حضرت رحمت کائنات ﷺ کے عالمگیر دین کا حسین چہرہ گرد و غبار سے اٹا ہوا نظر آتا ہے' اصل کی جگہ نقل سنت کی جگہ بدعت اور محبت و الفت کی جگہ نفرت' بغض اور حقارت نے لے لی ہے' یہ ساری کارستانیاں شیعہ مسلک کی بدولت چور دروازے سے داخل ہو کر آئی ہیں' جس کی کچھ جھلکیاں ہم نے پیش کر دی ہیں-

مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ کا اساسی کردار

محمد حامد متراوی ۔۔۔ اسلام آباد

نگہ بلند سخن دلنواز جاں پر سوز
یہی ہے رخت سفر میر کارواں کے لئے

۲ فروری ۱۹۹۰ء کو سپاہ صحابہ کے بانی مجدد العصر امام انقلاب امیر عزیمت حضرت مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ نے غلبہ اسلام کے عالمگیر نصب العین کی خاطر اپنے لہو کا نذرانہ پیش کیا تھا۔ استعماری قوتوں نے یہ سوچ کر کہ دنیا میں غلبہ اسلام کی جدوجہد رک جائے گی' اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے اس عظیم علمبردار کو راستے سے ہٹانے کا فیصلہ کر لیا اور اپنے تئیں عالم اسلام کو اس مایہ ناز سپوت سے محروم بھی کر دیا لیکن دنیا کے حالات جس طرح آج پلٹا کھا رہے ہیں' ہر کوئی جان گیا ہے کہ حضرت امیر عزیمت کا پیش کردہ نظریہ جو کہ قرآن و سنت سے ماخوذ ہے ہر کلمہ گو نے قبول کر لیا تھا اور ان کی پر درد اور پر اثر آواز سے فرزندان اسلام کے سینوں میں جذبات کا جو سمندر موجزن تھا اب وہ چہار دانگ عالم میں جھلک رہا ہے عالمی سامراج کے تمام ستون انگشت بدنداں ہیں کہ وہ مولانا حق نواز جھنگوی کو شہید کر کے جو خواب سجائے بیٹھے تھے وہ اب چکنا چور ہو رہے ہیں اور اسلام کا عالمگیر غلبہ رکتا نہیں دکھائی دیتا۔ صیہونیت جس نے تمام اسلام دشمن طاقتوں کو اپنے پنجے میں جکڑ رکھا ہے۔ اپنی ۱۴۰۰ سالہ نفرت مٹانے کیلئے اسلام کے ساتھ فیصلہ کن معرکے کی تیاری کر رہی ہے امیر عزیمت کے سانحہ شہادت میں اسی کا ہاتھ تھا اور مقصد ظاہر ہے یہی تھا کہ کسی طرح امت مسلمہ کو بیدار نہ ہونے دیا جائے۔ ۲۲ فروری ۱۹۹۰ کو ملت اسلامیہ پر صیہونیت نے جو شب خون مارا تھا وہی اب اس کی بربادی کی بنیاد بن رہا ہے بزور طاقت نہ تو آج تک حق دبایا جا سکا ہے اور نہ تا قیامت دبایا جا سکے گا۔

یہ ایک طے شدہ حقیقت ہے کہ جو نظریہ بنی برحق ہو' اس کا پیش کرنے والا اپنے اندر اخلاص رکھتا ہو اور اس کے ماننے والے یقین محکم سے آگے بڑھیں تو دنیا کی بڑی سے بڑی طاقت بھی انہیں جھٹلانے یا مٹانے میں کامیاب نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ مولانا حق نواز نے غلبہ اسلام کا جو تصور پیش کیا تھا' اسے نہ تو غلط ثابت کیا جا سکا اور نہ ہی کسی طریقے سے ختم کیا جا سکتا ہے اغیار اپنے ایجنٹوں' اپنی دولت اور اپنے اسلحہ کے باوجود نامراد ہی رہے۔ اور ثابت ہوا کہ نظریاتی تحریکیں ظلم و تشدد سے ختم نہیں ہوتیں بلکہ مزید ابھرتی ہیں۔

بعض لوگ مولانا حق نواز کی شخصیت کو محدود نظر سے دیکھتے ہیں اور انہیں صرف شیعہ سنی تناظر میں پرکھتے ہیں حالانکہ حقیقت اس سے یکسر مختلف ہے دراصل مولانا حق نواز نے غلبہ اسلام کا جو تصور ملت اسلامیہ کو دیا وہ تین مرحلوں کے بعد ہی ممکن تھا۔

اول یہ کہ مسلمانان عالم کو اتحاد و اخوت کی لڑی میں پرو دیا جائے۔

دوئم یہ کہ خلفائے راشدین اصحاب کبار اور اہل بیت عظام جن کے توسط سے دین اسلام ہم تک پہنچا ہے ان کے مقام و عظمت کو تحفظ دلایا جائے۔

سوم یہ کہ دنیا کے تمام نظاموں سے اعراض کرتے ہوئے قرآن و سنت کا عطا کردہ نظام خلافت نافذ کیا جائے۔

ان تین مقاصد کے حصول کے بعد غلبہ اسلام کی اصل منزل تک پہنچا جا سکتا ہے۔

انہیں یہ بھی معلوم تھا کہ صدیوں سے ایک ایسا فتنہ موجود ہے جو خلفائے راشدین' صحابہ اور اہل بیت پر طعن و تشنیع اور تنقید و تبرا کو عبادت سمجھتا ہے اور دور حاضر میں جدید وسائل اور نت نئے ذرائع سے مسلم نسل کے ایمان کو تباہ کرنے میں مصروف ہے۔ اس گروہ منافقین کی اصلیت کا پردہ چاک کرنا بھی ایک بنیادی ضرورت تھی اور اسی صورت اسلام کو محفوظ اور نظام خلافت راشدہ کے نظریہ کو بے عیب بنا کر دنیا کے سامنے پیش کیا جا سکتا تھا۔ امیر عزیمت نے اس ابتدائی نقطے پر کام شروع کیا۔ چونکہ گروہ منافقین کے پاس مولانا کے دلائل کا کوئی جواب نہ تھا اس لئے اس نے روایتی طریقہ اختیار کر کے امیر عزیمت کی شخصیت کو مسخ کر کے پیش کرنے کی کوشش کی اور بالخصوص حکمران طبقے میں ان کے متعلق جو منفی تاثر پایا جاتا ہے وہ اسی گروہ منافقین کی سازش کا نتیجہ ہے مولانا حق نواز شہید اس سازش سے بخوبی آگاہ تھے کہ استعماری قوتیں اسلام کی بنیادوں کو کھوکھلا کر رہی اور ملوکیت بنا کر عالمگیر غلبہ اسلام کو روکنے میں مصروف ہیں۔ اس لئے وہ اسلام کو مسخ کرنے والی تمام سازشوں کی بیخ کنی کیلئے جان ہتھیلی پر رکھ کر میدان عمل میں اترے اور امت مسلمہ کو بیدار کرنے کے لئے کمربستہ ہو۔ انہوں نے ملک کے طول و عرض کے دورے کر کے خوابیدہ ملت کے ضمیر کو بیدار کرنے کی مخلصانہ سعی کی اور اس میں بھرپور طور پر کامیاب رہے انہوں نے دلائل و براہین کا انبار پیش کر کے اسلام کی حقانیت کا دفاع کیا اور ثابت کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمرکاب رفقاء اور جانثاروں پر بہتان تراشیاں صیہونیت کی منظم کارستانی ہیں۔ یہ اسلام کے پردے میں اسلام کی جڑیں کاٹنے کی منصوبہ بندی ہے اور اس مذموم سازش کا حصہ بننے والوں کا اسلام سے دور کا بھی واسطہ نہیں انہوں نے اس ضمن میں دین متین پر غیر متزلزل اعتقاد اور اصحاب و اہل بیت سے مضبوط ایمانی تعلق پر زور دیا اور ان کو باور کرایا کہ اگر

صحابہ کرام خلفائے راشدین' اہل بیت عظام اور ازواج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت متنازعہ بنا دی گئی تو نظام خلافت راشدہ کا تصور بے معنی ہو جائے گا جس سے غلبہ اسلام کی منزل بھی حاصل نہ ہو پائے گی۔ مولانا حق نواز نے اسلام کی سربلندی و سرفرازی اور باطل قوتوں کی نابودی کیلئے مسلمانوں کے تمام مکاتب ومسالک کو متحد ہونے کی دعوت دی۔ انھوں نے عامتہ المسلمین کو تعلیم دی کہ وہ اعلیٰ وارفع مقاصد کے حصول کے لیے فرقہ واریت سے مکمل اجتناب کریں اور عالم کفر نفاق کو عبرت ناک شکست دینے کے لئے سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جائیں۔

درحقیقت اخلاص سے دی جانے والی قربانی کبھی رائیگاں نہیں جاتی اور بالخصوص ایک عالم ربانی کا لہو نہ صرف نوع انسان کی انفرادی زندگیوں کو بدل دیتا ہے بلکہ کرہ ارض اسلامی انقلاب کا بھی پیش خیمہ ثابت ہوتا ہے۔ مولانا حق نواز کا لہو بارگاہ ایزدی سے شرف قبولیت پا چکا تھا۔ اس لئے انکی شہادت کے بعد اسلام دشمن قوتوں کی مسلم دشمن پالیسیوں میں تیزی نے مسلمانوں میں بیداری کی لہر میں بھی تیزی پیدا کر دی۔

کویت کی آزادی کی آڑ میں کفریہ طاقتوں کی نئی صف بندی نے مسلم امہ کو اپنی خودداری فکر پر مجبور کر دیا عراق پر آگ برسانے کے بعد اقتصادی پابندیوں کا جال بچھانے سے یورپی وامریکی سورماؤں کی اصلیت آشکارا ہو گئی بعد ازاں لیبیا اور افغانستان بھی اقتصادی ناکہ بندی کے دائرے میں آ گئے۔ فلسطین و کشمیر میں یہود وہنود کے مظالم اور صومالیہ وبوسینا میں مسلم کش کاروائیوں نے حقوق انسانی اور جمہوریت کے بین الاقوامی ڈھنڈورچیوں کا بھانڈا پھوڑ دیا۔ الجزائر میں منتخب اسلامی حکومت کا قیام رکوانے اور ترکی میں پہلی اسلام نواز حکومت کے خاتمہ کے بعد مسلمان بڑی حد تک نیو ورلڈ آرڈر کی حقیقت کو بھانپ گئے۔ چیچنیا اور داغستان کی تاریخ آزادی نے جہادی جذبے کو مزید ابھارا جبکہ دوسری طرف پاکستان سمیت عالمی مالیاتی اداروں کے شکنجوں میں کسے گئے مسلمان ممالک کے عوام گوناگوں معاشی مسائل سے دوچار ہو کر بلبلانے لگے۔ الغرض پوری امت ایک ایسے نجات دہندہ کی منتظر ہو گئی جو نہ صرف مسلمانوں کی جان اور ایمان بچائے بلکہ اسلامی استبداد کے پنجہ غلامی سے بھی امت مسلمہ کو آزادی دلائے۔

ان حالات میں سرزمین افغانستان میں نصرت الہیہ کا نزول ہوا اور امارت اسلامیہ کے قیام کی صورت میں امیرالمومنین ملا محمد عمر مجاہد کی امارت و امامت میں نظام خلافت راشدہ کا ایک بار پھر احیا ہو گیا جو کہ غلبہ اسلام کی عالمگیر جدوجہد میں امیر عزیمت کا مطمع نظر تھا۔

کرہ ارض پر نظام خلافت کے آغاز نے اسلامی دنیا میں بیداری کی نئی جہت دی اور واضح ہوا کہ دنیا میں رہنے کے لئے طاغوت کا ایجنٹ بننا ضروری نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی غلامی کی بدولت ہی دنیاو آخرت میں عزت و سرفرازی نصیب ہو سکتی ہے مولانا حق نواز امت مسلمہ کو قرون اولیٰ کے جن مناظر سے جوڑنا چاہتے تھے 'طالبان نے جو کر کے دکھایا ہے قندھار سے اٹھنے والا علم خلافت اب زمانے کے دھارے میں بدلتا ہوا دکھائی دے رہا ہے طالبان کے بین الاقوامی پالیسیوں سے مسلمان تو عش عش کر اٹھے ہی تھے کفار بھی محو رشک ہیں عرب مجاہد اسامہ بن لادن سے طالبان نے جو وفا نبھائی ہے وہ عرب وعجم کے عظیم تر اتحاد کا پیش خیمہ بن چکی ہے مولانا مسعود اظہر کی رہائی نے جہاں دنیا بھر کی آزادی پسند اسلامی اور جہادی تحریکوں کو نیا ولولہ دیا ہے وہیں اب امید ہو چلی ہے کہ امیرالمومنین ملا محمد عمر مجاہد اور مجاہد اسلام اسامہ بن لادن کے بعد بطل حریت مولانا مسعود اظہر کا افق عالم پر جلوہ گر ہونا عالمگیر غلبہ اسلام کے اس مشن کی تکمیل کا اشارہ ہے جس کے لئے امیر عزیمت مولانا حق نواز جھنگوی شہید اور ان کے قافلے نے ایک لہو رنگ تاریخ رقم کی تھی۔

دراصل مولانا حق نواز نے اپنے لہو سے مشن کی آبیاری کی ہے۔ ان کی شہادت کے بعد غلبہ اسلام کا علم بلند کرنے والوں کی کوئی کمی نہیں ہوئی بلکہ ہر خون کے بعد ایک نیا خون اسلام پر نچھاور ہونے کو بے چین نظر آتا ہے ان کے جانشینوں جس طرح ان کی مسند کی وراثت کا حق ادا کیا ہے ان کے رفقاء کاروں نے جس طرح اپنے قائد ومربی سے وفاداری نبھائی ہے اس سے یقیناً قرون اولیٰ کی یاد تازہ ہوئی ہے ان کی آواز جو ان کی زندگی میں محدود سطح پر بلند ہو رہی تھی' ان کی شہادت کے بعد دنیا کے کونے کونے میں گونجتی ہے ان کا پیغام بین الاقوامی سطح پر متعارف ہوا ہے۔

امیر عزیمت نے غلبہ اسلام کا جو نصب العین ملت اسلامیہ کو دیا اس کے نقیبوں کو قدم قدم پر حوادث زمانہ سے ٹکرانا پڑا اور مصائب وآلام کی بھٹیاں ان کے راستے میں سلگائی جاتی رہیں لیکن ملت ابراہیمی کے یہ فرزند وقت کی آتش نمرود میں بھی گل گلزار کے مزے لیتے رہے اور دارورسن جیسی صعوبتوں کو جوانمردی سے سر کر کندن بنتے رہے۔ دشمنوں کا کوئی بھی حربہ ان کے جذبوں کو سرد اور عزائم کو نرم نہ کر سکا قائد ملت اسلامیہ رئیس المناظرین حضرت مولانا علی شیر حیدری جیلوں عقوبت خانوں کی آزمائشوں سے گزر کر آج بھی امیر عزیمت کی میراث کی حفاظت کر رہے ہیں اور جرنیل سپاہ صحابہ مولانا محمد اعظم طارق طویل قیدوبند سے رہائی کے بعد اسی جذبے سے امیر عزیمت کا پیغام سنا رہے ہیں جبکہ ایک ہزار کے قریب نوجوان غلبہ اسلام کے مقصد پر اپنی جانیں قربان کر چکے ہیں۔

ہمیں امیر عزیمت کی لازوال جدوجہد سے یہ درس ملتا ہے کہ ہم عالمگیر غلبہ اسلام کے لئے زندگیوں کو وقف کر دیں اور مسلم امہ کو عروج دلانے کے لئے اپنا کردار ادا کریں۔ مولانا حق نواز جھنگوی کا طرز زندگی ہمیں پیغمبر اسلام کے جان نثار صحابہ کرام کے نقش قدم پر چلنے کی دعوت دیتا ہے مزید براں ایک ہونے کے لئے ان کے مجاہدانہ کردار مظلومانہ شہادت سے امت مسلمہ کو یہ پیغام ملتا ہے کہ غلبہ اسلام کی عالمگیر جدوجہد اور صیہونیت کے پروردہ فتنوں کی سرکوبی کے لئے اللہ پر توکل کر کے آگے بڑھنا ہو گا اور اگر اس راستے میں جان بھی جاتی ہے تو اس کو ہمیں اپنی سعادت سمجھنا چاہئے۔

○ غصے کی حالت میں انصاف کرنا مشکل ہے۔

○ جانور اپنے مالک کو پہچانتا ہے لیکن انسان اپنے رب کو نہیں پہچانتا۔

امیر عزیمت شہید اسلام بانی سپاہ صحابہ

حضرت مولانا حق نواز جھنگوی شہید رحؒ

مولانا محمد امین شاہ سانگھڑ

برصغیر پاک و ہند میں علماء حق نے دین اسلام کی سربلندی کیلئے کبھی کسی قربانی سے دریغ نہیں کیا۔ بلکہ اسلام کی ترویج و اشاعت کیلئے دین حق کی سربلندی کیلئے پیش آمدہ مشکلات و تکلیف کو خندہ پیشانی سے قبول کیا اس راہ میں موت کو اپنی خوش قسمتی اور اللہ کی کرم نوازی سمجھتے ہوئے خوشی خوشی جام شہادت نوش کر گئے اور تاریخ گواہ ہے کہ قانون فطرت بھی ہے کہ بڑا آدمی بڑی ضرورت کے وقت ہی پیدا ہوتا ہے لیکن بعض اوقات یوں بھی ہوتا ہے کہ اپنی تعمیر کردہ عمارت میں آخری اینٹ لگانے سے قبل ہی دنیا سے پردہ کر جاتا ہے۔ وہ گھڑی کس قدر کٹھن ہوتی ہے جب باغبان نے اپنی تمام تر توانائیاں گل بوٹوں کی تخم ریزی اور آبیاری کیلئے خرچ کر ڈالی ہوں اور جب شب و روز کی مسلسل جدوجہد اس کو مجبور کر دے کہ وہ باد سموم کی تند گرمیوں سے ان کی حفاظت کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھے لیکن وہ گل بوٹے شباب کی دہلیز پر قدم رکھ رہے ہوں تو باغبان کو ان سے ہمیشہ کیلئے جدا کر دیا جائے۔ نوشتہ تقدیر نے مولانا حق نواز جھنگوی" کو ایسے حالات سے گزارا ہے کہ مورخ بھی اس موڑ پر آ کر انگشت بدنداں رہ جاتا ہے لکھنے کیلئے جب بھی قلم اٹھایا جاتا ہے تو ذہن میں ایک ایسی سوچ پیدا ہوتی ہے کہ ان شخصیات کے بارے میں لکھنا کتنا مشکل ہے کہ جو اپنی آرام دہ اور پرسکون زندگی کی بہاروں سے منہ موڑ کر سنگین حالات کی پرواہ کئے بغیر زندانوں کی ویرانیوں کو مرحبا کیا ہے آہنی زنجیروں کو چوما ہو جن کی ڈکشنری میں راہ حق میں مصلحت دم کا کوئی لفظ نہ ہو۔ امیر عزیمت مولانا حق نواز شہید" ایسے حالات کے افق پر ابھرے کہ جب سنی قوم سنیت کے نام سے ناآشنا ہوتی چلی جارہی تھی کہ غیرت بیدار ہو کر مسلم نوجوانوں کا منہ تک رہی تھی کہ یہی اس قوم کے بے خبر فرزند ہیں ایسے حالات میں ضرورت تھی امیر شریعت کے کسی روحانی فرزند کی کہ جو انہیں کی زبان میں اس سوئی ہوئی قوم کو بیداری کا درس دے اور انہی کے لہجے میں کفر کی آنکھ میں آنکھ ڈال کر اسے للکار سکے ایسے حالات میں ضرورت تھی کسی ایسے مرد آہن کی جس کی گرج میں شیروں کا سا وقار' گفتار میں بجلی جیسا کردار' حوصلوں میں افلاک کی سی بلندی اور ارادوں میں پہاڑوں کی سی پختگی اور جذبات میں سمندروں کے طوفان مچل رہے ہوں ایسے حالات میں ضرورت تھی راہ وفا کے کسی ایسے مسافر کی جو اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر صدا لگا دے اگر یوں کہہ دیا جائے کہ ایسے حالات میں ضرورت تھی مولانا حق نواز شہید" کی تو بے جا نہ ہوگا۔

یہ رتبہ بلند ملا جس کو مل گیا
ہر مدعی کے واسطے دار و رسن کہاں

امیر عزیمت جب صحابہ کرام" کو زاد راہ بنا کر عزم اور ارادے کی پیراہن میں گھر سے نکلے اس طویل سفر میں قدم قدم پر جن سنگلاخ وادیوں سے ان کا گزر ہوا اس منزل کا ہر موڑ گواہ ہے اور اس راہ کی ہر شے شہادت دے گی کہ باد سموم کے تند و تیز جھونکے بھی اس مرد آہن اور مرد قلندر کے عزم و استقلال میں ادنیٰ سی لغزش بھی نہ لا سکے۔

مولانا حق نواز جھنگوی" ایک شعلہ نوا خطیب تھے آپ کی خطابت صور اسرافیل کا کام کرتی تھی۔ اس میں دم عیسیٰ کی تاثیر حق گوئی و بیباکی کے علمبردار جراتوں کے نشان ہمتوں کے پہاڑ اپنوں کے لئے ابر رحم اور بیگانوں کے لئے فولاد تھے۔

ہم شمع یقین کے پروانے شعلوں سے محبت کرتے ہیں
اے زیست ہماری راہ سے ہٹ ہم موت کی عزت کرتے ہیں

مولانا شہید شیروں کی طرح گرجتے تھے اور تلواروں کی طرح برستے تھے آپ کے لہجے میں تلوار کی کاٹ بادل کی گرج اور بجلی کی کڑک ہوتی تھی مولانا شہید صلح سازی کے قائل نہ تھے سیاسی مصلحتیں معاشی حالات اپنوں کی تنگی غیروں کا غضب' اقتدار کا خوف وڈیروں کی سازش اور قید و بند کی صعوبتیں بھی انہیں حق کی بات کہنے سے باز نہیں رکھ سکی تھیں۔

حق بات کہے اور بات جائے پھر چاہے سر بھی کٹ جائے
جب خون گرائے دشمن بھی کہے کردار مجاہد زندہ ہے

تاریخ شاہد ہے کہ انہیں حق گوئی کے جرم میں درجنوں بار گرفتار کر کے تحت تشدد کا نشانہ بنایا گیا سینکڑوں قتل کے جھوٹے مقدمات میں ملوث کر کے زبان بند کرنے کی کوشش کی گئی ایک دفعہ وقت کے فرعون حکمرانوں کے ایماء پر آپ کو گرفتار کر کے میانوالی میں تھانے میں الف ننگا کر کے الٹا لٹکا کر تحت تشدد کا نشانہ بنایا گیا مگر مجال ہے کہ آپ مشن سے ایک انچ بھی ہٹے ہوں ان کا سر صرف خدا کے آگے جھکتا تھا وہ جب وقت کے نمرودوں اور عصر حاضر کے فرعونوں کو للکارتے تو فضا تھراتی اور جذبات شعلہ بن جاتے تھے مولانا حق نواز جھنگوی شہید کا عشق اصحاب رسول عجیب تھا کہ وہ نوجوان جو معاشرہ میں اپنا مقام وجود کھو کر بری راہ پر چل پڑے تھے وہ نوجوان جن کا مقصد صرف سینما آباد کرنا 'ٹی وی' وی سی آر دیکھنا آوارہ گردی کرنا تھا دیکھتے ہی دیکھتے سر پر ٹوپیاں رکھ کر ہاتھ میں عظمت اصحاب رسول کا پرچم لیکر گلی گلی میں عظمت اصحاب رسول و اہلبیت کے ترانے گاتے ہوئے نظر آنے لگے اور مولانا کے اشارے پر اصحاب رسول ازواج مطہرات و اہلبیت

کے تقدس اور ناموس کیلئے اپنی جان قربان کرنے کیلئے تیار ہو جاتے تھے۔ مولانا حق نواز جھنگوی شہید کے مشن کی صداقت اور سچائی عیاں ہے کہ اب تک سینکڑوں اس مشن پر قربان ہو چکے ہیں اور ہزاروں ابھی تک پابند سلاسل ہیں مگر مجال ہے کہ ان کے پایہ استقلال میں لغزش آئی ہو بندہ ناچیز خود بھی مشن جھنگوی کے لئے چار ماہ کا عرصہ سینٹرل جیل کوٹ لکھپت لاہور گزار کر آیا ہے مگر میں نے وہاں ایسے پانچ پانچ سال کے طویل عرصہ سے قید شاہین صفت مجاہد دیکھے قلم کا بے تاج بادشاہ مولانا مجیب الرحمان انقلابی خطابت کا عظیم جوہر محمود اقبال اور پرسوز آواز رکھنے والا حافظ غلام فرید جن کو عرصہ پانچ سال ہو چکے ہیں۔ مگر مجال ہے کہ مشن کیلئے بھی کسی سے سودے بازی کی ہو۔ یہ سب مولانا حق نواز جھنگوی شہید کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔

جذبوں کی صداقت زندہ ہے ایمان کی حرارت زندہ ہے
جب تک ہے سلامت سر میرا صدائے شہادت زندہ ہے

آخر کب تک وہ وقت بھی آ پہنچا کہ دشمنوں نے مولانا حق نواز جھنگوی کو عشق اصحاب رسول بیان کرنے کی پاداش میں ۲۲ فروری ۱۹۹۰ء بروز جمعرات بڑی بے دردی سے شہید کر دیا۔

تھا جس کے دل میں ولولہ اللہ کی یاد کا
اللہ نے دے دیا اس کو رتبہ شہید کا

مولانا کی شہادت کی خبر سنتے ہی یوں محسوس ہوا جیسے ہر طرف اندھیری رات چھا گئی ہو ہر طرف خاموشی کی لہر دوڑ گئی ہو آباد بستیاں قبرستان دکھائی دینے لگیں' جنگل و پہاڑ سنسان نظر آنے لگے۔ ہر طرف پریشان کن فضائیں جھومنے لگیں' موت العالم کا منظر دکھائی دے رہا تھا آسمان اس قدر دل کھول کر رو دیا کہ اس کے آنسوؤں سے زمین جل تھل ہو گئی کیونکہ مولانا شہید کی موت ایک انسان کی نہیں بلکہ ایک عالم کی موت تھی یہ مولانا کے خون کی کرامت ہے کہ ان کی شہادت کے بعد سپاہ صحابہ اتنی تیزی سے پھیلی کہ تقریباً ۳۰ ممالک کے اندر شاخیں قائم ہو گئیں اور پاکستان کے کونے کونے میں سپاہ صحابہ کے یونٹ بن گئے۔ انشاء اللہ ہم مولانا حق نواز شہید کے مشن کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کا عزم کرتے ہیں اور اپنے خون کا آخری قطرہ تک بھی یہ کہتے ہوئے بہا دیں گے۔

فنا فی اللہ میں بقا کا راز مضمر ہے
جسے جینا نہیں آتا اسے مرنا نہیں آتا

دعائے مغفرت کی اپیل

المرسل۔ مولوی غلام فاروق نمائندہ نوشکی

سپاہ صحابہ بلوچستان کے سرکردہ رہنما ممتاز عالم دین سید طاہر شاہ ہاشمی سید عطاء اللہ شاہ سید شاہ اللہ شاہ کے ماموں سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس تحصیل نوشکی کے صدر حبیب اللہ کے والد مختصر علالت کے بعد ۱۴ فروری کو خالق حقیقی سے جا ملے نئی سپاہ صحابہ تحصیل نوشکی کے رہنما مرزا خان کے فرزند فروری کے پہلے عشرہ میں ایک حادثہ میں جان بحق ہو گئے تھے۔ سپاہ صحابہ ضلع چاغی جنرل سیکرٹری قاری عبدالرحمان صدیقی سیکرٹری نشرواشاعت مولانا غلام فروق تحصیل نوشکی کے سرپرست مولانا محمد قاسم تحصیل نوشکی کے صدر مولانا محمد اکرم فاروقی نے مرحومین کی وفات پر گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کیا اور دعاء کی اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں جگہ دے

یا اللہ مدد
ہمارے ہاں
قائدین سپاہ صحابہ کی کتب ☆ سپاہ صحابہ کا لٹریچر ☆ سٹکر ☆ بیج ☆ کی رنگ
نیز دیگر اسلامی کتب اور تمام دینی جماعتوں کے علماء کرام اور قراء حضرات کی کیسٹوں کے علاوہ جائے نماز' رومال وغیرہ بھی دستیاب ہیں۔
المکتبہ علیؓ معاویہؓ
پروپرائیٹر
محمد عامر
24-مارکیٹ مین گیٹ بلال مسجد چاندنی چوک سعید آباد بلدیہ ٹاؤن کراچی

لہو کے چراغ

جاوید اختر فاروقی — جھنگ

سپاہ صحابہ ایک نظریاتی جماعت ہے اور نظریاتی تحریکیں کبھی قانون کی جکڑ بندیوں ظالم و جابر حکمرانوں کی طرف سے نظر بندیوں اور زبان بندیوں کو بہانہ بنا کر خاموشی سے بیٹھ نہیں جایا کرتیں بلکہ ان حالات میں اور زیادہ فعال اور منظم ہو جایا کرتی ہیں۔ ہم کو فخر ہے کہ ہمارے عظیم بانی قائد نے ان تمام پابندیوں کو بڑی جرات کے ساتھ پاؤں کی نوک پر رکھ کر عزیمت کی اس معراج پر پہنچے جہاں شاید ہی کبھی کوئی پہنچ سکے انہوں نے تن تنہا نحیف جسم کے ساتھ ہر رکاوٹ کا جرات سے مقابلہ کیا ہمارے عظیم قائد کی حیات ہمارے لئے مشعل راہ ہے اس عظیم قائد نے ہمارے جیسے کیلئے سنگلاخ دشوار گزار راہوں کو صاف کر کے ہمیں ایک ایسی شاہراہ پر چھوڑا ہے جہاں سے ہم بڑی تیزی کے ساتھ اپنی منزل کی طرف بڑھ سکتے ہیں۔

میرے عزیز ساتھیو! ہم نے ایک ساتھ اپنے قائد کے مشن سے وابستگی کا اظہار کیا تھا۔ ہم سب نے حق کے سراپے ڈھل جانے اور ڈھال دینے کے عزائم باندھے تھے اور پھر ایک ساتھ ہی حق کی کٹھن راہوں پر قدم رکھے تھے محبتوں کی چھاؤں ترک کر کے اجنبیت کی دھوپ برداشت کی تھی۔ طنز و مزاح اور سرزنش و استہزاء ساری چیزیں دل کو چند لمحوں کیلئے مغموم تو کرتی تھیں مگر اجر آخرت کا تصور دل میں آ کر نئی امنگ پیدا کر کے ہونٹوں پر مسکراہٹ دوڑا دیتا تھا۔

قدم کچھ آگے بڑھے ہی تھے جذبوں میں اضافہ ہوا ہی تھا کچھ کر گزرنے کی تڑپ نے انگڑائی لی ہی تھی کہ ساتھیو تمہاری رفتار دھیمی کیوں ہونے لگی؟ تم کہنے لگے ہو کہ ہمیں ٹھہر ٹھہر کر چلنا چاہئے حالانکہ اس طرح راستہ طویل اور منزل مزید دور ہو جائے گی تم کہتے ہو کہ جنون کو حد اعتدال میں ہونا چاہئے جوش کا دامن ہوش میں جڑا ہونا چاہئے مصلحت ہمارے نقطہ نظر میں شامل ہونی چاہئے۔ عشق تو ان قیود سے ماورا ہوتا ہے۔

میرے عظیم جیالو! سپاہ صحابہ حقیقت میں صحابہ کی سب سے بڑی عاشق ہونے کی دعویدار ہے۔ اگر تم واقعی عاشق صحابہ ہو تو میں تمہیں بتاتا ہوں کہ عشق کیا ہوتا ہے۔ عشق میں حضرت ابراہیم جلتی ہوئی آگ میں کود گئے عشق میں امیر حمزہ کے جسم کے ٹکڑے ہوئے عشق میں زنیرہ کی آنکھیں جاتی رہیں عشق میں حبیب کے جسم کے دو ٹکڑے ہوئے عشق میں خبیب* پھانسی کے پھندے پر جھول گئے تھے۔ لیکن رسول اللہ کی توہین برداشت نہ کی۔ عشق میں حذیفہ جلتے ہوئے تیل میں کود گئے عشق میں بلال حبشی کی

> عشق دریاؤں میں گھوڑے ڈال دیتا ہے ـــ کشتیاں ساحل پر جلا دیا کرتا ہے ـــ اور عقل ـــ وہ تو محو تماشائے لب بام ہی رہتی ہے

چیخ اور عزم کی۔ عشق تو دریاؤں میں گھوڑے ڈال دیتا ہے کشتیاں ساحل پر جلا دیا کرتا ہے۔ کھجوریں پھینک کر تلواروں سے کھیلنے لگتا ہے اور عقل وہ تو تماشائے لب بام ہی رہتی ہے۔

گو سلامت گل شاہی کی ہمراہی میں ہے
عشق کی لذت مگر خطروں کی جانکاہی میں ہے

عظیم ساتھیو! بیشک ہم نے کچھ کام تو کیا ہے مگر ابھی بہت سا کام باقی ہے تم اگر آرام کرنا چاہو گے تو نہ کر سکو گے۔ اس لئے رب جلیل کا فرمان ہے آرام کو ہم نے جنت میں چھپا کر رکھ دیا لوگ اسے دنیا میں تلاش کرتے ہیں بھلا وہ کیسے پائیں گے۔" اس لئے اس سعی لاحاصل کو ترک کر کے آؤ اپنی رفتار کے افسانے میں مصروف ہو جائیں تمہاری باتیں اپنی جگہ درست سہی ہاں اطفال و فرزند کی حیثیت مسلم سہی ہاں حیات کی دیگر مصروفیات لازم سہی ہاں تکلیفوں اور تنگیوں سے اجتناب ہو سب ہو سکتا ہے جائز ضروریات ہی ہوں لیکن ہم اپنی جان و مال اللہ کے ہاتھوں جنت کے عوض فروخت کر چکے ہیں جب بیچنے والا ہم کو اس متاع کو لٹانے کا کہہ رہا ہو تو پھر ہم اسے بچانے کا کیا سوچیں۔

سپاہ صحابہ کے شانہ بشانہ ہمارا یہ نصب العین ہے کہ ہم نے اس ملک میں صحابہ کرام کے گستاخوں کیلئے سزائے موت کا قانون بنوانا ہے اس ملک پاک میں نظام خلافت راشدہ نافذ کرنا ہے شہیدوں کے لہو کا قرض اتارنا ہے شیعہ لٹریچر کو خاکستر کرنا ہے جس سے لاکھوں مسلمانوں کے قلب کا چین مفقود ہو چکا ہے زمین کا چپہ چپہ انقلاب کا متمنی ہے ایسے میں سب کچھ سمجھنے کے بعد تم نے اپنی رفتار دھیمی کر لی۔ تم نے منزل پر پہنچنے سے پہلے پڑاؤ ڈالنے شروع کر دیئے تمہیں بھی راہ کے مناظر بھانے لگے ہیں تو پھر اس چمن کی خزاؤں کو بہاروں میں کون تبدیل کرے گا۔ تاریکی کے بادل دل کو پژمردگی کا شکار کیوں کرنے لگیں؟ حق کا قافلہ تو ان سب رکاوٹوں کے ساتھ چلتا رہتا ہے۔ راستے کے پتھر تو اس کی ہمتوں کی آزمائش ہوتے ہیں۔ ہواؤں کے جھونکے موم بتی کو تو بجھا سکتے ہیں لیکن شعلوں کو اور ہوا ملتی ہے اور بھڑک اٹھتے ہیں۔ بالکل ایسے ہی ساتھیو! کم ہمت لوگ تو مخالفت کا پہلا تیر کھا کر ہی راہ بدل لیتے ہیں لیکن بلند ہمت لوگوں کا شعار یہ نہیں ہوتا۔ حق کی آگ دل میں فروزاں ہو تو انسان خود کہتا ہے۔ کہ

موجوں سے کھیلتا ہوں کناروں کا کیا کروں

میرے عزیز ہمسفرو! ہر طرف ظلم کی طغیانی ہے۔ شیطان کا کھیل جاری ہے۔ کشمیر کی لہو رنگ وادیوں سے فلسطین تک اور بوسنیا چیچنیا افغانستان تک ظلم سینہ تان کر اکڑا ہوا ہے۔ باطل للکار رہا ہے۔ اور میرا اور تمہارا رب ہمیں پکار رہا ہے "نکلو خواہ ہلکے

[illegible] سے بڑا ہونا چاہیے ـــــ مشن خون سے روشن ہوتا ہے

ہو یا بوجھل، اور جہاد کرو اللہ کی راہ میں اپنی جانوں اور مالوں کے ساتھ۔

سپاہ صحابہ کے شاہینو! اور منظم ہو جاؤ۔ کندھوں سے کندھا ملا کر ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر نئے جوش جذبے کے ساتھ اٹھو اور دنیا کو بتا دیجئے کہ ہم ان صحابہ کے سپاہی ہیں جنہوں نے قیصر و کسریٰ کے تخت کو تاراج کیا تھا زندانوں، زنجیروں، گولیوں اور موت سے دوستی کر لو تمہیں عشق صحابہ کے راستے پر چلتے ہوئے وقت کے تھپیڑوں سے بے پرواہ ہر جگہ خون آشام سمندروں کو عبور کر کے منزل کو پانا ہوگا اور یاد رکھئے تحریکوں کیلئے دیئے جانے والا خون کبھی رائیگاں نہیں جایا کرتا۔ شہید کی موت قوم کی حیات اور شہید کا لہو قوم کی زکوٰۃ ہوا کرتی ہے کسی بھی نظریاتی تحریک کیلئے جتنے بھی زیادہ مصائب و آلام اٹھائے جائیں منزل اتنی زیادہ قریب ہو جایا کرتی ہے۔ شہیدوں کے خون سے روشنی کیلئے کئے گئے چراغ کبھی بھی حوادث زمانہ سے بجھا نہیں کرتے یہی چراغ آنے والی نسلوں کیلئے روشنی کا سامان کر جاتے ہیں۔

عظیم جانثارو! آؤ کہ طوفان کے سامنے چٹان بن کے کھڑے ہو جائیں۔ آؤ کہ بہادروں کی طرح دشمن کے سامنے ڈٹ جائیں مر گئے تو شہید کہلائیں اور لوگ ہماری عظمت کے ترانے گائیں گے۔ رکاوٹوں کے باوجود آگے بڑھنا اور دکھوں کو ہنسی سے جھیلنا ہی زندگی ہے۔ جدوجہد کا اضطراب قرار کے سکون سے بہتر ہے۔ آؤ اس دشوار راستے پر آگے بڑھتے جائیں اگر ہم خوف سے مغلوب ہو کر درمیان ہی میں رک گئے تو شب ہمارا مذاق اڑائے گی اور اگر منزل پر پہنچ گئے تو فتح و نشاط کے گیت گائیں گے۔ مایوسی کو جھٹک دو اشکوں کو پونچھ ڈالو۔ آیئے قسم کھائیں شہیدوں کے خون آلود چہروں سے کہ جس مشن پر تم نے جان دے دی ہم اس کیلئے تن من دھن سب کچھ لٹا دیں گے۔ جس پرچم کی حفاظت کرتے ہوئے تم نے جان دے دی ہم اسے کبھی بھی سرنگوں نہیں ہونے دیں گے۔ ہم اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھیں گے جب تک قاتلوں کو انجام تک نہ پہنچا دیں گے۔ جب تک گستاخوں کی زبان نہ کھینچ لیں جب تک غلیظ لٹریچر کو خاکستر نہ بنا دیں۔

اونچے اونچے ناموں کی تختیاں جلا دینا
ظلم کرنے والوں کی وردیاں جلا دینا
موت سے جو ڈر جائے زندگی نہیں ملتی
جنگ جیتنا چاہو تو کشتیاں جلا دینا

دعائے مغفرت کی اپیل

بلند قصل میں ماہنامہ خلافت راشدہ کے ایجنسی ہولڈر حاجی محمد سلیمان کے ماموں جان گزشتہ دنوں انتقال فرما گئے ہیں۔ قارئین سے دعائے مغفرت کی اپیل ہے۔

حب صحابہ رحمتہ اللہ

یا اللہ مدد

بغض صحابہ لعنت اللہ

توجہ فرمائیں

نظام خلافت راشدہ کے نفاذ کا علمبردار ٭ اہلسنت والجماعت کے حقوق کا نقیب ٭ جامعہ عثمانیہ (براہمہ) ٹیکسلا کا ترجمان

ماہنامہ الصدیق ٹیکسلا

ملک بھر سے نیوز ایجنٹ اور قارئین حضرات رابطہ فرمائیں

بیاد شہید ناموس صحابہ حضرت مولانا محمد صدیق شہیدؒ ٭ بانی قاطع رافضیت، شہید ناموس صحابہ حضرت مولانا حبیب الرحمان صدیقیؒ ٭ حضرت مولانا قاری عمر فاروق صاحب کی ادارت میں بہت جلد اپنی نشاۃ ثانیہ کا آغاز کر رہا ہے

المشتہر: قاری محمد عمر فاروق مہتمم جامعہ عثمانیہ براہمہ ٹیکسلا ضلع راولپنڈی

خلافت و ملوکیت کا تعارف

مولانا حفیظ الرحمان طاہر جسوال ایبٹ آباد

حکومت صوبہ سرحد نے کسی غلیظ ہاتھ کے اشارے پر یا لاشعوری طور پر فرقہ واریت کو ہوا دینے اور مسلمان طلباء کے ذہنوں سے عظمت اصحاب رسول کو نکالنے کیلئے جناب ابوالاعلیٰ مودودی صاحب بانی جماعت اسلامی کی ایک زہریلی اور متنازعہ کتاب خلافت ملوکیت کو ایم اے کے نصاب میں شامل کر دیا ہے۔

خلافت و ملوکیت اور اپنی دیگر کتب میں تمام نہاد مفکر جناب مودودی صاحب نے خلیفہ سوم امام مظلوم سیدنا عثمان غنی، حضرت علیؓ، حضرت زبیر، حضرت موسیٰ اشعری، عمرو العاص، حضرت عتبہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور دیگر صحابہؓ کو خوب برا بھلا کہا ہے کاش مفکر صاحب نے امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی" کا ایک فقرہ ہی یاد رکھا ہوتا کہ کوئی ولی کسی صحابی کے مرتبے کو نہیں پہنچ سکتا' اویس قرنی اپنی تمام تر بلندی شان کے باوجود چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شرف صحبت سے مشرف نہ ہو سکے اس لئے کسی ادنیٰ صحابی کے مرتبے کو بھی نہ پہنچ سکے۔ کسی شخص نے امام عبداللہ بن مبارک" سے دریافت کیا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ افضل ہیں یا عمر بن عبدالعزیز؟ فرمایا آنحضرت کی معیت میں حضرت معاویہؓ کے گھوڑے کی ناک میں جو غبار داخل ہوا وہ بھی عمر بن عبدالعزیز سے کئی گنا بہتر ہے۔"

یہ بات اچھی طرح سمجھ لینی چاہئے کہ حضرات صحابہ کرام کو اللہ تعالیٰ نے امت کے مرشد و مربی محبوب و متبوع کا منصب عطا فرمایا ہے قرآن و حدیث ان کے نقش قدم کی پیروی کرنے اور ان سے عقیدت و محبت رکھنے کی تاکید فرمائی گئی ہے۔ جن لوگوں نے مفکر صاحب کی کتاب خلافت و ملوکیت کا مطالعہ کیا ہے وہ گواہ ہیں کہ اس میں صحابہ کرامؓ کو صاف صاف لفظوں میں برا بھلا کہا گیا ہے سیدنا امام معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق ہی وہ تحریر کرتے ہیں۔

(۱) اس سے بدرجہا غیر آئینی طرز عمل دوسرے فریق یعنی حضرت معاویہ کا تھا۔ (۲) آپ نے مرکزی حکومت کی اطاعت سے انکار کر دیا۔ (۳) یہ کچھ دور اسلام کی نظامی حکومت کی بجائے زمانہ قبل اسلام کی قبائلی بدنظمی ہے۔ (۴) انہوں نے خالص جاہلیت قدیمہ کے قانون کے تحت قاتلین عثمان کی قلبی کا مطالبہ کیا۔ (۵) ان کے غلط کاموں کو صحابیت کی رعایت سے اجتہاد کا نام نہیں دیا جا سکتا۔ (۶) صحابی کے مرتبہ بلند کی وجہ سے وہ غلطی اور زیادہ نمایاں ہو جاتی ہے۔ (۷) حضرت معاویہ کے غلط کام کو تو غلط کہنا ہی ہو گا۔ (۸) وہ مسلمانوں کے بنانے سے خلیفہ نہیں بنے تھے۔ (۹) انہوں نے لڑ کر خلافت حاصل کی وہ اپنے زور سے خلیفہ بنے۔ (۱۰) حضرت معاویہؓ نص صریح کے مطابق باغی باطل پر تھے۔ (۱۱) اظہار رائے کی آزادی کا خاتمہ کر دیا ضمیروں پر قفل چڑھا دیئے گئے اور زبانیں بند کر دی گئیں حق گوئی کی سزا قید کوڑے اور قتل مقرر ہو گئی۔ (۱۲) ایک عابد و زاہد صحابہ حجر بن عدی کے قتل کا حکم دیا۔ (۱۳) اپنے مفاد اور سیاسی اغراض کیلئے شریعت کی حدود کو توڑا۔ (۱۴) کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے صریح احکام کی خلاف ورزی کی۔ (۱۵) حضرت معاویہؓ نے نہایت مکروہ بدعت شروع کی۔ (۱۶) حضرت معاویہ نے خیانت کی مال غنیمت میں سے سونا چاندی اپنے لئے الگ کرنے کا حکم دیا۔ (۱۷) جائز و ناجائز اور حلال و حرام میں کوئی تمیز نہیں کرتے تھے۔ (۱۸) قانون کی بالاتری کا خاتمہ کر دیا۔ (۱۹) مسلمان کا وارث قرار دے کر سنت کی خلاف ورزی کی۔ (۲۰) حضرت معاویہؓ نے دیت کے مسئلے میں بھی سنت کو بدل دیا۔ (۲۱) حضرت معاویہؓ نے دیت کے مسئلے میں بھی سنت بدل دی اپنے گورنروں سپہ سالاروں کو شریعت کی پابندی سے آزاد کر کے ظلم کی کھلی چھوٹ دی۔ (۲۲) حضرت معاویہؓ اپنے مطلب براری کیلئے جھوٹے گواہ تیار کئے۔ (۲۳) حضرت معاویہ خوش آمد پسند تھے اور خوشامدانہ تقریریں سنتے تھے۔ (۲۴) حضرت معاویہ کے والد جناب ابو سفیان نے زنا کا ارتکاب کیا تھا۔ (۲۵) حضرت معاویہ خوشامد پسند تھے اور خوشامدانہ تقریریں سنتے تھے۔ (۲۶) فرت نے اپنے والد ماجد کی زناکاری پر شہادتیں دیں اور ثابت کیا کہ زیاد ان کا ہی والد الحرام ہے۔ (۲۶) یزید کی ولی عہدی کی ابتدائی تحریک بدنیتی اور ذاتی مفاد کے تحت شروع ہوئی۔ (۲۷) تحریک ولی عہد کیلئے صحابہ کو رشوتیں اور قتل کی دھمکیاں دیں۔ (خلافت و ملوکیت متعدد صفحات)

مذکورہ بالا ہذیانات خرافات' الزامات کے ساتھ امت مسلمہ کو فریب دینے کی خاطر سیدنا معاویہ کے نام کے ساتھ ہر جگہ جناب رضی اللہ عنہ بھی تقیہ تحریر کر دیا اور یہاں تک لکھ دیا کہ" حضرت معاویہ کے محامد مناقب اپنی جگہ پر ہیں ان کا شرف صحابیت بھی واجب الاحترام ہے ان کی یہ خدمات بھی ناقابل انکار ہیں کہ انہوں نے دنیائے اسلام کو ایک جھنڈے کے نیچے جمع کر دیا۔ (خلافت و ملوکیت ص ۱۵۳)

موصوف کی فریب دہی ملاحظہ ہو کہ آگے ص ۱۵۸ پر لکھتے ہیں کہ وہ بمعہ مسلمانوں کے بنانے سے خلیفہ نہیں بنے انہیں مسلمانوں کی رضامندی حاصل نہ تھی انہوں نے لڑ کر خلافت حاصل کی اور اپنے زور سے خلیفہ بنے سوال یہ ہے کہ اس طرح سے حاصل شدہ خلافت میں دنیائے اسلام کو ایک

پر بم کے بیج کرانا قابل انکار دینی خدمت کیسے شمار ہوگی؟

خلافت ملوکیت اور شیعیت

مودودی صاحب کی مذکورہ شیعیت کی آئینہ دار جب یہ کتاب مارکیٹ میں آئی تو خود شیعہ بھی متعجب حیران اور خوش ہوئے اور اپنی خلاف اسلام کاروائیوں کیلئے اور صحابہ کرام پر تبرا کیلئے بطور جواز پیش کیا چنانچہ ایک شیعہ لیڈر اور مجتہد حسین بخش جاڑا تحریر کرتا ہے۔

قارئین کرام اپنے جگر پر ہاتھ رکھ کر ان قلطیوں کو پڑھیں اور مودودی صاحب کی دریا دلی کی بھی داد دیں کہ باوجود ان سنگین جرائم کے اس کے محامد و مناقب کے بھی قائل ہیں اور شرف صحابیت کی بنا پر اسے واجب الاحترام بھی قرار دیتے تھے۔ اور یہ اصرار بھی ہے کہ اس کے غلط کام کو بہرحال غلط کہنا ہوگا اندازہ کیجئے ایک شخص اپنی ہوس پرستی و جاہ طلبی کی خاطر اسلامی حکومت کا حلیہ بدلتا ہے ہمیشہ کیلئے امت اسلامیہ کو ملوکیت کی الجھنوں میں ڈالنے کا مرتکب ہے۔ آئین اسلامی خلیفہ کا منکر ہے۔۔۔۔۔۔۔ اور بقول مودودی یہ غلطی اجتہادی نہیں بلکہ عمدی غلطی ہے لیکن پھر بھی وہ واجب الاحترام ہے۔ (امامت و ملوکیت ص ۶۳)

یہی شیعہ مجتہد اسی کتاب کے ص ۲ پر لکھتا ہے کہ:

"جب خلافت و ملوکیت الگ کتابی شکل میں شائع ہوئی تو علمی حلقوں میں اس کا بڑا چرچا ہوا۔ مودودی صاحب سے نظریاتی اختلاف رکھنے والے بعض اہلسنت حضرات پر یہ کتاب بجلی بن کر گری چنانچہ اس کی تردید میں متعدد جوابات لکھے گئے شیعہ حضرات نے اس کتاب کو خوب سراہا بالخصوص جہاں کتاب مذکور میں اموی خلفاء پر تنقید کی گئی شیعوں کیلئے اس نے نوید مسرت کا کام کیا۔"

ایک شیعہ لیڈر رئیس احمد جعفری نے خلافت و ملوکیت کو سنیوں کی طرف سے شیعہ عقائد کی تصدیق قرار دیا۔ ایک شیعہ آرگن نے صحابہ بلکہ پر تبرا کے جواز کو اس کتاب سے ثابت کیا وہ لکھتا ہے "بات یہ ہے کہ شیعوں کی تنقید کو سب و شتم قرار دیا جاتا ہے حالانکہ سنی حضرات بھی صحابہ کرام کو تنقید سے بالا نہیں سمجھتے ترجمان القرآن کے تازہ شماروں میں مولانا مودودی کے قلم سے (خلافت و ملوکیت قسط وار) خلافت راشدہ سے ملوکیت تک کے عنوان سے مقالہ شائع ہوا ہے مولانا نے اس مقالہ میں صحابہ پر نہیں بلکہ صحابہ کرام کے سرخیل یعنی خلفائے راشدین پر تنقید فرمائی ہے۔ اگر یہی تنقید ایک شیعہ کے قلم سے شائع ہوتی تو یقیناً صحابہ کرام پر سب و شتم قرار دی جاتی کیا مولانا مودودی صاحب پر بھی سب و شتم کرنے کا فتویٰ صادر فرما کر دیانت داری کا ثبوت فرمایا جائیگا۔" (ہفت روزہ رضا کار لاہور ۱۶ جولائی ۱۹۶۵)

۱۹۸۰ء میں جب حکومت پاکستان نے صحابہ آرڈیننس جاری کیا تو اسی ہفت روزہ میں یوں تبصرہ شائع ہوا۔ "تیسرے آرڈیننس میں خلفائے راشدین اہلبیت اور صحابہ کرام کے تقدس کو برقرار رکھنے کا انتظام کیا گیا ہے' ہاں شیعہ صحابہ کو تنقید سے بالاتر نہیں سمجھتے اور بوقت ضرورت ان پر بحوالہ قرآن و حدیث' تاریخ تنقید کرتے ہیں' ملحوظ رہے کہ برادران اہلسنت کے نزدیک بھی صحابہ کرام تنقید سے بالاتر نہیں۔ چنانچہ موجودہ دور کے جید سنی عالم مولانا مودودی مرحوم نے اپنی کتاب خلافت و ملوکیت میں جابجا صحابیت پر تنقید فرمائی ہے اور کتاب آج بھی کھلے بندوں بازاروں میں فروخت ہو رہی ہے۔ (ہفت روزہ رضا کار لاہور ص ۱۸ اکتوبر ۱۹۸۰ء)

مودودی صاحب نے یہ کتاب کیوں لکھی

مودودی صاحب نے مذکورہ کتاب اپنا مفروضہ اسلامی انقلاب برپا کرنے کی غرض سے اہل تشیع کی امداد حاصل کرنے کے لئے تحریر کی تھی کیونکہ اہل تشیع موصوف کی سابقہ عبارات و ارشادات پر معترض اور ان سے دور تھے۔ مثلاً انہوں نے اپنی ایک سابقہ تحریر میں لکھا کہ امام معصوم کا عقیدہ شیعوں میں رواج پاگیا ہے اور جس پر درحقیقت مسلک اہل تشیع کی بنیاد قائم ہے اپنی اصل کے اعتبار سے نہ صرف یہ کہ بے اصل ہے بلکہ شیطان کا ایک بہت بڑا دھوکہ ہے۔ (ترجمان القرآن خاص نمبر ص ۱۸۱' بحوالہ امیر المومنین معاویہ حکیم عبدالرحمان خلیق) پھر جب موصوف سے پوچھا گیا کہ کوئی شیعہ جماعت اسلامی کا رکن بن سکتا ہے؟ تو فرمایا دستور جماعت اسلامی کے پورے مطالبات کو تسلیم کرلینے اور ان پر عمل پیرا ہو جانے کے بعد کوئی شخص شیعہ رہ ہی کیسے سکتا ہے؟ پھر تو ایسا ہی خالص مسلمان ہو گا جیسے اس دستور کو تسلیم کرنے سے دوسرے اراکین ہیں"

لاہور منتقل ہو جانے کے بعد مفکر صاحب نے سیاست کے میدان میں چھلانگ لگادی اور ۱۹۵۱ء کے انتخابات میں حصہ لیا قوم نے پوری بصیرت سے مسترد کردیا نتیجہ انہوں نے اپنی پالیسی پر نظرثانی کی چونکہ لاہور میں شیعہ کی کافی تعداد تھی اور ملک کے کلیدی عہدوں پر شیعہ قابض تھے لہذا آپ نے شیعیت سے راہ و رسم بڑھانا شروع کردی۔ اور ان کی محفلوں میں شرکت شروع کردی اور یہی مودودی صاحب پٹھان کوٹ کے قیام میں ایک جلسہ میں احباب کے نعرہ تکبیر بلند کرنے پر برہم ہو گئے تھے۔ (ترجمان القرآن خاص نمبر ص ۱۳)

اس کے بعد لاہور میں ایک وقت ایسا بھی آیا کہ محفل نعرہ حیدری یاعلی سے گونج اٹھی مگر کسی برہمی کا کوئی سوال ہی نہیں تھا مزید قدم آگے بڑھاتے ہوئے شیعہ کی مشہور خوش فعلی متعہ کی سند جواز بھی مہیا کردی۔ (ماہنامہ ترجمان القرآن اگست ۱۹۵۵ء)

اور پھر مودودی صاحب نے شیعہ کے گھروں میں منعقدہ مجالس میں خطاب شروع کردیا اور ۱۰ جون ۱۹۶۲ء کے محرم میں ایک شیعہ لیڈر رشید علی زیدی ایڈووکیٹ کے مکان واقع لاہور میں بعنوان علی کا راستہ حسین کا راستہ محفل میں جو بیان ہوا وہ ہفت روزہ ایشیاء لاہور' قولی ڈائجسٹ لاہور کے علی نمبر ماہنامہ ترجمان القرآن اور علیحدہ کتابی شکل میں بھی شائع ہوا۔ مفکر صاحب نے فرمایا۔

بعض لوگ کہتے ہیں صحابہ نے تو بیعت کرلی ... صاحب نے کیوں نہیں کی؟ اور وہ ان کو مطعون کرتے ہیں۔ حالانکہ جب کوئی مسلمان

باقی صفحہ 37 نمبر 33

جناب حمید گل کی خدمت میں

جناب عبدالرشید صاحب سوٹن۔ برطانیہ

مورخہ ۱۸۔۲۔۲۰۰۰ کو جنگ لندن میں آغا مسعود حسین کا کالم انقلاب سے متعلق سیمینار پڑھنے کا اتفاق ہوا جس میں پاکستان حکومت کی طرف سے سرکاری دورے پر آئے ہوئے حسن خمینی مہمان خصوصی تھے سیمنار کی صدارت معطل سینٹ کے چیئرمین وسیم سجاد نے کی سیمنار میں ہر مکتب فکر کے علماء کرام و دانشور قلم کار موجود تھے کالم نگار کے مطابق سب سے موثر اور معلومات مقالہ وسیم سجاد نے پیش کیا مقررین میں سابق چیف جسٹس سجاد علی شاہ بری فوج کے سابق سربراہ اسلم بیگ اور آئی ایس آئی کے سابق سربراہ حمید گل تھے۔

ہم اپنی تحریر میں جرنیل حمید گل کے تقریری اقتباس پر چند ضروری اور بہت ہی اہم قسم کی باتیں عرض کرکے مقرر موصوف اور قارئین سے انصاف کرنے کو شش کریں گے۔ جرنل حمید گل کی تقریر کے اقتباس مندرجہ ذیل ہیں۔

خمینی نے جہاں اسلامی افکار کو از سر نو زندہ کیا ہے وہیں انہوں نے جذبہ جہاد کو آج کے دور میں اسلام کی آفاقی تعلیمات سے بھی ہم آہنگ کیا ہے۔

وہ اسلامی ملکوں کے درمیان اتحاد کو اسلامی افکار کی تشہیر میں ایک خشت اول کا درجہ دیتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ انہوں نے فرقہ واریت کی بھی حوصلہ افزائی نہیں کی۔

جنرل حمید گل نے کہا کہ پاکستان میں فرقہ واریت کے رحجانات کو ختم کرنے کیلئے خمینی کے طرز عمل سے پاکستان کے علماء کرام کو بہت کچھ سیکھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

قارئین کرام جناب حمید گل خمینی انقلاب کی نوعیت کے بارے میں اختصار سے اتنا عرض کرلیا گیا کہ قائد انقلاب کی شخصیت اور ان کی مذہبی حیثیت وہی ہے جو کہ ان کی اپنی تصانیف میں موجود ہے جناب گل کسی تحریک خاص کو کسی انقلاب کے بارے میں رائے قائم کرنے کیلئے اس کے قائد کے نظریات اور معتقدات کا جاننا جتنا ضروری ہے وہ محتاج بیان نہیں ہے اس سے غفلت وہی شخص جائز سمجھ سکتا ہے جس کے نزدیک ایمان و عقیدہ کی کوئی اہمیت نہ ہو۔ وہ بس حکومت اور اقتدار ہی کو دین و ایمان جانتا ہو خمینی کے جو نظریات ان کی کتابوں کے مطالعہ سے معلوم ہوتے ہیں وہ انہی کے الفاظ میں آپ کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں۔ مقصد صرف یہ ہے کہ اب آپ جیسے دانشور اور صاحب قلم آدمی جو کہ یقیناً ان نظریات و معتقدات سے لاعلم ہیں غلط فہمی سے نکل آئیں اور حقائق جان لیں۔

۱۔ ہم ایسے خدا کی پرستش کرتے اور اسی کو مانتے ہیں جس کے سارے کام عقل و حکمت کے مطابق ہوں ایسے خدا کو نہیں مانتے جو خدا پرستی کی عدالت اور دینداری کی ایک شاندار عمارت تعمیر کرائے اور خود ہی اس کی بربادی کی کوشش کرے کہ یزید ومعاویہ اور عثمان جیسے خانوں بدقماشوں کو امامت و حکومت سپرد کرے (کشف الاسرار ۱۰۷) مصنف خمینی قارئین آپ کو یقیناً مذکورہ بالا عبارت سے تعجب ہوا ہوگا کہ اس قدر جرات موصوف کو کیونکر ہوئی ہے آیئے اس کی وجہ ہم خود آپ کو موصوف کی دوسری بڑی کتاب سے دکھا دیتے ہیں کتاب کا نام ہے الحکومت الاسلامیہ اس میں ایک عنوان ہے الولایۃ التکوینیۃ اس کے صفحہ ۵۲ پر لکھتے ہیں۔

(۲)۔ امام کو وہ مقام محمود اور بلند درجہ اور ایسی تکوینی حکومت حاصل ہوتی ہے کہ کائنات کا ذرہ ذرہ اس کے حکم و اقتدار کے سامنے سرنگوں اور تابع فرمان ہوتا ہے۔ قارئین کرام جبکہ جمہور امت مسلمہ کے نزدیک یہ شان صرف اللہ تعالیٰ کی ہے یہ شان کسی نبی و رسول کی بھی نہیں قرآن کی بے شمار آیات میں اس کا اعلان ہے ایران کے خمینی کا یہ نظریہ خدا کے ساتھ یہ ہے اب آیئے انبیاء و مرسلین سے متعلق بھی خمینی افکار ایک جھلک ملاحظہ فرمالیں۔

(۳)۔ اور ہمارے مذہب شیعہ اثناء عشریہ کے ضروری اور بنیادی عقائد میں سے یہ عقیدہ بھی ہے کہ ہمارے ائمہ معصومین کو وہ مقام و مرتبہ حاصل ہے جس تک کوئی مقرب فرشتہ اور نبی و مرسل بھی نہیں پہنچ سکتا (الحکومت الاسلامیہ ۵۲) مصنف خمینی یہ مذکورہ بالا آخری دو حوالے ہیں اس کتاب سے آپ کے سامنے لائے ہیں جو کتاب خمینی انقلاب تحریک و دعوت کی بنیاد ہے صرف انبیاء مرسل پہ اکتفاء نہیں کیا بلکہ کھل کر خمینی کی طرف سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ناکامی کا اعلان بھی ملاحظہ فرمالیں۔

(۴)۔ اب تک سارے رسول جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی شامل ہیں دنیا میں عدل و انصاف کے اصولوں کی تعلیم کیلئے آئے لیکن وہ اپنی کوششوں میں کامیاب نہ ہو سکے حتی کہ نبی آخر الزمان حضرت محمد ﷺ جو انسانیت کی اصلاح اور مساوات قائم کرنے آئے تھے اپنی زندگی میں نہ کر سکے وہ واحد ہستی جو یہ کارنامے انجام دے سکتی ہے اور دنیا سے بددیانتی کا خاتمہ کر سکتی ہے امام مہدی کی ہستی ہے اور مہدی موعود ضرور ظاہر ہوں گے تہران ٹائمز ۲۹ جون ۱۹۸۰ء اور پھر یہ اعلان تہران ریڈیو سے بھی ۱۹۸۰ء کو نشر ہوا ہے خدا انبیاء کے بعد صحابہ کرام کے متعلق خمینی افکار ملاحظہ فرمالیں۔

(۵)۔ ایران عراق جنگ میں ایرانیوں کی جرات تاریخ ساز ہے ایرانی افواج کا مقابلہ دنیا کی کوئی فوج نہیں کر سکتی خمینی نے واضح کیا کہ شوق شہادت میں ایرانیوں نے جتنی قربانیاں پیش کی ہیں اس کی کوئی مثال نہیں عراق کے ساتھ لڑائی میں ایرانی افواج نے ایسی بے مثال قربانیاں دی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے صحابہ نے بھی ایسی قربانیاں پیش نہیں کیں کیونکہ کفار کے ساتھ لڑائی میں جب حضور ﷺ اپنے رفقاء کو بلاتے تو حیلے بہانے کرتے تھے جب کہ میری افواج اشارہ ابرو پر سب کچھ قربان کرنے کو تیار رہتی ہے۔

خطبہ جمع قم ایران بحوالہ روزنامہ جنگ کراچی نمبر ۲ نومبر ۱۹۸۲ء۔

مراکز اسلام مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ سے متعلق خمینی عزائم بھی ضرور ملاحظہ فرمالیں۔

(۶)۔ دنیا کی اسلامی اور غیر اسلامی طاقتوں میں ہماری

قوت اس وقت تک تسلیم نہیں ہو سکتی جب تک مکہ اور مدینہ پر ہمارا قبضہ نہیں ہو جاتا چونکہ یہ علاقے مہبط الوحی اور مرکز اسلام ہیں اس لئے اس پر ہمارا غلبہ اور قبضہ ضروری ہے...... میں جب فاتح بن کر مکہ اور مدینہ میں داخل ہوں گا تو سب سے پہلے میرا کام یہ کام ہو گا کہ حضور ﷺ کے روضہ میں پڑے ہوئے دو بتوں کو نکال باہر کروں گا۔ (نعوذ باللہ) از خطاب بہ نوجوانان خمینی کی ایک تقریر پر مشتمل یہ (خطاب نوجوانان) رسالہ فرانس کی خود ساختہ جلاوطنی کے دوران فرانس سے بھی فارسی زبان میں طبع ہوا۔

تو جناب حمید گل صاحب قوم کے دانشوروں اور علماء کرام ہم نے بطور نمونہ صرف چند مثالوں پر اکتفاء کیا ہے ورنہ آپ کے ممدوح کی اسلام شکن تحریرات و تقریرات تو اس قدر ہیں کہ نوک قلم پر لائے ہوئے بھی کلیجہ کانپتا ہے تو بقول آپ کے موصوف نے اسلامی افکار کو زندہ کیا جذبہ جہاد کو ابھارا اور فرقہ واریت کی کبھی حوصلہ افزائی نہیں کی تو کیا آپ ہماری پیش کردہ خمینی افکار کی ایک جھلک کو عین اسلام تسلیم کرتے ہیں اور اسلامی ممالک کے درمیان اتحاد کی جو بات آپ نے اپنے خطاب میں فرمائی ہو تو اس کی کئی مثالیں مثلاً انقلاب ایران کے ایک سال بعد حج کے موقع پر انقلابیوں کی حرکات اور پاکستان جرنیل ضیاالحق کی حکومت الٹ دینے کا خمینی اعلان پاکستان کے شہر کوئٹہ میں ایران کے گماشتوں کا داخل ہو کر قتل غارت گری کا بازار گرم کرنا۔ ایرانی لٹریچر کا پاکستان میں سرعام تقسیم ہونا عراق کے ساتھ جنگ کرنا اور پاکستان ایران انقلاب کا راستہ ہموار کرنے کے لئے مختلف حربے استعمال کرنا یہ آپ کے ممدوح کے اتحاد کے علمبردار ہونے کی واضح نشانیاں ہیں اور خود ایران میں اہلسنت کی ہمدردیاں حاصل کرنے کے لئے لاشیعہ و لاسنیہ اسلامیہ اسلامیہ کا نعرہ لگا مقصد کے حصول کے بعد تمام سنی رہنماؤں کا قتل عام کرنا اور پھر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اقتدار کو صرف اور صرف شیعہ اثنا عشریہ کیلئے مختص کر دینے میں تحریر کر دینے کا آئین بنا دینا جیسے کارنامے تاریخ کے اوراق پر موجود و محفوظ ہیں

اب آپ خود ہی فیصلہ فرمالیں کیا حضرت ابوبکرؓ عمرؓ اور حضرت عثمانؓ حضرت معاویہؓ اور تمام صحابہ کرام کو ظالم فاسق فاجر لکھنے والا شخص میرا اور آپکا قائد اسلام کا ہیرو ہو سکتا ہے کیا قرآن کریم میں تحریف و تبدیل کا یقین کرنے والا امام انقلاب اسلامی مانا جا سکتا ہے؟ کیا متعہ (زنا) کو رفع درجات کا ذریعہ اور اہم عبادت یقین کرنے والے کو امیر المومنین مان لیں؟ کیا ہم اور آپ یہ تسلیم کریں کہ خمینی کا امام غائب ظاہر ہونے کے بعد حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کے جسموں کو ان کی قبروں سے نکال کر ان کی توہین کریگا اور سب سے پہلے سنیوں اور ان کے علماء کو قتل کرے گا؟ آخر میں آپ سے اور ان لوگوں سے ایک سوال ضرور پوچھنا ہے جو کہ خمینی کو داعی اسلامی اور خمینی انقلاب کو اسلامی انقلاب سے تعبیر کرتے ہیں بھلا آپ نے کبھی غور کیا ہے کہ پاکستان اسلام کے نام پہ وجود میں آیا تو سرکاری مذہب اسلام لکھا گیا اور جب خمینی انقلاب آیا تو سرکاری مذہب شیعہ اثنا عشریہ کیوں لکھا گیا؟ تو بات واضح ہو گئی کہ ایران کا انقلاب ایک فرقہ یا ایک شخص کا انقلاب ہے جو کہ خمینیت کو پروان چڑھانے کیلئے برپا ہوا خمینی انقلاب اور اسلامی انقلاب دو متضاد چیزوں کے نام ہیں ہمارا مقصد حقائق سے پردہ اٹھا کر تصویر کا دوسرا رخ آپ کو دکھانا ہے اور بس۔

29

یہ ان کا کہنا خود ان کے دعوے کی تکذیب کرتا ہے کہ افغانستان میں موجود جہادی تربیتی کیمپوں میں سے پاکستان کے شیعہ سنی عوام کو قتل کرنے کی تربیت دی جاتی ہے

گویا تحریک جعفریہ کے ترجمان یہ کہنا چاہتے ہیں کہ افغانستان کے جہادی کیمپوں میں صرف شیعہ عوام کو قتل کرنے کی نہیں بلکہ سنی عوام کو قتل کرنے کی بھی تربیت دی جاتی ہے جس سے صاف مطلب ہے کہ شیعہ اور سنی مل کر افغانستان کے جہادی کیمپوں میں تربیت حاصل کرے اور پھر الگ الگ وارداتیں کرکے اپنے اپنے مسلک کے مطابق قتل غارت میں مصروف ہو جاتے مگر دونوں کا ایک ہے اور استاد ایک ہیں اور مقاصد الگ الگ ہیں

یہ ایسا مضحکہ خیز الزام ہے کہ خود جھوٹ بھی سر پیٹ کر رہ گیا مجھے افسوس ہے کہ تحریک جعفریہ نے ایک ایسے شخص کو ترجمانی کا فریضہ سپرد کیا جو سچ جھوٹ کی تمیز بھی نہیں کر سکا۔ پہلے تو الزام لگایا گیا تھا کہ افغانستان کے جہادی کیمپوں میں شیعہ کو قتل کرنے کی تربیت دی جاتی ہے۔ مگر خط میں شیعہ کے ساتھ سنی کا لفظ لکھ کر تاریخی پس منظر کا منہ کالا کر دی"۔

ایں کار از تو آمد و مرداں چنیں کنند؟

کیا یہ بتایا جا سکتا ہے کہ جو سنی علماء اور زعماء نوجوان سینکڑوں کی تعداد میں قتل ہوئے ہیں۔ ان کے قاتل کس ملک سے ٹریننگ لے کر آئے تھے۔ اور کس نے انہیں پاکستان میں پناہ دی تھی اور وہ کون سے حکمران اور جماعت کے لوگ تھے جنہوں نے ایک ایک واردات اور دہشت گرد کو سنیوں کی مسجدوں مکانوں اور درسگاہوں کا دروازہ دکھایا میں ان تلخ واقعات کو دوہرانا نہیں چاہتا مگر چونکہ یہ بات اوصاف نے چھیڑ دی ہے تو بہتر ہے کہ حکومت سنی پلیٹ فارم سے سچ اور جھوٹ معلوم کرالے تاکہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی الگ ہو جائے۔

سپاہ صحابہ قومی حکمرانوں کو پیش کش کرتی ہے کہ اب جب کہ آپ تمام قومی مسائل کا حل نکالنے کی کوشش کر رہے ہیں تو آیئے شیعہ سنی فسادات اور ظلم و تشدد کا راستہ روکنے کے لئے آپس میں مل بیٹھیں اور فرقہ واریت اور شیعہ سنی فسادات کے خاتمے کے لئے بھی کوئی مثبت اور سنجیدہ کوشش کی جائے۔ سپاہ صحابہ ملک میں امن امان کے قیام اور فرقہ واریت اور فسادات کے خاتمے کے لئے ہر ممکن تعاون اور جدوجہد کے لئے تیار ہے۔

تحریک جعفریہ اگر مثبت نعرے پسند نہیں کرتی تو اسے بھی صحابہ رسول کے خلاف دشنام طرازی' گالی گلوچ اور گستاخی سے دستبردار ہونا پڑے گا۔ بزرگوں کو گالیاں دینا کسی مذہب کی بنیاد نہیں ہو سکتا صحابہ کرامؓ کے متعلق غلیظ زبان اور غلیظ لٹریچر ہی ملک میں فرقہ وارانہ فسادات کا ذریعہ بنا ور جنوں کتابیں ملک میں ایسی تقسیم کی گئیں جن میں خلفائے راشدین اور صحابہ کرام کو مادر زاد گالیاں دی گئیں جس کی وجہ سے اشتعال کی لہر اٹھ کھڑی ہوئی۔

یہ کتابیں اور قبیح لٹریچر سابقہ حکومتوں کے دور میں بھی لوگ ان کے سامنے اور تحریک جعفریہ کی قیادت کے سامنے پیش کر چکے ہیں مگر حکومت نے اس کا نوٹس لینے کی بجائے سپاہ صحابہ کے رہنماؤں اور کارکنوں پر گرفتار کر کے جھوٹے مقدمات بنا دیئے اور انہیں ہی ظلم کی چکی میں جھونک دیا مگر لٹریچر اور قبیح دشنام طرازی بند نہ کی گئی اور ملک میں کوئی ایسا نہ بنایا گیا جو صحابہ کرام کے خلاف گالی گلوچ کرنے والے کو کیفر کردار تک پہنچا سکے۔

سپاہ صحابہ تجویز کرتی ہے کہ صحابہ کرام اور اہل بیت کرام کی توہین کرنا خلاف قانون قرار دیا جائے اور ایسے شخص کو سزائے موت یا عمر قید دی جائے جو صحابہ کرام امہات المومنین ازواج مطہرات اور اہل بیت کرام کے خلاف گالی گلوچ اور دشنام طرازی اور تکفیر کا مرتکب ہو اس قانون کے نفاذ سے شیعہ سنی فسادات ہمیشہ ہمیشہ کیلئے ختم ہو جائیں گے۔

اگر لشکر جھنگوی سے تحریک جعفریہ کو کوئی شکایت ہے تو وہ حکومت ان کے رہنماؤں سے بات کریں وہ حکومت کے پاس جیلوں میں موجود ہیں۔ اس کیلئے سپاہ صحابہ کو موردِ الزام ٹھہرانا کسی طرح بھی جائز نہیں سپاہ صحابہ قتل و غارت کی مذمت کرتی ہے اور تحفظ ناموس صحابہ کیلئے اعتدال اور دلیل پر یقین رکھتی ہے۔ قانونی جدوجہد ہی صحیح راستہ ہے۔

33

حکومت پوری طاقت سے قائم ہو تو اسکے کے خلاف اٹھنا ہر ایک کا کام نہیں صرف وہ اٹھ سکتا ہے جو فیصلہ کر چکا ہو کہ وہ اٹھے گا خواہ کچھ ہو جائے جو لوگ ایسی بات کہتے ہیں انکو صحابہ کی طرف سے صفائی پیش کرنی چاہئے نہ کہ حضرت حسین کو مطعون کرنا۔ اٹھنے والے سے صفائی پیش کرنے کا مطالبہ کرنے کا کیا موقع ہے صحابہ کرام کی پوزیشن صاف کی جا سکتی ہے ہر شخص کا یہ کام نہیں تھا...... حضرت معاویہ ؓ بغیر رضامندی عوام کے حکومت پر قابض ہو گئے تھے انکی حکومت میں رضامندی کا کوئی دخل نہیں رہا تھا اور ملک کے مال میں تصرف ہونا شروع ہو گیا تھا۔

23. شہادت حسین ؓ

24. اس کے ساتھ ساتھ مسموم و مذموم

تذکرہ شہید وفا

قاری جلیل الرحمان شہید

برادر ابوہریرہ مکی شہید

آج سرزمین افغانستان پر امن و امان کا جو مثالی نظام کامیابی کے ساتھ نافذ ہے اور پوری دنیائے کفر جس خالص اسلامی حکومت سے لرزہ براندام ہے اس کا قیام مدارس عربیہ میں پڑھنے والے طلباء کرام کے ہاتھوں عمل میں آیا ہے مدارس عربیہ کا امت مسلمہ پر یہ احسان ہے کہ انہوں نے ایسے ایسے علم و عمل کے شہسوار پیدا کئے جنہوں نے اسلام کے عقائد و نظریات کی سرحد پر دفاعی پوزیشن کو مضبوط کرنے کے ساتھ ساتھ اقدام بھی کیا ہے میدان علم و عمل کے ان شہسواروں کی اکثریت جرات مند اور بہادر نوجوانوں کی ہے جو اپنی جوانی کی پرواہ کئے بغیر آگ و خون کی وادی میں چھلانگ کر شہادت جیسی نعمت عظمیٰ کو تلاش کرتے ہیں پھر کسی بھی تحریک یا تنظیم کے عروج میں نوجوانوں کا خون شامل ہے جذبوں اور ولولوں سے سرشار نوجوان جب نظام اسلام کی پیاس تڑپ اپنے سینے میں سمالیں تو موت انہیں ہیچ محسوس ہوتی ہے پرخار اور مشکل ترین راہوں پر چلنا ان کیلئے آسان ہو جایا کرتا ہے شوق شہادت میں کانٹوں کو وہ پھول محسوس کیا کرتے ہیں اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے قربانیاں دینے والے نوجوانوں کو تاریخ نے سنہرے حروف سے لکھا ہے خالد بن ولید ہوں یا صلاح الدین ایوبی محمد بن قاسم ہوں یا طارق ابن زیاد یہ وہ نوجوان ہیں جن کو گزرے صدیاں گزر گئیں مگر زمانہ ان کو آج تک یاد کرتا ہے اور ان کے نقش قدم سے راہنمائی حاصل کر رہا ہے اور یہ سلسلہ تا قیامت رہے گا اور یہی لوگ ہیں جو مر کر بھی زندہ رہتے ہیں جیسا قرآن پاک میں آتا ہے ولکن لا تشعرون انسانی عظمت کی تاریخ اپنے ان قابل قدر اور عالی مرتبت فرزندوں پر ہمیشہ فخر کرے گی کہ انہوں نے اپنی فکری بلندی نظریاتی پختگی اور عمل جدوجہد سے بزم جہاد کو سجائے رکھا اور خون جگر دیکر گلشن ہستی کی آبیاری کی یہ وہ قابل رشک لوگ ہیں جو حقیقی اپنا مقصد زندگی سمجھ لیتے ہیں اور مقصد کے حصول کے لئے اپنی جوانیاں وقف کر دیتے ہیں یہ مکتب عشق کے وہ سرپھرے ہیں جو آتش نمرود میں بے خطر کود پڑتے ہیں جبکہ عقل ابھی محو تماشائے لب بام ہوتی ہے قرآن مجید میں ان کی اس اصول وفا شعاری کو بیان کرتے ہوئے والہانہ انداز میں تعبیر کیا گیا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے مومنین سے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جنہوں نے محبوب حقیقی کے ساتھ کیا ہوا وعدہ پورا کر دکھایا ہے ان میں بعض تو وہ ہیں جو نیل مقصود کے انتظار میں دربار یار کی طرف بلاوے کی قطار میں کھڑے ہیں مصائب کی آندھیاں رکاوٹوں کے پہاڑ اور مشکلات کے طوفان ان کے اور دیار حبیب کے درمیان حد فاصل نہیں بن سکتے انہیں نوجوانوں میں میرا ایک بھائی بردل عزیز نہایت مخلص دوست مولانا قاری جلیل الرحمان شہید بھی جو طویل عرصہ تک کفر کے خلاف طالبان کے شانہ بشانہ لڑتے ہوئے جام شہادت پی کر حق تعالیٰ سے جا ملے تعلق رکھتے تھے وہ ان کی کم عمری ہی میں فوت ہو گئے تھے شہید سے دو بڑے اور ایک چھوٹے بھائی بھی ہیں مولانا کے والد مرحوم دینی ذوق رکھنے والے تھے اسی وجہ سے انہوں نے اپنے دونوں بڑے بیٹوں کو قرآن پاک کا حافظ بنایا مولانا صاحب اس وقت کم عمر تھے مگر والد کی خواہش تھی کہ ان کو بھی حافظ قرآن بنائیں لیکن وہ فوت ہو گئے والد مرحوم کی وفات کے بعد ان کے بڑے بھائیوں نے اور والدہ ماجدہ صاحبہ نے مل جل کر والد مرحوم کی خواہش کا احترام کرتے ہوئے انہیں اپنے آبائی وطن بدلی شریف کے مدرسہ جامعہ فاروقیہ دارالقرآن میں داخل کر دیا دو سالوں میں مولانا شہید نے قرآن پاک حفظ کر لیا قرآن پاک حفظ کرنے کے بعد قرآن پاک کی قرات کے لئے شہر رحیم یار خان کے مشہور قاری حضرت قاری عظیم بخش صاحب رحیمی کے پاس تشریف لے گئے اور وہاں سے فراغت کے بعد ابتدائی کتب دارالعلوم عثمانیہ میں علاقے کے مشہور بزرگ مولانا عبدالرحمان صاحب اور مشہور صاحب درس و تدریس مولانا محمد یوسف صاحب کے پاس پڑھیں درجہ ثانیہ کی کتب جامعہ مدنیہ فاروق اعظم میں پڑھیں اور درجہ رابعہ کی کتب جامعہ امدادیہ فیصل آباد میں پڑھیں اور درجہ خامسہ اور

کتاب خلافت و ملوکیت لکھ ماری اس طرح مظفر صاحب شیعہ سے روابط بڑھانے میں کامیاب ہو گئے۔ مودودی اور شیعہ ایک دوسرے کے دوست بن گئے۔ اور ایک دوسرے سے بھرپور تعاون کا سلسلہ چل نکلا۔ چنانچہ پھر مودودی صاحب نے 31 مئی 1970 کو احتجاجی جلوس کا اعلان کیا تو شیعہ کی طرف سے اس جلوس میں شرکت کا خاص اعلان کیا گیا اور اخبارات میں خبر شائع ہوئی اس جلوس میں پانچ ہزار شیعہ انجمنیں شرکت کریں گی (روزنامہ مشرق 31 مئی 1970)

اگلے دن یعنی یکم جون کو جلوس کے سلسلے میں یہ خبر شائع ہوئی مولانا ظفر الحسن کی قیادت میں شیعہ کا جلوس جب دفتر تحفظ حقوق نسبت روڈ پہنچا تو وہاں سنی شیعہ علما کی طرف سے جلوس کے شرکا کو ہار پہنائے گئے (روزنامہ مشرق یکم جون 1970)

پھر 1970 کے انتخابات سے پہلے مودودی صاحب نے ایک اخباری بیان جاری کیا کہ:

ان پر الزام لگایا جاتا ہے کہ وہ شیعہ کی ہمیشہ مخالفت کرتے رہے ہیں...... میری شائع کردہ کتب میں سے کوئی شخص نہیں دکھا سکتا کہ میں نے بھی شیعہ حضرات پر حملہ کیا ہو ان کے عقائد کے خلاف دل آزار بات کی ہو۔ (روزنامہ مشرق 23 اگست 1970)

اس کے بعد مودودی صاحب اور شیعیت نے ایک دوسرے سے پیار محبت کا لازوال رشتہ استوار کر لیا۔ اور ہر موقع پر اور خوشی غم کے حالات میں ایک دوسرے کے ساتھ رہے۔

اس دور کے علماکرام نے مودودی صاحب کی اس زہریلی کتاب کے خلاف شدید رد عمل ظاہر کیا۔ اسکے جوابات تحریر فرمائے اور مودودی صاحب سے اس حرکت سے باز آجانے درخواست کی چنانچہ مودودی صاحب نے اپنی زندگی کے آخری ایام میں بغرض علاج امریکہ تشریف لے گئے اسی وقت بھی حافظ محمد صلاح الدین یوسف صاحب نے اپنے ہفتہ روزہ میں یہ اپیل شائع کی:

نہیں کہا جا سکتا کہ مولانا صاحب کی حیات مستعار کتنے دن باقی ہے تاہم یہ واضح ہو جاتے ہیں کہ موصوف عمر کے جس مرحلے میں ہیں وہ چل چلاؤ کا دور ہے کاش انہیں جلدی یہ توفیق نصیب ہو کہ وہ خلافت ملوکیت جیسی زہریلی کتاب سے اظہار برات فرمائیں۔ یہ توبہ نامہ گو ان کے ذاتی وقار اور علمی انا کے خلاف ہو گا۔ لیکن ہمیں امید ہے کہ ان کے لئے سعادت اخروی کا ضرور باعث ہو گا۔

(ہفت روزہ الاعتصام 8 جون ۷۹ء)

مگر موصوف توبہ کئے بغیر امریکہ ہسپتال میں 22 ستمبر کو چل بسے۔ اس کے بعد چاہئے تو یہ تھا ان کے جماعت کے ذمہ دار اس سے سبق سیکھتے اور اس کتاب کی آئندہ اشاعت سے باز آجاتے۔ انہوں نے اسے اب تک بھرپور پھیلایا اور اب اسے بد قسمتی سے سرحد میں ایم اے کے نصاب میں شامل کر لیا گیا۔ اس کے سنی مسلمانوں کے جذبات کو سخت ٹھیس پہنچے گی اور فرقہ وارانہ کشیدگی میں اضافہ ہو گا۔ لہذا حکومت کو چاہئے کہ ایسی مسموم وبد موم متنازعہ متعفن کتاب کو نصاب سے فی الفور کیا جائے۔ بصورت دیگر اسے سخت احتجاج کا سامنا ہو سکتا ہے۔ اور اس کی بجائے کوئی مستند تاریخی کتاب نصاب میں شامل کر لی جائے امید ہے کہ حکومت بصیرت سے کام لے گی اور 97% عوام کے جذبات سے کھیلنے سے باز رہے گی۔

○ ذلت کی بجائے تکلیف اٹھانا بہتر ہے۔

○ بے غرضی سے انسانیت کی خدمت کرنا انسانیت کی معراج ہے۔

سادسہ کی کتب دارالعلوم رحیم یار خان میں پڑھیں اور دورہ حدیث شریف جامعہ رحمانیہ کراچی میں پڑھا فراغت تعلیم کے بعد مولانا شہید نے اپنا تدریسی سفر تعلیم القرآن عیدگاہ سے شروع کیا ایک سال کے بعد چند وجوہات کی بناء پر وہاں سے منتقل ہو گئے مگر اس ایک سال میں مولانا نے بہت ہی محنت اور توجہ سے پڑھانے کی وجہ سے تدریس میں مشہور ہو گئے اس لئے جیسے ہی منتقل ہوا تو مدرسہ عربیہ رحیم آباد کے مہتمم نے اپنے مدرسہ میں تدریس کے لئے مولانا کو دعوت دی مولانا شہید نے دعوت قبول کر کے وہاں تدریس شروع کر دی یہ تو تھی مولانا شہید کی تعلیم و تعلم کی سرگزشت اسی تعلیم و تعلم کے دور میں آپ کو جہاد کا شوق اور جذبہ پیدا ہو گیا اسی جذبہ کی تسکین کے لئے آپ نے مختلف اوقات میں معسکر محمود غزنوی میں ٹریننگ حاصل کرتے رہے ۱۹۹۸ء میں عید الضحیٰ کے بعد آپ افغانستان میں چلے گئے وہاں آپ نے طالبان کے شانہ بشانہ باغیوں کے خلاف کئی اہم معرکوں میں شرکت کی بالآخر ۲۳ ستمبر ۱۹۹۸ء کو تخار میں ایک معرکہ میں جام شہادت نوش کر کے خلد بریں میں پہنچ گئے اس وقت مولانا شہید کی عمر ۲۴ سال تھی مولانا شہید نے شہادت سے قبل ایک خط میری طرف لکھا جس میں انہوں نے لکھا کہ میں یہ خط قندوز سے لکھ رہا ہوں اور چند دنوں کے بعد تخار میں تشکیل ہو جائے گی اور لکھا کہ امریکہ کے حملوں کا تو آپ کو معلوم ہو گیا ہو گا اس کی تباہی کے لئے ہر نماز کے بعد خصوصی دعا فرمایا کریں اسی عنوان سے ایک خط انہوں نے گھر والوں کو بھی لکھا اور اسی میں لکھا کہ دو دعائیں میرے لئے خصوصی کیا کریں ایک تو یہ کہ اللہ تعالیٰ معذوری سے بچائے اور قید سے اور دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ شہادت عطا فرمائے مختصر یہ کہ مولانا شہید کو جذبہ شہادت جنون کی حد تک لگا ہوا تھا جو کہ پورا کر دکھایا اور ہم سب لوگوں کے لئے نمونہ بن کر چلے گئے شہید کی لاش کو اپنے آبائی وطن بدلی شریف لایا گیا جب لوگوں کو پتہ چلا کہ ایک شہید کی لاش آ رہی ہے تو لوگ ایک طوفان کی طرح امنڈتے چلے آئے کہ شہید کی زیارت کریں جب جنازہ اٹھایا گیا تو سب لوگوں کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اور نماز جنازہ شیخ الصرف والنحو پیر طریقت حضرت مولانا نصر اللہ خان لغاری صاحب توحید آباد والوں نے پڑھایا اور ٹھیک بارہ بجے دن کو شہید موصوف کو اپنے آبائی قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ ان دنوں گرمی بہت تھی لیکن شہید کی کرامت کی وجہ سے سارا دن بادل چھائے رہے اور ٹھنڈی ہوا چلتی رہی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولانا شہید کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائے اور ان کی پسماندگان کو صبر جمیل نصیب فرمائے اور ہمیں ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے جام شہادت نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

اے راہ رواں اہل وفا ہم تم سے شرمندہ ہیں بہت
تم جان پہ کھیل گئے اور ہم سے ہوئی تاخیر بہت

لشکر طیبہ کے ایک کارکن کا مجلۃ الدعوہ کے نام

کھلا خط

ماہانہ مجلۃ الدعوۃ پڑھا اور خوشی ہوئی خاص کر حافظ صاحب کا خطاب بہت جامع اور مسلم پاکستانی قوم کی آواز تھا اور مرید کے میں اتنے بڑے اجتماع کا ہونا ہندوستانی حکومت کے لئے لمحہ فکریہ تھا کہ مسلم نوجوان اب کشمیر کے ساتھ ساتھ ہندوستان کے اندر مسلم علاقے بھی حاصل کرنے کا عزم کر چکے ہیں اس کے علاوہ حافظ صاحب کا خطاب پاکستانی حکومت کے لئے بھی سبق ہے اور مری کے کا اجتماع ایک کھلا چیلنج کہ وہ فوراً شریعت نافذ کر دیں اور ملک میں قرآن و حدیث کے علاوہ کوئی فیصلہ نہ ہو۔ انشاء اللہ

باقی میرے محترم الدعوۃ کے اندر مجاہدین کی کاروائیوں کی تفصیل پڑھ کر جذبہ جہاد زندہ ہو جاتا ہے اور کشمیر کے اندر جانے کی خواہش بڑھ جاتی ہے بے شک مسلمان تو شہادت کا طلب گار ہے میرے محترم بھائی الدعوۃ کے اندر آپ نے مرید کے کے اجتماع میں اہل حدیث کے علاوہ دوسرے مسالک کے نوجوانوں اور مسلم علماء کا لکھا ہے ہمیں خوشی ہے کہ ہمارے اجتماع میں باقی مسلک کے لوگ بھی آتے ہیں' میرے خیال میں اجتماع ہی تمام مذہبی اور مجاہد تنظیموں کو کھلی دعوت دینی چاہئے اور وہ اپنے خیالات کا اظہار کریں میرے محترم بھائی شیعہ کے علاوہ تو تمام مسلک قرآن اور حدیث کے اوپر مکمل یقین رکھتے ہیں اور ہمارے اجتماع میں ضرور آتے ہیں شیعہ جو کہ قرآن و حدیث کے اوپر یقین نہیں رکھتے وہ ہمارے اجتماع میں نہیں آتے ہمارا اجتماع عام طور پر مسلمانوں کا اجتماع ہوتا ہے۔ آپ نے لکھا ہے کہ اجتماع میں شیعہ بریلوی اور دیوبندی علماء کی کثیر تعداد نے شرکت کی شیعہ جن سے ہم کسی طرح کا تعلق نہیں رکھتے۔ مثلاً ان کے ساتھ کھانا نہیں کھاتے' شادی وغیرہ نہیں کرتے' نماز ان کے ساتھ نہیں پڑھتے' اذان ان کی طرح نہیں دیتے' روزہ ہمارے ساتھ نہیں رکھتے اور نہ ہی افطار کرتے ہیں' اور اسی طرح حج' زکوۃ اس کے علاوہ جہاد وہ نہیں کرتے۔ بلکہ کشمیر کے اندر عملی طور پر غداری یہی لوگ کرتے ہیں اور ہمارے علماء اور اس کے بعد بریلوی دیوبندی کے بھی علماء ان کو کافر قرار دے چکے ہیں اور آپ نے پھر بھی الدعوۃ میں لکھ دیا کہ شیعہ کی بڑی تعداد نے شرکت کی ہمارے ہی قائدین نے مولانا حق نواز صاحب کے ساتھ مل کر یا اس طرح کہ مولانا حق نواز صاحب نے علامہ احسان الہی ظہیر صاحب کے ساتھ مل کر علماء نے وہ فتوے جو کتابوں کے اندر تھے جلسے اور جلوسوں کے اندر عوام کو سنائے اور کھل کر شیعہ کو کافر کہا حتیٰ کہ آپ کو بم دھماکے ہی میں شہید کر دیا گیا ہمارے قائدین نے کم قربانی دی ہے کہ ہم آج یہ کر رہے ہیں کہ ہمارے اجتماع میں بہت بڑی تعداد میں شیعہ نے شرکت کی ہے مولانا حق نواز صاحب تو صرف اکیلے شہید ہوئے تھے اور ہماری پوری کی پوری جماعت شہید ہو گئی۔ شیعوں نے ہمارے خون سے ہاتھ رنگے ہوئے ہیں اور آج ہم ان کو اپنے ساتھ ملا رہے ہیں وہ شیعہ جو صحابہ کو گالیاں دینا اور ازواج مطہرات کو گالیاں دینا اپنے مذہب کا حصہ مانتے ہیں۔ کیا ہمارے اکابرین کی قربانی ختم ہو گئی یا ہم بھول گئے یا ہم اپنے مشن سے پھر گئے اب اللہ کے فضل سے وہ آواز جو ہمارے قائدین نے اہل سنت علماء کے ساتھ مل کر دی اور جس کی پاداش میں ہی ان کو شہید کر دیا۔ آج وہی آواز مسجد نبوی کے منبر سے شیخ حذیفی صاحب کی زبان مبارک سے نکلی ہے کہ شیعہ کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں اور اسلام کے لئے سب سے بڑا خطرہ شیعہ ہے۔ شیعہ قرآن کو بدلہ ہوا قرآن مانتے ہیں حالانکہ اس کی حفاظت اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمے لی ہے حدیث کو یہ نہیں مانتے ازواج کو یہ گالیاں دیتے ہیں صحابہ کو یہ گالیاں دیتے ہیں ان کی معتبر کتابیں جن کے اندر غلیظ بکواس کی گئی ہے۔ اور چاند کمپنی سے چھپا ہوا قرآن اور اس میں چھپی ہوئی تفسیر کا مطالعہ کریں تو کوئی مسلمان اگر ان کو کافر نہ کہے تو اس کا ایمان جاتا ہے۔ باقی میرے بھائی تفصیل یہاں پر میں تحریر نہیں کر سکتا۔ میرا علم کچھ بھی نہیں ہے آپ بہت علم والے ہوں گے ہمارے عظیم کمانڈر اور جرنیل ہمارے محترم لیڈر نے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ۷۳ء کا آئین منسوخ کر دینا چاہئے کیونکہ اس میں شیعوں کو چھوٹ دی گئی ہے جو لوگ قرآن و حدیث میں چھوٹ مانگتے ہیں وہ کیسے مسلمان ہو سکتے ہیں۔ اسلام ایک ہے اور ایک رہے گا ہم بدل جائیں گے۔ یا ہم اس دنیا سے چلے جائیں گے مگر اسلام ہمیشہ رہے گا۔

باقی محترم بھائی مرید کے کے اجتماع نے پوری دنیائے کفر کے ایوانوں میں ہلچل مچا دی ہے اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مسلم قوم متحد ہو رہی ہے اور حافظ صاحب نے بھی پوری پاکستانی آبادی اور پوری مسلم قوم پر زور دیا ہے کہ وہ بھی اسی طرح متحد ہو جائیں جس طرح کفر متحد ہو گیا ہے G.8 اور ویٹو پاور جس طرح مسلمانوں پر طرح طرح سے حملے کر رہے ہیں کبھی اقتصادیات کی پابندیاں کبھی دہشت گردی کبھی ایٹمی دھماکے...... کفر کوئی بھی طریقہ جس سے مسلمانوں کو نقصان پہنچتا ہو ہاتھ سے جانے نہیں دیتا اس طرح ہمیں بھی اینٹ کا جواب پتھر سے دینا چاہئے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ ہمیں فوراً ملک کے اندر شریعت نافذ کر دینی چاہئے۔

محترم قائد حافظ صاحب نے فرمایا کہ نواز شریف اپنی حکومت کیلئے اور اس کو مضبوط بنانے کیلئے سپریم کورٹ کو اپنی ذات کیلئے استعمال کیا صدر کے اختیارات ختم کئے چیف آف آرمی سٹاف کو وقت سے پہلے گھر بھجایا یعنی اپنے حکومت کیلئے ہر حربہ ہر طریقہ استعمال کیا مگر جب شریعت اللہ تعالیٰ کے قانون کی باری آئی اس کو سینٹ میں پیش کر دیا اور کہا یہ میرے بس میں نہیں۔ عوام کو دھوکا دیا جا سکتا ہے مگر اللہ کی ذات کو کون دھوکا دے سکتا ہے اس کا انجام اس نے دیکھ لیا ہو گا باقی میرے محترم رسالہ الدعوۃ مجاہدین لشکر طیبہ کے ایک جامع اور مکمل رسالہ تھا ہماری دعا ہے اللہ تعالیٰ اس کو زیادہ ترقی دے۔ (آمین) اگر کوئی غلطی ہو تو معاف کرنا معذرت خواہ ہوں۔ مجاہد عبداللہ لشکر طیبہ

آج کا نوجوان

تحریر حافظ عبدالخالق رحیمی فیصل آباد

آج کل بڑے بڑے شہروں میں بسنت منائی جا رہی ہے لوگ بڑے جوش و خروش سے بڑی مدہوشی اور بڑی آزادی سے پتنگ بازی میں مصروف ہیں اور عوام کے اندر یہ بات بڑی خوشی سے کی جا رہی تھی کہ ہماری قوم بسنت منا رہی ہے بڑے بڑے شہروں کا ماحول بے غیرتی میں ڈوبا ہوا تھا جس میں عام لوگ بھی تھے اور خاص بھی اسی ماحول میں تصویر کے دو رخ بن گئے ایک رخ وہ تھا کہ جس میں بسنے والے کہہ رہے تھے کہ یہ فضول خرچی ہے اور دوسرا رخ وہ تھا جس میں بسنے والے کہہ رہے تھے کہ یہ قوم کی خوشی ہے ایک طرف آواز لگ رہی تھی کہ یہ بے وقوفی کی واضح علامت ہے دوسری طرف یہ آواز لگ رہی تھی کہ یہ آپس کی محبت کا واضح اظہار ہے ایک طرف یہ صدا بلند کی جا رہی تھی اس میں جانوں کا اتلاف ہے دوسری جانب یہ صدا بلند کی جا رہی تھی کہ یہ قومی جذبے کا واضح ثبوت ہے ایک طرف یہ نعرہ لگ رہا تھا کہ یہ احمقانہ چال ہے دوسری طرف یہ نعرہ لگ رہا تھا یہ کہ نوجوانوں کی ایک سوچ ہے ایک طرف یہ آواز بھی سے سنائی دیتی تھی کہ یہ عشق مجازی کی تباہ کاریاں ہیں۔ دوسری طرف یہ علی الاعلان کہا جا رہا تھا کہ نوجوان نسلوں کا یہی سبب ہے محبت اور عشق کا بس فرق اتنا ہوا کہ پہلی آواز پہلی صدا پہلے نعرہ لگانے والوں کیساتھ کوئی ہمدردی اور کوئی ان کے ساتھ اتفاق نہیں کر رہا تھا۔ اور دوسری آواز لگانے والوں کے کیساتھ عوام بھی تھے خواص بھی تھے تاجر بھی تھا اور ملازم بھی تھا یہاں تک کہ حکمران بھی انہی کے ساتھ تھے۔ حالانکہ پہلی آواز حق لوگوں کی تھی اور دوسری آواز باطل لوگوں کی تھی پہلی صدا حقیقت تھی دوسری صدا صورت تھی پہلا نعرہ حق کی بلندیوں پر پہنچانے والا تھا اور دوسرا نعرہ پستیوں میں گرانے والا تھا۔ پہلا اعلان نوجوانوں کی نوجوانی باقی رکھنے والا' ماؤں بہنوں کی عزت رکھنے والا اور بڑھوں کی شرافت باقی رکھنے والا تھا۔

کاش! ان دو آوازوں ان دو صداؤں میں کسی نے فرق کیا ہوتا تو ہمارے حکمرانوں نے ہماری عوام نے اور نہ ہی ہمارے خواص نے بلکہ فرق کرنے والوں کو اس زمانے میں بے وقوف کہا گیا۔ سوسائٹی اور معاشرے سے ناواقف کہا گیا۔ ان کو بدنام کرنے کیلئے آوازیں کسی گئیں۔ اور ایک طرف میں سوچ رہا تھا کہ ان نوجوانوں کی جوانی کہاں ضائع ہو رہی ہے' ان کی غیرت کہاں صرف ہو رہی ہے' ان کی جان کس کھاتے لگ رہی ہے۔ اور ان کی ہمہ تن سوچ کہاں خرچ ہو رہی ہے۔

افسوس! ان کو کوئی سمجھانے والا نہیں افغان کو کوئی سنبھالنے والا نہیں کھڑا ہوا اگر ان کو کوئی بتاتا کہ آج ہمارے معاشرے میں بے دینی کی ہوائیں چل رہی ہیں۔ آج ہمارے معاشرے میں دیندار لوگوں کی عزتوں کا کوئی رکھوالا نہیں۔ آج ہمارے معاشرے میں صحابہ کو کھلی گالی دی جا رہی ہے' آج ہمارے معاشرے میں ماؤں بہنوں کی عزتوں سے کھیلا جا رہا ہے کوئی ان کو پوچھنے والا نہیں کوئی ان کو لگام ڈالنے والا نہیں اور کوئی اپنی جان' غیرت اور سوچ کو قربان کرنے والا نہیں اگر میں اپنے الفاظ یوں کہوں کہ۔

بہا دو خون سڑکوں پر مگر ذرا سوچو تو اتنا\
وطن نے اگر خون مانگا تو تمہارے پاس کیا ہوگا

کاش! ہماری عوام اور خواص کی سوچ کوئی بدلنے والا اٹھا کبھی وہ بھی وقت تھا کہ ایک نوجوان سترہ سالہ کو ماں بہن کی عزت کیلئے پکارا گیا تو وہ وہاں سے چل کر ملتان پہنچا لیکن آج ماؤں بہنوں کی عزتوں کیساتھ ڈرامہ کیا جاتا ہے' کیا ہم سے کچھ پوشیدہ ہے کیا ہم سے چھپا ہی پردہ ہے کبھی وہ بھی دور تھا کہ حضرت عمرؓ کے دور میں ایک نوجوان عورت زیور سے لیس دور سے چل کر آتی ہے اور کعبہ کا طواف کرتی ہے پھر آرام سے واپس چلی جاتی ہے۔ حضرت عمرؓ اسے پوچھتے ہیں کہ بتاؤ راستے میں لوگوں کو کیسے پایا وہ کہتی ہے کہ ہر بڑا باپ معلوم ہوتا تھا اور چھوٹا بھائی معلوم ہوتا تھا۔ لیکن آج کے دور میں اولاً تو شرعی پردہ ہی نہیں لیکن اگر کوئی ماں بہن گھر سے نکلی ہے تو سب لوگ خواہ بڑے ہوں یا چھوٹے نظر جما کر دیکھتے ہیں کوئی ان کو روکنے والا نہیں بالفرض اگر کوئی روکے بھی تو لوگ اس کے قتل کے در پے ہوتے ہیں کبھی وہ بھی زمانہ تھا کہ ایک نوجوان بیت المقدس کے قبضہ کیلئے اٹھا ہے تو تمام یہودیوں کی تس نس بگاڑ دیتا ہے۔ لیکن آج اس کی پکار پر کوئی بھی لبیک کہنے والا نہیں کبھی وہ بھی دور تھا کہ ایک شخص کی سوچ انقلاب برپا کر دیتی ہے جس کو امام انقلاب مولانا عبید اللہ سندھی کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ لیکن آج کے نوجوان کی سوچ فلموں اور ڈراموں میں خرچ ہو رہی ہے کبھی وہ بھی ماحول تھا کہ ایک آدمی نے پوری امت کے سنوارنے کے بارے میں سوچا اور پوری دنیا میں ہلچل مچا کے رکھ دی جس کو مولانا الیاس کے نام سے یاد کیا جاتا ہے اور کبھی وہ بھی وقت تھا کہ دبلا پتلا انسان کھڑا ہو جاتا ہے اور دشمنان صحابہ کے منہوں کو لگام ڈال کے رکھ دیتا ہے اور پورے کفر کے دل لرز جاتے ہیں جس کو حق نواز جھنگوی کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ کبھی وہ بھی دور تھا کہ لوگوں کے دلوں پر محنت ہوتی تھی تو کوئی وقت کا ولی بنتا تھا کوئی عابد اور زاہد بنتا تھا اور کوئی مجاہد لیکن آج کے دور میں محنت تو کجا ظاہر اتنا بگاڑ دیا جاتا ہے کہ نہ معلوم یہ مسلمان ہے یا انگریز جس کا نقصان یہ ہوتا ہے کہ سب انگریزوں والی صفات اندر آ جاتی ہیں۔ ہائے؟ کوئی بھی اس بات کو نہیں سمجھتا کبھی وہ بھی دور تھا کہ دیندار لوگوں کو عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا لیکن آج کے دور میں انہی لوگوں کو اہمیت نہیں دی جاتی۔ میری یہ باتیں اکثریت کی وجہ سے ہیں نہ کہ قلت کی وجہ سے اگرچہ اس دور میں بھی ان جیسے لوگ پائے

باقی صفحہ نمبر 34

کاروان پیغام امن

پیام امن کارواں کے سلسلہ میں سپاہ صحابہ کے مرکزی و صوبائی قائدین مورخہ ۲۱/۲/۲۰۰۰ کو دن 11:55 پر سرگودھا شہر کی حدود میں داخل ہوئے۔ سپاہ صحابہ ضلع سرگودھا کے رہنماؤں نے مختلف پروگرام ترتیب دے رکھے تھے۔ جونہی قائدین کچہری بازار پہنچے تو کارکنوں نے والہانہ استقبال کیا پھولوں کی پتیاں نچھاور کی گئیں۔ مولانا محمد اعظم طارق صاحب نے دفتر سپاہ صحابہ کا افتتاح کیا۔ افتتاحی تقریب سے مولانا محمد اعظم طارق صاحب نے دوران خطاب دفتر کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور دفتر کو باقاعدگی سے استعمال کرنے کی تلقین کی۔

افتتاح کے فوراً بعد پیام امن کارواں جناح ہال پہنچا وہاں ایڈیٹر کونسل کے زیر اہتمام میٹ دی پریس کی تقریب میں مولانا محمد اعظم طارق صاحب مہمان خصوصی تھے۔ جہاں انہوں نے سرگودھا کے صحافیوں سے خطاب کرنا تھا تلاوت قرآن پاک کے بعد مولانا محمد اعظم طارق صاحب نے انتہائی مدلل اور تفصیلی خطاب کیا۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے چار سال تک جیلوں میں اذیتیں دی گئیں لیکن سپاہ صحابہ نے امن کا راستہ اختیار کیا۔ قانون کا راستہ اختیار کیا اگر ہم بدامن ہوتے تو لوگ ہمیں ایم این اے یا ایم پی اے منتخب نہ کرتے۔ امن کی دلیل دیتے ہوئے آپ نے مزید فرمایا کہ مولانا جھنگوی" نے شہادت سے قبل ۵ قاتلوں کے نام سے آگاہ کیا تھا لیکن ان پانچ قاتلوں پر کبھی حملہ بھی نہیں ہوا۔ مولانا نے فرمایا کہ مذہبی جماعتوں کا بھی مالی احتساب کیا جائے۔ میں اپنی ذات کو اور سپاہ صحابہ کو سب سے پہلے احتساب کیلئے پیش کرتا ہوں۔ ایڈیٹر کونسل کے صدر جناب عبیداللہ طاہر نے مولانا کو یادگار شیلڈ دی اور مولانا کی امن کی خدمات کے سلسلے میں امن اسناد سے نوازا گیا۔ جو مولانا اعظم طارق مولانا احمد لدھیانوی اور مولانا اکرم عابد کے لئے بہت بڑا اعزاز ہے۔

میٹ دی پریس کے اعزاز کے بعد مولانا محمد اعظم طارق صاحب کو پریس کلب سرگودھا میں مہمان خصوصی کے طور پر خطاب کرنا تھا۔ آپ جناح ہال سے فوراً سرگودھا پریس کلب گئے وہاں دوران خطاب آپ نے واضح کیا کہ پڑوسی ملک کی کابینہ نے میرے قتل کا انعام رکھا ہے حکومت اس کا نوٹس کیوں نہیں لیتی۔ آپ نے فرمایا کہ مولانا حق نواز جھنگوی کی شہادت سے لیکر اب تک سینکڑوں کارکن شہید ہو چکے ہیں لیکن ہم نے گولی کا راستہ اختیار نہیں کیا۔ ہمارے پاس دلیل ہے۔ دشمن ہماری دلیل کے بدلے گولی مارتا ہے جبکہ ہماری دلیل سے دشمن گلی گلی میں چھپ چھپ کے اپنی جان بچاتا پھرتا ہے۔

پریس کلب سرگودھا میں خطاب کے بعد مولانا محمد اعظم طارق صاحب نے صحافیوں کے سوالوں کے جواب دیئے پریس کلب سے فارغ ہونے کے بعد مولانا محمد اعظم طارق صاحب اور پیغام امن کارواں کے تمام قائدین جامع مسجد فاروق اعظم پہنچے وہاں علماء کونشن کا اہتمام کیا گیا تھا علماء کونشن سے مولانا محمد اعظم طارق صاحب نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ علماء کرام انبیاء کے وارث ہیں' نبوت کا سلسلہ بند ہونے کے بعد ہم تک اسلام صحابہ اکرام اور علماء اکرام کے ذریعے پہنچا آج ہمیں قرآن کے وارثوں کو بچانا ہے دین کو بچانا ہے صحابہ کرام کا سپاہی بن کر دشمن کی غلیظ زبان کو بند کرنے کے لئے امن کا راستہ اپناتے ہوئے منبرو محراب پر صدا بلند کرنا ہوگی۔ اپنے فروعی اختلافات ختم کرنا ہونگے۔ علماء کونشن کے فوراً بعد آپ نے کارکنوں کے کونشن سے خطاب کیا۔ آپ نے فرمایا سپاہ صحابہ" کے کارکنو متحد ہو جاؤ اپنی صفوں میں اتحاد پیدا کرو۔ صحابہ اکرام کی سیرت کو اپناؤ اپنی صورتوں کو داڑھی سے سجاؤ' نماز کی پابندی کرو' ہمیشہ سچ بولو اور سچے کا ساتھ دو امن کی خوشبو ہر طرف پھیلاؤ جو امن کی تباہی کے بارے میں سوچتا ہے وہ ہم میں سے نہیں' اپنی صفوں میں غلط لوگوں کو مت داخل ہونے دو ہر کارکن خود کو علمی طور پر اور تنظیمی طور پر مضبوط کرے اصحاب کرام کے کردار اور افعال اور طرز زندگی پر عمل کرو تاکہ دوسرے کہیں کہ واقعی یہ صحابہ کا سپاہی ہے آپ نے واضح فرمایا کہ ہم دشمن سے مرعوب ہونے والے نہیں دشمن کو ہم اپنے جوتے کی نوک پر سمجھتے ہیں۔ اگر آج ہم سیرت صحابہ اپنالیں گے تو کل سپاہ صحابہ" کا ہوگا۔

کارکنوں کا کونشن قابل دید تھا۔ بہت سے ایسے افراد جنہیں داخلہ نامہ نہ مل سکے انہیں کونشن میں داخل نہیں ہونے دیا گیا تھا۔ پورا ہال مولانا کی تقریر بڑی توجہ سے سن رہا تھا کونشن سے مولانا محمد احمد لدھیانوی' ڈاکٹر خادم حسین ڈھلوں مولانا عبدالغنی' حافظ اقرار احمد عباسی' مولانا مسعود الرحمان عثمانی' مولانا اکرم عابد مولانا عبدالرحمان اور مولانا رحیم بخش صدیقی نے بھی خطاب کیا۔

کاروان پیام امن گجرات

رپورٹ۔ قمر شہزاد فاروقی ہنجن کسانہ گجرات۔

کاروان پیام امن گجرات کے حوالے سے قائدین سپاہ صحابہ محترم ڈاکٹر خادم حسین ڈھلوں قائد طلبہ حافظ اقرار احمد عباسی دن گیارہ بجے جہلم سے چلے ان کے ہمراہ قائد گجرات حضرت مولانا قاری احسان الحق شاد صدر سپاہ صحابہ گجرات بھی تھے' قائدین کا استقبال موٹر سائیکلوں' کاروں' اور ویگنوں کے ساتھ گاؤں پانجو ڑیاں پل پر کیا گیا اور قائدین کو جلوس کی شکل میں جامع مسجد صدیق اکبر ﷜ ڈوگہ میں لایا گیا کچھ دیر بعد قائدین نے آرام کیا پھر تربیتی کونشن کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا قرآن پاک کی تلاوت قاری تنویر الحق شاد نے کی' سٹیج سیکرٹری جناب محترم محمد آصف معاویہ صاحب تھے۔ قائدین کے خطاب سے پہلے قائد

گجرات حضرت مولانا قاری احسان الحق شاد صاحب نے قائدین کا اور ضلع گجرات بھر کے تمام کارکنوں اور ڈاکٹر تاجران وکلاء زندگی کے ہر شعبے سے تعلق رکھنے والے لوگوں کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے پروگرام میں شرکت کی۔ قائد طلبہ حافظ اقرار عباسی نے اپنے خطاب میں مشن جھنگوی شہید کے علاوہ طلبہ کی تربیت کی اہم ضرورت اور ملکی نظام تعلیم پر تفصیل سے روشنی ڈالی انہوں نے کہا ہر کارکن کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے مشن کا داعی بنے جب تک مشن جھنگوی شہید کی دعوت ڈاکٹر وکلاء تاجران' طالب علم سب کو وہ اس وقت تک دشمنان صحابہ رسول ﷺ سر اٹھانے کے قابل نہیں رہیں گے۔ اور انہوں نے کہا اپنے اپنے علاقے میں سکولوں' کالجوں' یونیورسٹیوں میں سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس کی یونٹیں قائم کریں۔

علامہ مسعود الرحمان عثمانی صاحب نے اپنے خطاب میں کہا ہم نے جو کاروان پیام چلایا ہے اس کا پروگرام ہر آدمی تک پہنچایا ہے ملک میں مذہبی دہشت گردی اور فرقہ واریت کا خاتمہ ہو جائے اور اس ملک پاکستان میں سپاہ صحابہ نظام خلافت راشدہ اور غلبہ اسلام کی جو جنگ لڑ رہی ہے اس کے لئے کفر کی نیندیں حرام ہو چکی ہیں۔ اور اپنے خطاب میں کارکنوں کی تربیتی پروگرام پر تفصیل سے خطاب کیا۔ آخر میں ضلع گجرات کے ہر یونٹ کی رپورٹ طلب کی جن میں 'ڈھوکہ' 'بھوہ' 'ملکہ' 'مچھیں کسانہ' ننددال اور دیگر یونٹوں نے اپنی اپنی رپورٹیں پیش کیں۔ جناب محترم ڈاکٹر غلام حسین ڈھلوں اور حضرت مولانا علامہ عبدالحق صاحب نے بھی خطاب کیا قائدین نے عصر کی نماز ڈوگہ میں ادا کی پھر کھاریاں شہر کی طرف روانہ ہو گئے۔

جرنیل سپاہ صحابہ قائد ملت حضرت مولانا محمد اعظم طارق صاحب ۸ فروری بروز منگل اسلام آباد سے کھاریاں شہر میں پہنچے سینکڑوں گاڑیوں اور موٹر سائیکلوں پر سوار ہزاروں افراد نے فلک شگاف نعروں کے ساتھ تاریخی اور شاندار استقبال کیا۔ تمام جلوس ۲ بجے شہر کی مذہبی شخصیت جناب ڈاکٹر جلال خان کی رہائش گاہ پر لایا گیا قائد محترم نے کچھ دیر آرام کیا۔ پولیس کی چار موبائل گاڑیاں قائد محترم کے ہمراہ تھیں ضلع بھر کی انتظامیہ نے سخت ترین انتظامات کئے ہوئے تھے۔ سٹیج سیکرٹری جناب محمد آصف معاویہ صاحب نے جرنیل سپاہ صحابہ حضرت مولانا علامہ محمد اعظم طارق صاحب کو دعوت خطاب دی۔ آپ نے اپنے خطاب میں کہا وطن عزیز میں عرصہ دراز سے شیعہ سنی فسادات کا جو سلسلہ چل رہا ہے اور سالہا سال سے عموماً اور محرم کے قریب خصوصاً امن وامان کی صورت نہایت ہی خطرناک شکل اختیار کر لیتی ہے۔ اس کا مستقل سدباب اور شیعہ سنی فسادات کے قطعی خاتمہ کا مکمل فارمولا سپاہ صحابہ مرتب کئے ہوئے ہے اور اسے کئی فورموں پر پیش بھی کیا ہے جسے ہر حکمران اور محب وطن نے نہ صرف قابل عمل جانا ہے بلکہ اسے سراہا بھی ہے۔ اس فارمولا کی چند موٹی موٹی شقیں تھیں۔

۱) ہر مذہب و مسلک کے پیروکاروں کو پابند کیا جائے کہ وہ اپنے مذہبی عبادات اور رسومات اپنے گھر عبادت خانوں تک محدود رکھیں۔ اور لاؤڈ سپیکر کی آواز اجتماع تک محدود رہے کیونکہ عبادت عبادت خانہ میں ہو تو عبادت ہوتی ہے گلی کوچوں اور غیروں

مخیر حضرات سے ہمدردانہ اپیل

شہید ملت اسلامیہ علامہ ضیاء الرحمان فاروقی کا قائم کردہ دینی ادارہ

جامعہ عمر فاروق اسلامیہ رجسٹرڈ سمندری

ایک لاکھ ستر ہزار روپے کا مقروض ہونے کی بناء پر سخت دشواریوں کا شکار ہے۔ قارئین خلافت راشدہ، کارکنان سپاہ صحابہ اور تمام اہل خیر حضرات اپنے شہید قائد کے ادارے کو قرض سے نجات دلانے اور شاہراہ ترقی پر گامزن کرنے کیلئے دل کھول کر تعاون فرمائیں۔

جامعہ عمر فاروق اسلامیہ رجسٹرڈ رلوی محلہ سمندری ضلع فیصل آباد فون 420896 - 04652

کی عبادت طلباء کے سامنے کی جائے تو محض شرارت اور فسادات کا باعث ہوتی ہے۔

(۳)۔ سکولوں میں بچوں کو ریاضی' سائنس' اردو' انگلش عربی فارسی کی طرح دینیات بھی مشترکہ طور پر پڑھائی جائے۔ حقیقت یہ ہے شیعہ سنی تفریق کا آغاز سکولوں سے شروع کرانے کی ذمہ داری حکومت کے پلے پڑتی ہے اور بچے کے ذہن میں بٹھانا کہ اسلام ایک ہے مگر کلمہ جدا جدا ہے اور بنیادی تعلیمات الگ الگ ہیں خود اپنی نسل نو کو گمراہ کرنے کے مترادف ہے ایک طرف سنی لیڈران اتحاد بین المسلمین کی رٹ لگاتے ہیں اور دوسری طرف ریڈیو' ٹی وی پر الگ اذان کی رٹ لگاتے ہیں۔ آخر میں جرنیل سپاہ صحابہ نے کھاریاں شہر کے تاجران' وکلاء ڈاکٹر طبقہ اور زندگی کے ہر شعبے سے تعلق رکھنے والے لوگوں کا شکریہ ادا کیا۔

مولانا محمد اعظم طارق صاحب ۵ بجے صوفی ہوٹل گجرات پہنچے۔ آخری نشست کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا سٹیج سیکرٹری جناب محترم محمد آصف معاویہ تھے سٹیج سیکرٹری نے دعوت خطاب جرنیل سپاہ صحابہ حضرت مولانا علامہ محمد اعظم طارق صاحب کو دی انہوں نے کہا وطن عزیز میں عرصہ دراز سے مذہبی دہشت گردی فرقہ واریت کے لئے ہم نے کاروان پیام امن کا پروگرام ترتیب دیا کہ ہر شہر میں وکلاء ڈاکٹر' تاجران' ہر طبقے سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو اپنی دعوت مشن' موقف پہنچایا جائے جرنیل سپاہ صحابہ حضرت علامہ محمد اعظم طارق صاحب نے انکشاف کیا کہ شہباز شریف نے وزیر اعلیٰ بننے کے بعد مجھے اور حضرت مولانا علامہ منظور احمد چنیوٹی کو بلا کر علیحدگی میں ملاقات کی اور اپوزیشن لیڈر بننے کی دعوت دی تھی لیکن میری طرف سے انکار پر ٹھیک ۷ دن بعد مجھے گرفتار کر لیا گیا بینظیر دور میں دو کروڑ کا بریف کیس میرے سامنے رکھ کر صرف بے نظیر کی مخالفت نہ کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ لیکن میں نے صاف انکار کر دیا۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ تمام مذہبی جماعتوں کے اکاؤنٹس کی چھان بین کی جائے سابقہ دور میں حکمرانوں نے چوروں' لٹیروں کو گرفتار کر کے کوٹھیاں بھر دینی چاہیں سابقہ دور میں حکمرانوں نے اپنی ناکامیوں پر پردہ ڈالنے کے لئے ہم کو ہی ٹارگٹ بنایا (؟) ... کر وا دیا۔

۱۲ اکتوبر کے بعد امن کی کوششوں کی تعریف کی ہم بھی امن کا پھول اٹھا کر آگے آگے ہیں تاکہ محرم میں امن کوششوں کو ناکام نہ بنایا جا سکے۔ نواز حکومت نے ہمارے ۳۶ کارکنان مروائے اس موقع پر علامہ مسعود الرحمان عثمانی' مولانا عبدالحق صاحب ڈاکٹر خادم حسین ڈھلوں' حافظ اقرار احمد عباسی قائد گجرات حضرت مولانا قاری احسان الحق شاد نے خطاب کیا اور جرنیل سپاہ صحابہ کو گجرات بائی پاس سے الوداع کیا۔

قائدین سپاہ صحابہ کے اعزاز میں عصرانہ

سپاہ صحابہ پنجاب کے زیر اہتمام صوبہ بھر میں چلنے والا کاروان پیام امن قائد محترم حضرت مولانا محمد اعظم طارق کی قیادت میں ۲۸ فروری کو ضلع ملتان کے اہم ترین قصبہ حافظ والا پہنچا جہاں سپاہ صحابہ پنجاب کے سیکرٹری صاحبزادہ محمد قادری نے جامعہ عائشہ صدیقہ للبنات میں ان کے اعزاز میں عصرانہ دیا۔ جس میں علاقہ بھر کے کارکنوں سیاسی سماجی راہنماؤں عمائدین علاقہ نے شرکت کی قائد محترم نے خطاب فرماتے ہوئے دینی مدارس کی اہمیت و عظمت کو اجاگر کرتے ہوئے کہا کہ مدارس کی کچی عمارتیں اینٹ گارے سے بنی ہوئی تعمیرات حقیقت میں اسلام کے مضبوط قلعے ہیں دینی مدارس کا وجود اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ توحید و سنت کا پیغام دنیا کے ہر خطے میں پھیل رہا ہے اور یہ مدارس چودہ سو سال سے تبلیغ دین تحفظ قرآن و حدیث کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں اور ان کے علماء نے ملک و ملت کی فلاح کیلئے گرانقدر خدمات سرانجام دی ہیں انہیں مدارس کے فضلاء نے فرنگی سامراج کو برصغیر سے سرنگوں کرنے پر مجبور کیا اور انہیں کے تربیت یافتہ افراد نے کشمیر میں برہمن سامراج اور افغانستان میں روسی سامراج کو چنے چبوائے ہیں آج بھی یہی طبقہ دنیائے کفر کو کھٹک رہا ہے واشنگٹن ماسکو کے ایوانوں میں لرزہ طاری ہو چکا ہے کلنٹن کی نیندیں حرام ہو چکی ہیں قبل ازیں حضرت مولانا محمد احمد لدھیانوی نے جامع مسجد احسن العلوم حافظ والا میں درس قرآن دیا اور فرمایا قرآن مجید ہی میں ہمارے مسائل کا حل موجود ہے اور قرآن مجید ہی پہ عمل پیرا ہو کر مسلمان پوری دنیا میں غلبہ حاصل کر سکتے ہیں انہوں نے کہا علماء اسلام نے ہر دور میں اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے قید و بند کی صعوبتوں کو خندہ پیشانی سے قبول کیا ہے۔ صاحبزادہ محمد قادری نے قائدین کی آمد کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا سپاہ صحابہ کے مشن کی تکمیل کے لئے ہر قسم کی قربانی دی جا سکتی ہے مگر اس سے پیچھے نہیں ہٹا جا سکتا انہوں نے جرنیل محترم کو زبردست انداز میں خراج تحسین پیش کیا۔ اس موقعہ پر حضرت قاری محمد طیب قاسمی' ڈاکٹر منظور احمد شاکر ضلعی صدر مرزا محمد لقمان مولانا محمد عارف میاں افتخار نے بھی خطاب کیا

کاروان پیام امن و تربیتی کنونشن مظفر گڑھ

رپورٹ۔ امجد مصطفیٰ سرائی (مظفر گڑھ)

سپاہ صحابہ پاکستان کے مرکزی و صوبائی قائدین جرنیل سپاہ صحابہ مولانا محمد اعظم طارق صاحب کی قیادت میں مورخہ ۲۸ فروری ۲۰۰۰ء بروز سوموار صبح دس بجے جونہی مظفر گڑھ پہنچے تو کاروان پیام امن کا نہایت شاندار طریقے سے استقبال کیا گیا۔ بہت بڑی تعداد میں نوجوانوں نے تمام قائدین کا پل چناب پر زبردست استقبال کرتے ہوئے بڑے قافلے کی صورت میں مظفر گڑھ شہر لائے۔ شہر کے بارونق چوک قوان میں تاجروں کی ایک بہت بڑی تعداد نے قائدین سپاہ صحابہ کو پر جوش انداز میں خوش آمدید کہا اور ان پر زبردست گل پاشی کی۔ امن کی داعی امن کی علمبردار ملک کی سب سے بڑی اور منظم جماعت سپاہ صحابہ پاکستان کے قائدین کو اپنے درمیان پا کر تمام کارکنان اور پورے شہر میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔

جامعہ مدنیہ جھنگ موڑ مظفر گڑھ میں کارکنوں کے لئے تربیتی کنونشن کا بھی انتظام کیا گیا تھا جامعہ کے اندر اور باہر پولیس کی بھاری نفری تعینات رہی کسی بھی غیر متعلقہ شخص کو اندر جانے کی اجازت نہ دی گئی۔ تربیتی نشست کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ ضلع بھر سے آئے ہوئے سپاہ صحابہ کے عہدیداروں سے خطاب کرتے ہوئے سپاہ صحابہ کے

مرکزی راہنما مولانا فیض الحق عثمانی نے کہا کہ تمام کارکن اپنے اندر اتحاد اور نظم و ضبط پیدا کریں۔ کیونکہ جب تک جماعت میں نظم و ضبط کا فقدان رہے گا جماعت ترقی نہیں کر سکے گی۔ انہوں نے کہا کہ بھاری مینڈیٹ کے دعویدار سابقہ حکمران نے سپاہ صحابہ پر بہت ظلم کئے تھے۔ جس طرح آج سے چودہ سو سال پہلے بھاری مینڈیٹ کے وزیر اعظم ابو جہل نے قائد تحریک کی راہ میں روڑے اٹکائے تھے اور طرح طرح کے ظلم کئے تھے اسی طرح کے ظلم نواز حکومت نے بھی سپاہ صحابہ کے ساتھ روا رکھے۔ انہوں نے کہا کہ ہتکڑیاں اور رکاوٹیں توڑنا سنت رسول ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایک مرتبہ ہم کوٹ لکھپت جیل لاہور میں قید تھے۔ کارکنوں نے جیل میں نعرہ لگایا کہ نواز شریف آج تو نے ہمیں بیڑیاں پہنا رکھی ہیں ایک دن تو بھی بیڑی پہنے گا چنانچہ اللہ نے کارکنوں کی سن لی اور آج وہ خود بیڑیاں پہنے ہوئے ہے۔

قائمقام سیکرٹری اطلاعات سپاہ صحابہ پاکستان مولانا مسعود الرحمان عثمانی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم نے جھنگوی شہید" کے مشن کو منزل کے قریب تک پہنچا دیا ہے سپاہ صحابہ کا ایک دستور' اصول اور طریقہ کار ہے جس کی پابندی ہر صورت ہر کارکن اور عہدیدار کو کرنی چاہئے دستور میں ایک عہدیدار کی ذمہ داریوں کا تعین کیا گیا ہے لہٰذا اس پر عمل کرنا نہایت ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ صحابہ کرام" کفر کے سخت مخالف تھے لہٰذا ہم بھی آج کفر کے خلاف سختی کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ مولانا حق نواز" شہید کو مسلسل ۹ ماہ تک میانوالی جیل کی تاریک کوٹھڑی میں رکھا گیا اور جب مولانا رہا ہوئے تو جیل سپرنٹنڈنٹ نے کہا کہ مولانا ہم نے جب بھی مذہبی اور سیاسی لیڈران کو اس چکی میں بند کیا ان کی چیخیں نکل گئیں۔ آپ ۹ ماہ تک رہے آپ نے ایک بھی سہولت نہ مانگی اس کی وجہ کیا ہے؟ مولانا حق نواز شہید" نے جواب دیا کہ سپرنٹنڈنٹ صاحب میں نے آپ سے کچھ نہیں مانگنا تھا بلکہ جس سے مانگنا تھا مانگ لیا ہے اور وہ مجھے مل بھی چکا ہے انہوں نے کہا کہ میانوالی جیل میں مولانا حق نواز کو الٹا لٹکا کر مارا گیا۔ ان کی ہڈی اور پسلی توڑ دی گئی مولانا شعیب ندیم شہید نے پیٹھ پر سے کپڑا اٹھا کر دکھایا تو بے پناہ تشدد کے داغ موجود تھے لیکن مسکرا کر کہنے لگے کہ شعیب ندیم پولیس نے مارا تو بہت ہے لیکن بلال" سے زیادہ مار نہیں کھائی۔

انہوں نے کہا کہ سپاہ صحابہ ایک عظیم مشن کے لئے کام کرتی ہے اور یہ مشن حق و صداقت کا مشن ہے انہوں نے کہا کہ سپاہ صحابہ پہلے وجود میں آئی اور طالبان بعد میں لیکن وہ ہم سے آگے نکل گئے ہیں اور ہم پیچھے رہ گئے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ مستحب کو نہیں چھوڑتے جبکہ ہماری حالت یہ ہے کہ ہم فرائض کو بھی چھوڑ دیتے ہیں۔ انہوں نے کہا اپنے کام میں اخلاص پیدا کرو۔ برے کاموں سے بچو' نماز' روزے کی پابندی کرو۔ انہوں نے کہا کہ عظمت صحابہ کے لئے اگر آپ کام نہیں کریں گے تو کیا واجپائی اور کلنٹن کام کریں گے؟ انہوں نے کہا اپنے اندر نظم و ضبط پیدا کرتے ہوئے زخمی سانپ کو ختم کر دو اور خلافت راشدہ کے نظام کے لئے میدان میں کود جاؤ۔

مرکزی سیکرٹری مالیات مولانا عبدالغنی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ دستور میں' تمام عہدیداروں کی ذمہ داریاں درج ہیں لیکن افسوس ہے کہ ہم نے آج تک دستور کا صحیح معنوں میں مطالعہ ہی نہیں کیا بلکہ مقدس صحیفہ سمجھ کر الماریوں میں سجا کر رکھ دیتے ہیں انہوں نے کہا کہ تربیتی پروگراموں کا مقصد دشمن پر تنقید کرنا نہیں ہوتا بلکہ اپنی کمزوریوں کی اصلاح کرنا ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جس طرح ایک کرکٹ ٹیم میں اگر کوئی کھلاڑی کمزوری کا مظاہرہ کرتا ہے تو اس کی وجہ سے جو ناکامی ہوتی ہے وہ اس ایک کھلاڑی کی ناکامی نہیں ہوتی بلکہ پوری ٹیم کی ناکامی ثابت ہوتی ہے اسی طرح اگر سپاہ صحابہ کا کوئی کارکن سستی کا مظاہرہ کرے گا تو اس سے پوری جماعت کی بدنامی ہوگی۔

بعد نماز عصر جرنیل سپاہ صحابہ مولانا محمد اعظم طارق نے تمام ضلعی' تحصیلی' شہری اور مختلف یونٹوں کے عہدیداروں کے نام لے لے کر ان کی حاضری لگائی اور بعض یونٹوں کو توڑ کر از سر نو باڈی تشکیل دینے کا حکم جاری کیا۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے مولانا اعظم طارق نے کہا کہ اللہ سے ڈرنے والا تشدد پسندی' اور جنگجوئی سے نہیں ڈرتا انہوں نے کہا کہ جو اللہ سے نہ ڈرے وہ چوہوں اور مچھروں سے ڈرتا ہے۔ انہوں نے کارکنوں پر زور دیکر کہا کہ اللہ سے ڈرو اور اچھے بچے لوگوں سے جڑ جاؤ۔ انہوں نے کہا کہ بچے لوگوں کو نعرے لگانے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ کیونکہ سچائی نعروں سے نہیں بلکہ عمل سے آتی ہے سچا وہ ہے جو زبان سے بات کر کے عمل سے ثابت کر دکھاتا ہے انہوں نے کہا کہ مزہ تو یہ ہے کہ دعویٰ بعد میں ہو لیکن دلیل پہلے' ہم عملی طور پر حق کا ساتھ دے رہے ہیں کیونکہ ہمارے سینکڑوں کارکن آج بھی جیلوں کی زینت بنے ہوئے ہیں۔ لیکن ان کی زبان پر آج تک حرف شکایت نہیں آیا۔ دوسروں کے عیب تلاش کرنے کی بجائے گردن میں جھانک کر اپنے عیب دیکھو اور اپنی اصلاح کرو۔ انہوں نے کہا کہ آج میں خانہ خدا میں باوضو کھڑے ہو کر دعوی سے کہتا ہوں کہ اگر یہاں کوئی جماعت سچی ہے تو وہ سپاہ صحابہ ہے انہوں نے کہا کہ حق کڑوا ہوتا ہے اور حق کہنے والے کو تختہ دار پر جانا پڑتا ہے۔ چنانچہ ہماری جماعت نے حق کا ساتھ دیکر تختہ دار کو بھی قبول کیا۔ انہوں نے کہا ہمارا مقصد غلبہ اسلام ہے اپنے چہروں کو حضور کی سنت سے مزین کرو۔ حضور کی سنت ذبح کرنے والا عاشق رسول نہیں ہو سکتا۔ جس کا چہرہ کلنٹن' ملعون' واجپائی جیسا ہوگا وہ قیامت کے دن صحابہ کے ساتھ نہیں اٹھے گا۔ انہوں نے کارکنوں پر زور دیکر کہا کہ اپنی اخلاقی تربیت کرو۔ ڈسپلن کی پابندی کرو' نظم و ضبط پیدا کرو پیسہ نہ دینے والا خون نہیں دے سکتا۔ بھیڑ اور رش کو جماعت نہیں کہتے۔ آج کے بعد کارکن مت بنو عہدیدار بنو انہوں نے کہا مشکلات آتی رہتی ہیں۔ ان کی پرواہ نہ کرو۔ انہوں نے کہا کہ نواز شریف فرعون بن گیا تھا۔ انہوں نے پرویز مشرف سے مخاطب ہو کر کہا کہ پرویز مشرف صاحب اگر اللہ نے آپ کو موسیٰ کی شکل میں بھیجا ہے تو سابقہ ظالموں اور لٹیروں کو عصائے موسیٰ دکھاؤ انہوں نے کہا کہ فوجی حکومت امریکہ اور کلنٹن کے کہنے پر جہادی تنظیموں کے دفاتر بند کرنے کی غلطی نہ کرے۔ کیونکہ جہادی تنظیموں کے دفاتر

بند ہو گئے تو کل کو فوج کو بھی ختم کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

تربیتی کنونشن سے ڈاکٹر خادم حسین ڈھلوں' مولانا محمد احمد لدھیانوی' نبی عباسی' ارشد قریشی اور حافظ اقرار عباسی نے بھی خطاب کیا۔ آخر میں مولانا عبدالغنی کی دعا سے تربیتی کنونشن کا اختتام ہوا۔

سپاہ صحابہ کے زیر اہتمام ۶ مارچ کاروان پیغام امن

احمد فاروقی یوسف کالونی ڈیرہ غازیخان کارواں پیغام امن مہمان خصوصی جرنیل سپاہ صحابہ مولانا محمد اعظم طارق صدر سپاہ صحابہ پاکستا جنرل سیکرٹری سپاہ صحابہ پاکستا جناب ڈاکٹر خادم حسین ڈھلوں سیکرٹری نشان مولانا عبدالغنی' مولانا مسعود الرحمان عثمانی' پنجاب کے نائب صدر فیض الحق عثانی' ضلعی صدر حبیب اللہ خان جھنگوانی' سیکرٹری اشاعت مولانا غلام مراد عثمانی' زیر صدارت شیخ الحدیث مولانا غلام رسول اور تمام علماء کرام 'کارکنان وکلاء اور تاجران نے کثیر تعداد میں شرکت کی مولانا اعظم طارق نے کہا کہ ہماری جماعت پر امن جماعت ہے' ہم نے پیام امن ۶ فروری سے ضلع اٹک سے شروع کیا ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ ہم نے لوگوں کو بتانا ہے کہ ہم ملک میں خلافت راشدہ کا نظام چاہتے ہیں اور تخریب کاری اور دہشت گردی پر یقین نہیں رکھتے۔ مولانا نے سختی سے کارکنان کو ہدایت کی کہ آپ اگر سچے صحابہ کے سپاہی ہیں تو اپنے چہرے صحابہ کرام جیسے بنائیں۔ اور انہوں نے کہا کہ پہلے اپنے گھر سے اسلام شروع کریں۔ اور گھروں سے ڈش ' وی سی آر' ٹی وی ختم کرو اور مجاہد بن جاؤ اور ہر گھر سے اسامہ کی شکل سے نکلو۔ آخر میں دعا مولانا رشید احمد نے کی۔

رہائی پر مبارک باد

قاری محبوب الرحمان مری ملیٹ محمد طاہر اور انکی بہنوں کی طرف سے مولانا انقلابی کی رہائی پر مبارک باد دی ہے اور امید ظاہر کی ہے کہ مولانا پہلے سے زیادہ جماعت کا کام کریں گے۔

ایڈیٹر کی ڈاک

○ سعودی عرب الدمام سے قاری عبدالرؤف کھروی قاری عبدالرحمان شاہ' حافظ محمد عظیم' سیف اللہ سلطان' محمد سرور' ناصر اقبال' عبداللطیف واجد علی' انڈیا سے محمد منور' حضرو ضلع اٹک سے خلیل الرحمان جامی' قائد آباد سے رانا ناصر احمد شمس الدین معاویہ حافظ محمد زاہد ورک' خضدار سے حافظ شبیر احمد فاروقی شاہنواز شاہین منظور احمد عجیب' ناسلوم مقام سے زہرہ بتول' عائشہ صدیقہ' قاضی والہ مظفر گڑھ سے محمد رمضان فاروقی' بہل ضلع بھکر سے رنا محمد فاروق' میرپور خاص سے عبدالربان فاروقی' لمڑوالی ضلع اٹک سے فیصل ریاض معاویہ بہاولنگر سے حفیظ الرحمان ان سب حضرات نے مرکزی سیکرٹری اطلاعات سپاہ صحابہ مولانا مجیب الرحمان انقلابی کو رہائی پر مبارک باد پیش کی ہے اور قائدین سپاہ صحابہ کی خدمت اقدس میں سلام پیش کیا ہے اور دیگر اسیر کارکنوں کی رہائی کیلئے دعا کی ہے۔

○ بستی درخواست رحیم یار خان سے عبدالحکیم چوہان نے مولانا مسعود اظہر کو رہائی پر مبارک باد پیش کی ہے۔

○ گلشن اقبال کراچی سے جنید احمد صدیقی نے ماہنامہ خلافت راشدہ کے مقروض ساتھیوں سے اپیل کی ہے کہ رسالے پر رحم کرتے ہوئے اپنے تمام واجبات جلد از جلد ادا کریں۔

○ واہ کینٹ سے حافظ تنویر الحسن فاروقی نے صاحبزادہ انصار الحق جھنگوی کو شادی خانہ آبادی پر مبارک باد پیش کی ہے۔

○ سکھیرہ سے محمد اسلم فاروقی نے مولانا مجیب الرحمان انقلابی کو رہائی پر مبارک باد اور دوسرے ساتھیوں کی رہائی کیلئے دعا کی اپیل کی ہے۔

○ ملتان سے محمد ادریس قریشی ایڈووکیٹ نے سٹیکر ارسال کئے ہیں اور لکھتے ہیں ان سٹیکروں کو رسالے میں شائع کیا جائے جن کا شائع ہونا ممکن نہیں سٹیکر خوبصورت ہے اللہ تعالیٰ آپ کو مزید دین کی اشاعت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

○ نئی آباد سے محمد یوسف مجاہد مولوی محمد اشرف نے مولانا شفیق الرحمان درخواستی پر قاتلانہ حملے کی مذمت کی ہے اور حملہ آوروں کی گرفتاری کا مطالبہ کیا ہے اور مولانا مجیب الرحمان انقلابی کو رہائی پر مبارک باد پیش کی ہے۔

○ ڈوگہ تمال سے محمد حنیف الحق شاد قاری عبدالرؤف' علی شان معاویہ حفیظ الرحمان نے جرنیل محترم مولانا اعظم طارق صاحب کو کاروان پیام امن شروع کرنے پر مبارک باد پیش کی ہے' اور قاری عبدالغفار سلیم کو رسالہ شائع کرنے پر اور محنت پر سلام پیش کیا ہے۔

○ منچن کسانہ سے قمر شہزاد فاروقی اور دیگر ساتھیوں نے علامہ علی شیر حیدری کا انٹرویو شائع کرنے پر اور ماہنامہ خلافت راشدہ کے دس سال مکمل ہونے پر ادارہ کو مبارک باد پیش کی ہے۔

○ نور پور تھل سے افشاں بتول نے سوالوں کے بہترین جواب دینے پر مولانا ثناء اللہ سعد کو سلام عرض کیا ہے اور یہ سلسلہ جاری رکھنے کا مطالبہ کیا ہے۔

○ جامعہ فریدیہ اسلام آباد سے شفیق احمد کشمیری ذوالفقار احمد محمد اشرف چوہدری نے مولانا مجیب الرحمان انقلابی کو رہائی پر مبارک باد پیش کی ہے اور حافظ احمد بخش ایڈووکیٹ اور دیگر اسیر کارکنوں کو سلام عرض کیا ہے۔

○ کوٹ مراد جھنگ سے عبدالرحمٰن شہزاد زرگر نے لکھا ہے کہ شاعر انقلاب طاہر جھنگوی صاحب کا انٹرویو شائع کریں اور مولانا ثناء اللہ سعد کی خدمت میں سلام عرض کیا ہے۔

○ قاری محمد خالد شہداد پور سے لکھتے ہیں کہ مقامی عہدیدار جماعتی کام بالکل نہیں کرتے نہ ہی ساتھیوں سے رابطہ کرتے ہیں اور قائدین سپاہ صحابہ کو سلام پیش کیا ہے۔

☆ محترم قاری خالد آپ خود ساتھیوں سے رابطہ

کریں اور علامہ فاروقی شہید کی تصنیف سپاہ صحابہ کا مقصد ایکس اور لگانے کا مطالبہ کریں۔

○ ٹمہ نوانہ سے ماسٹر محمد معاویہ نے لکھا ہے رسالہ ہمیں دس تاریخ کے بعد آتا ہے دس تاریخ سے پہلے آنا چاہئے اور مولانا حبیب الرحمان انقلابی کو رہائی پر مبارک باد پیش کی ہے اور محمد بشیر عاشق کا انٹرویو شائع کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔

★ محترم ماسٹر معاویہ صاحب دعا کریں دس تاریخ کی بجائے یکم کو رسالہ آپ تک پہنچے۔

○ واہ کینٹ سے جاوید کشمیری نے لکھا ہے مولانا علی عباسی کی تقریر سیرت النبی کے موضوع پر اس کو رسالے میں شائع کریں۔

★ محترم جاوید صاحب آپ لکھ کر بھیج دیں ہم شائع کرنے کی کوشش کریں گے۔

○ خضدار جیل سے عبدالرزاق ساقی نے ماہنامہ خلافت راشدہ کے دس سال مکمل ہونے پر تمام کارکنان کو مبارک باد دی ہے اور رسالہ کی مزید ترقی کیلئے دعا کی ہے (آمین)

○ گڑھی خیرو سندھ سے ثناء اللہ فاروقی نے تمام کارکنان سپاہ صحابہ سے حافظ منظور احمد سوتی اور محمد نواز سوتی اور دیگر کارکنوں کی رہائی کیلئے دعا کرنے کی اپیل کی ہے۔

○ محمد عرفان فاروقی ڈیرہ شاہ جمال گوجرانوالہ سے مولانا حبیب الرحمان انقلابی کی رہائی پر مبارک باد پیش کرتے ہیں اور دیگر کارکنوں کی رہائی کیلئے دعاگو ہیں۔

○ شمالی علاقہ جات سے محمد حیات راہی نے لکھا ہے کہ میں مولانا حق نواز شہید کی کیسٹیں لوگوں میں تقسیم کرتا ہوں اور مجھے مولانا شہید کی تقاریر جمع کرنے کا شوق ہے اگر کسی ساتھی کے پاس نایاب کیسٹ ہو تو اطلاع کریں۔

○ کروڑ قریشی ضلع مظفر گڑھ سے جناب امجد سلیم سرانی نے آزادی پاکستان کے عنوان سے ایک فکر انگیز تحریر ارسال کی ہے جو انشاء اللہ ماہ اگست میں شائع ہو سکے گی۔

○ جنہ ضلع ساہیوال سے محترمہ عائشہ صدیقہ صاحبہ نے بیک وقت اور بیک لحاظ نصف درجن سے زائد مضامین اور منظومات ارسال کی ہیں جو نمبروار شائع ہوں گی انشاء اللہ۔

○ جوہر آباد ضلع خوشاب سے جناب محمد عبداللہ انور جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی سے جناب محمد ہارون اور جامع صدیق اکبر ٹنڈوالہ یار سے جناب محمد خالد نثار فاروقی صاحب نے سیدنا عثمان غنی ؓ کی سیرت پر مضامین بھیجے ہیں۔ اگر یہ مضامین ماہ شوال تک ہمیں موصول ہو جاتے تو ذوالحجہ کے پرچے میں انہیں شائع کر دیا جاتا۔ لیکن اب انشاء اللہ نمبر آنے پر خلافت راشدہ کی زینت بنیں گے۔

○ حاصل پور ضلع بہاولپور سے جناب گلزار احمد ساجد صاحب نے قرآن مجید کے بارے میں دو علمی اور تحقیقی مضامین اور حضرت عثمان غنی ؓ کے بارے میں ایک نظم ارسال کی ہے دونوں مضمون نمبروار شائع کئے جا رہے ہیں جبکہ نظم غیر معیاری ہونے کی بناء پر معذرت قبول فرمائیں۔

○ تحصیل راولاکوٹ آزاد کشمیر سے جناب ممتاز احمد اشرفی جھوک اترا سے جناب غلام فرید گوہر صاحب، دارالعلوم عثمانیہ گلی اقبال رحیم یار خان سے محمد شفیق معاویہ قائد آباد ضلع خوشاب سے جناب رانا ناصر احمد اور ملتان سے قاری حفیظ اللہ صاحب کی نظمیں موصول ہوئی ہیں۔ تمام برادران سے معذرت کے ساتھ گزارش ہے کہ اپنے علاقے کے کہنہ مشق شعراء سے اصلاح لیں۔ آپ کی نظموں میں کافی جھول ہے۔ نیز علاقائی زبانوں میں بھیجی گئی نظمیں ماہنامہ کی زینت نہیں بن سکتیں۔

○ کوئٹہ سے جناب اختر حسین سرگودھیا نے کتاب تحفۃ الابرار سے ماخوذ ایک مضمون تقیہ کیا ہے؟ ارسال کیا ہے جو انشاء اللہ شائع ہوگا جبکہ ماہ فروری کے پرچہ میں ان کی تحریر شیعیت کے ۷۳ فرقے جناب حبیب اللہ مجاہد صاحب کے نام سے شائع ہو گئی تھی۔ اس پر معذرت خواہ ہیں۔

○ تحصیل حضرو ضلع اٹک سے محترم جناب احمد دین حداد نے ماہنامہ کیلئے چند تجاویز ارسال کی ہیں۔ انشاء اللہ عمل کی کوشش کی جائے گی۔

○ جھنگ شہر سے جناب عبدالرحمان بھٹی صاحب نے ماہنامہ کیلئے قابل قدر جذبات کا اظہار کیا ہے۔ اللہ جزائے خیر دے۔ شکریہ۔

دعائے صحت کی اپیل

جامعہ مطلع العلوم ملالہ ریو والا کے مہتمم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما حضرت مولانا عبدالرحیم اشعر صاحب کافی دنوں سے بستر علالت پر ہیں تمام قائدین سپاہ صحابہ سے کارکنان سپاہ صحابہ سے دعا کی اپیل ہے۔

خانپور ضلع شکار پور سپاہ صحابہ کے صدر جناب محمد اکرم کے کزن حاجی معین الدین ایکسیڈنٹ میں شدید زخمی ہو گئے ہیں قارئین سے دعائے صحت کی اپیل ہے۔

اظہار تعزیت

سپاہ صحابہ تحصیل میرپور خاص (سندھ) کے سرپرست مولانا محمد ابراہیم کے بھائی محمد حسن میر وفات پا گئے ہیں۔ نیز سپاہ صحابہ میرپور خاص سٹی کے خزانچی جناب محمد انور قریشی کے والد بھی وفات پا گئے ہیں۔ مرحومین کے لواحقین سے حافظ محمد اکبر راشد، محمد ایوب شیخ، حافظ عبدالرشید، مولانا عبدالمجید دیوبندی، قاری عبدالرحمان تونسوی قاری عبدالرحمان شاد، عبدالشکور کمبوہ اور مولانا ابراہیم نے تعزیت کا اظہار کیا ہے۔

سپاہ صحابہ ابڑیم کندھرا تحصیل روہڑی ضلع سکھر کے کارکن محمد ہارون بھٹی کے والد محترم حاجی عبدالمجید گزشتہ روز ایک حادثہ میں شہید ہو گئے ہیں اور جبکہ سپاہ صحابہ کندھرا کے کارکن حافظ جلیل احمد تیو کے والد محترم حاجی محمد الدین قضائے الٰہی سے وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون ○ ضلعی قائدین علامہ عبدالرزاق حیدری علامہ علی شیر فاروقی علامہ ثناء اللہ عثمانی قاری عبدالوحید صدیقی نے مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کی اور لواحقین کے لئے اظہار تعزیت کیا اور قارئین سے مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔

رپورٹ۔ قاری عبدالوحید صدیقی نائب سالار سپاہ صحابہ ضلع سکھر۔

○ اگر جسم موت کے لئے بنایا گیا ہے تو پھر رب تعالیٰ کی راہ میں شہید ہونا ہی بہتر ہے۔

○ انسان خود عظیم نہیں ہوتا بلکہ اس کا کردار اعظیم ہوتا ہے۔

برصغیر کے نامور عالم دین
انتقال فرما گئے
حضرت مولانا عبدالرحیم نعمانی
انا للہ وانا الیہ راجعون

بورے والا (پ ر) برصغیر کے نامور عالم دین، زکوٰۃ و عشر کمیٹی ضلع وہاڑی کے سابق چیئرمین اور پنجاب کی معروف دینی درسگاہ جامعہ عربیہ اسلامیہ بورے والا کے مہتمم حضرت مولانا حافظ عبدالرحیم نعمانی ۱۲ اپریل بروز اتوار کو ملتان کے ایک پرائیویٹ ہسپتال میں طویل علالت کے بعد انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کی نماز جنازہ گورنمنٹ ڈگری کالج بوریوالا کے گراؤنڈ میں ادا کی گئی جس میں عالمی تبلیغی جماعت پاکستان کے مرکزی امیر حاجی عبدالوہاب، وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے ناظم اعلیٰ مولانا قاری محمد حنیف جالندھری، مجلس احرار اسلام کے مرکزی رہنما مولانا سید محمد کفیل شاہ بخاری، جامعہ خیر المدارس ملتان کے صدر مفتی مولانا عبدالستار، شیخ الحدیث مولانا محمد صدیق، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمان جالندھری تحریک ختم نبوت کے ممتاز رہنما مولانا محمد شریف احرار، مولانا عبدالرؤف نعمانی اور ملک بھر سے علماء کرام کے علاوہ سپاہ صحابہ، جمعیت علماء اسلام، مجلس احرار، جیش محمد کے رہنماؤں اور کارکنوں سمیت نامور سیاست دانوں صحافیوں اور ہزاروں افراد نے شرکت کی اور انہیں مقامی قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ یاد رہے کہ مولانا عبدالرحیم نعمانی گردوں کے عارضہ میں مبتلا تھے ان کی عمر ۸۵ برس تھی اور وہ بھارت کے ضلع کرنال کے گاؤں کھیور تھلا راؤ میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۵۸ء میں برصغیر کے نامور مجاہد و عالم دین حضرت مولانا شیخ احمد شہید کی شہادت کے بعد جامع عربیہ اسلامیہ کے مہتمم بنے اور ۴۲ سال تک مدرسہ کے مہتمم رہے۔ ۱۹۷۰ء اور ۱۹۷۳ء میں مولانا مفتی محمود مرحوم کے حکم پر جمعیت علماء اسلام کے پلیٹ فارم سے قومی اسمبلی کا الیکشن لڑا۔ اس کے علاوہ انہوں نے ملک بھر میں ۲۵ سے زائد دینی مدارس تعمیر کروائے۔ مسلسل پندرہ سال تک زکوٰۃ و عشر کمیٹی ضلع وہاڑی کے چیئرمین رہے لیکن بعد ازاں خرابی صحت کی بناء پر انہوں انہوں نے خود ہی اس عہدہ سے استعفیٰ دے دیا اور تحریک ختم نبوت میں بھی اہم کردار ادا کیا۔ دریں اثنا سپاہ صحابہ پاکستان کے مرکزی صدر مولانا محمد اعظم طارق چیئرمین سپریم کونسل مولانا محمد ضیاء القاسمی، مرکزی سیکرٹری ڈاکٹر خادم حسین ڈھلوں، شعبہ تبلیغ کے امیر مولانا عطاء الرحمان شہباز فاروقی اور پنجاب کے صدر مولانا محمد احمد لدھیانوی نے اپنے الگ الگ تعزیتی بیانات میں مولانا عبدالرحیم نعمانی کی دینی، تحریکی اور علمی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے اسے عالم اسلام کے لئے ایک عظیم سانحہ قرار دیا اور کہا کہ اب کی کمی ہمیشہ محسوس کی جاتی رہے گی اور مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کی۔

اظہار تعزیت

سپاہ صحابہ ملوٹ کے صدر قاری محبوب الرحمان ہزاروی کی والدہ محترمہ یکم مارچ کو انتقال فرما گئی ہیں۔ سپاہ صحابہ اسٹوڈنٹس کے سیکرٹری ترجیح و تنظیمی امور قاری ناصر محمود اور قاری عبدالمجید جنرل سیکرٹری شباب صاحب عہدیداران اور کارکنان سپاہ صحابہ ملوٹ مری نے مرحومہ کے لئے دعا کی ہے کہ خدا انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

سپاہ صحابہ ٹ مغل خیل کے سرپرست اعلیٰ اور دارالعلوم مصباح الاسلام کے مہتمم مولانا حکی سید مبارک شاہ چشتی، سپاہ صحابہ ضلع چارسدہ کے ڈپٹی جنرل سیکرٹری مولانا سید عنایت اللہ شاہ چشتی، سپاہ صحابہ تحصیل شبقدر کے سیکرٹری اطلاعات مولانا عنایت الرحمان منصوری، سپاہ صحابہ ٹ مغل خیل کے نائب صدر حاجی حکیم معاویہ اور سپاہ صحابہ ٹ مغل خیل کے جنرل سیکرٹری قاری محمد شعیب ندیم نے ضلع چارسدہ کے نائب صدر ڈاکٹر محمد طیب مظہر فاروقی کے سسر کی اچانک وفات پر رنج و غم اور ان سے تعزیت کا اظہار کیا ہے اور پسماندگان سے دلی ہمدردی اور مرحوم کی مغفرت کے لئے دعائیں کی ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دیں اور پسماندگان کو صبر جمیل عطاء فرمائیں۔

تحصیل کلور کوٹ ضلع بھکر کے مرکزی شہر حسن والہ کے مشہور عالم دین حضرت مولانا شیر محمد صاحب جہان فانی سے کوچ کر گئے انا للہ وانا الیہ راجعون مولانا دارالعلوم دیو بند کے فارغ تھے اور بہت ہی متقی اور پرہیزگار تھے اللہ تعالیٰ مولانا کو جنت میں بلند مقام عطا فرمائے۔ آمین

چوہدری غلام رسول نمبردار کی اہلیہ وفات پا گئیں

جامع مسجد خدیجہ الکبریٰ و مدرسہ جواہر القرآن کے سرپرست چوہدری غلام رسول نمبردار 223 گوریاں فیصل آباد کی اہلیہ انتقال فرما گئی ہیں مرحومہ انتہائی نیک اور صوم و صلوٰۃ کی پابند تھیں مرحومہ کے انتقال پر جامع مسجد خدیجہ الکبریٰ کے خطیب اور مدرسہ جواہر القرآن کے مہتمم ماہنامہ خلافت راشدہ کے انچارج قاری عبدالغفار سلیم نے چوہدری غلام رسول اور ان کے صاحبزادگان، چوہدری عبدالمجید، چوہدری عبدالعزیز، چوہدری عبدالکریم سے تعزیت کا اظہار کیا ہے اور دعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے آمین۔ نیز قاری عبدالغفار نے قارئین خلافت راشدہ سے مرحومہ کی مغفرت کے لئے خصوصی دعا کی درخواست کی ہے۔

35

عمر تو کمینہ تھا اللہ نے تجھ کو اونچا کیا تو گمراہ تھا اللہ نے تجھ کو ہدایت کی تو ذلیل تھا اللہ نے تجھے عزت دی پھر لوگوں کا بادشاہ بنایا اب ایک شخص آکر کہتا ہے مجھے ظلم کا بدلہ دلوا دو تو تو اس کو مارتا ہے کل قیامت کے دن اپنے رب کو کیا جواب دے گا۔ بڑی دیر تک اپنے آپ کو ملامت کرتے رہے۔ (اسد الغابہ)

سبائی سازش کی طوفانی یلغار اور اصحاب محمدؐ کا ماہرانہ دفاع

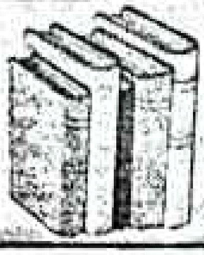

تعارف و تبصرہ کتب

سبائی سازش کی طوفانی یلغار
اور اصحاب محمدؐ کا ماہرانہ دفاع

تالیف مولانا بشیر احمد حصاروی
صفحات 318
قیمت 160 روپے
ناشر حامد اکیڈمی میاں ٹاؤن رحیم یار خان

مشاجرات صحابہ وہ نازک موضوع ہے جس میں کتاب و سنت کی نصوص پر ایمان اور صحابہ کرام سے عقیدت و محبت کے تقاضوں پر پورا اترتے ہوئے خالص علمی تحقیق کرنا جان جوکھوں کا کام ہے بڑے بڑے نام نہاد مفکر اور داعی اس وادی پرخار میں ایسے بھٹکے ہیں کہ وہ ان کے پیروکار آج تک اس کے پرپیچ راستوں میں حیران و سرگرداں ہیں اور روز قیامت کا معاملہ تو خدا ہی کو معلوم ہے۔

مصنف نے زیر تبصرہ کتاب اسی موضوع سے متعلق ایک سوال کے جواب میں لکھی ہے اور بلا مبالغہ کہا جا سکتا ہے کہ اس موضوع پر علمی دیانت، تاریخی تحقیق اور پاس ادب سب کو ملحوظ رکھتے ہوئے جس تحقیق انہوں نے پیش کی ہے اس کی کوئی مثال کم از کم ہماری نظر میں پوری اسلامی لائبریری میں نہیں ملتی، کتاب کی سطریں پڑھتے جایئے یوں محسوس ہو گا کہ مصنف موفق من اللہ ہیں جن کو قدرت کی طرف سے ان کانٹوں کو ایک ایک کرکے ان مسلمانوں کے دل سے نکال لینے کی توفیق بخشی گئی ہے۔ جو غیر محتاط مصنفین اور بلحوص علم سے محروم ادیبوں نے بو رکھے تھے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں کتب سیرو تاریخ میں جو روایات ان کے مقام و مرتبے کے منافی ملتی ہیں ان کی عالمانہ گرفت ان پر جمیدہ اور متین علم تنقید تمام ذخیرہ روایات کو سامنے رکھ کر ان کی تنقیح و تہذیب اور صحیح صورت حال کی حقیقی تصویر کشی اس طور پر کی گئی ہے کہ دشمنان اسلام کی فریب کاریوں سے خود بخود واقفیت اور صحابہ کرام سے عقیدت و محبت میں خود بخود اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے اور صحابہ کرام کا وہ بے داغ کردار اور اصلی سیرت شرح صدر کے سامنے آ جاتی ہے جس کا مرقع کتاب و سنت نے کھینچا ہے اور اغیار کے پروپیگنڈے سے محفوظ مسلمانوں کے قلب و دماغ میں جاگزیں ہے۔

تاریخ پر مکمل دسترس اور متعلقہ مواد کے ہمہ گیر احاطے کے علاوہ ایک اور بات بھی اس کتاب کی خصوصیت ہے۔ یعنی ادبی اسلوب، مصنف نے اس خالص علمی موضوع پر جس دل چسپ اور دل آویز انداز میں قلم اٹھایا ہے اس سے کتاب کی طلب اور اس کی افادیت دوبالا ہو گئی ہے۔ ہر روایت کا پس منظر پیش منظر اور شرح بحث بیان کرنے میں موضوع پر ان کے قلم کی گرفت پوری طرح قائم رہتی ہے اور قاری ایک مضمون کو شروع کرکے اس کو ختم کیے بغیر کتاب نہیں رکھتا اور جب وہ مضمون ختم کر چکتا ہے تو جہاں اسے ذی قدر علمی تاریخ سے آگاہی ہوتی وہیں صحابہ سے محبت و عقیدت کا لازوال اور دنیا و آخرت سنوارنے والا جذبہ بھی اسے نصیب ہو چکا ہوتا ہے کسی مصنف کی اس سے بڑھ کر اور خوش قسمتی کیا ہو سکتی ہے۔

کتاب باطنی کمالات کی طرح ظاہری خوبیوں سے بھی آراستہ ہے۔ ناشرین نے اسے خوبصورت سرورق، مضبوط جلد، اور عمدہ کتابت و کاغذ کے ساتھ شائع کیا ہے۔ امید ہے اہل علم اس سے عرصے تک اپنے دیدہ و دل کی پیاس بجھاتے رہیں گے۔

مصنف نے مقدمے میں اس موضوع سے متعلق بقیہ عنوانات پر قلم اٹھانے کا ارادہ ظاہر کیا ہے۔ اللہ کرے وہ جلد پورا ہو اور امت مسلمہ کو

34

جاتے ہیں لیکن بہت کم۔ وہی وقت آ سکتا ہے جبکہ سارے لوگ اسلام کا نعرہ بلند کریں۔ یا کوئی اس آواز کو بلند کریں اور سب مل کر اس کی آواز پر لبیک کہے خواہ یہ آواز لگانے والا حکمران ہو یا عالم ہوں یا عوام میں سے کوئی ہوں۔ کاش! میری چیخ و پکار کو کوئی سن لے اور اس کو تسلیم کرے۔ کسی شاعر نے خوب کہا ہے۔

بلبل و گل گئے بیچے لیکن
ہمیں غم ہے چمن کے اجڑ جانے کا

اٹھو دوستو میدان عمل میں اتر جاؤ اور ان مروجہ رسموں کو توڑ دو۔

32

"عاقل را اشارہ کافی است"

واضح رہے کہ شیعہ مذہب کی کتب خصوصا۔ "اصول کافی اور ترجمہ مقبول" ایسی ہی بے سروپا روایات سے اٹی پڑی ہیں مگر قرآنی حقیقت کل بھی مسلم تھی اور آج بھی مسلم ہے قرآن میں تحریف کا عقیدہ رکھنے والا کل بھی غیر مسلم تھا اور آج بھی غیر مسلم ہے اور جب تک اپنے اس فعل بد سے توبہ نہیں کرلیتا غیر مسلم ہی رہے گا۔ قرآن میں تحریف کا الزام لگانے والے لاکھ چیخیں اور چلائیں واویلا کریں اور شور مچائیں مگر قرآن مجید اپنی حقانیت اور لاریب کتاب ہونے کا ڈنکا چار دانگ عالم میں بجاتا ہی رہے گا۔

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

آیئے! اللہ رب العزت کے حضور دعا کے لئے ہاتھ اٹھایئے!

"یا اللہ تو قرآن مجید میں تحریف کا عقیدہ رکھنے والوں کو ہدایت نصیب فرما اور اگر ان کے مقدروں میں ہدایت نہیں تو پھر انہیں تباہ و برباد فرما اور اس سرزمین کو ان کے وجود نامسعود سے پاک فرما۔ آمین یا رب العالمین و صلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ سیدنا محمد و علی آلہ و اصحابہ اجمعین۔

یہودی سازش کے تحت پھیلائے گئے لٹریچر کے زہر سے شفا نصیب ہو سکے۔ مصنف کی نجات اور روز حساب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کا قرب نصیب ہونے کے لئے ایک کتاب کافی ہے لیکن اگر وہ اس موضوع کی تکمیل کر دیں تو امت پر ان کا احسان ہوگا۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کی توفیق عنایت فرمائیں۔ (بشکریہ الفاروق کراچی)

محمود الرشید حدوٹی لاہور

نام کتاب۔ ایمان کی جان شہد سے میٹھا محمد نام
مصنف۔ قاضی محمد اسرائیل گڑنگی
قیمت۔ ۲۰۰ روپے
پتہ۔ مکتبہ انوار مدینہ
جامع مسجد صدیق اکبر محلہ صدیق آباد (اپر چھنی) مانسہرہ (سرحد)

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم گرامی کی حلاوت و شیرینی وہی محسوس کر سکتا ہے، جس کو آپ کی ذات اقدس سے والہانہ اور حمایت درجہ عشق ہو، ۱۴ صدیاں بیت چکی ہیں، مگر اس نام پاک کی مٹھاس ابھی جوں کی توں باقی ہے۔ ۱۴ سو سال سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح، نعت اور منقبت ہر انداز میں بیان ہوتی چلی آئی ہے آپ کی شان اتنی اونچی ہے کہ ساری دنیا کے اشجار قلمیں بن جائیں، ساری دنیا کے انہار سیاہی بن جائیں ساری دنیا کی مخلوقات کاتب بن جائیں قلمیں ٹوٹ جائیں گے قلموں کا نشان تک باقی نہیں رہے گا سمندر خشک ہو جائیں گے، ہاتھ تھک جائیں گے، سارے ہی اپنی بے بسی، ناتوانی، عاجزی اور درماندگی کا اعتراف کرلیں گے مگر آقائے نامدار کی شان، تعریف، مدح، نعت اور منقبت ختم نہیں ہوگی، جو جو اس بحر ناپید اکنار میں غوطہ زن ہوتا جائے گا وہ رحمت کی موسلادھار بارش سے سیراب اور سرشار ہوتا چلا جائے گا۔

پیش نظر کتاب قاضی محمد اسرائیل صاحب نے بڑی محنت مشقت جدوجہد اور شبانہ روز کاوشوں کے بعد ترتیب دے کر فرض کفایہ ادا کیا ہے چودہ سال میں حضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی سیرت پر لاکھوں کتابیں لکھی گئیں۔ آج بھی انہی کتابوں سے استفادہ کیا جاتا ہے مگر قاضی صاحب نے باقی تمام باتوں کے ساتھ ساتھ کتاب میں ایک اور دلچسپی پیدا کی ہے اور وہ دلچسپی کتاب کے نام سے ظاہر ہو رہی ہے "ایمان کی جان شہد سے میٹھا محمد نام۔"

اس کتاب میں قاضی گڑنگی صاحب نے مختلف شعراء کرام کا نعتیہ کلام 23 زبانوں کی نعتیں اور نثر میں لکھی گئی شان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا تکا تکا جمع کر دیا ہے اگر یوں کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ قاضی صاحب نے محنت شاقہ سے دریا کو کوزے میں بند کر دیا ہے نیز اس کتاب میں مہر نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کا عکس، رحمت العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی تحریر کا عکس، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اطہر کا عکس، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا شجرہ مبارکہ بھی بیضوی شکل میں بنا کر کتاب کو چار چاند لگا دیئے ہیں۔

کتاب میں جہاں بے شمار خوبیاں ہیں وہاں کچھ خامیاں بھی دکھائی دے رہی ہیں مثلاً جو نعتیں درج کی گئی ہیں ان میں کسی ترتیب کا لحاظ نہیں کیا گیا مختلف کاتبوں کی کتابت نے بھی الگ الگ رنگ دکھائے ہیں مزید برآں دوسری زبانوں سے لی گئی نعتوں کا ترجمہ بھی نہیں کیا گیا امید ہے آئندہ اشاعت میں ان خامیوں پر نظرثانی کی جائے گی۔

مطالعہ کرنے والے "ایمان کی جان" کا مطالعہ ضرور کریں مصنف نے کتاب کو خوب مزین کیا ہے خوب محنت کی ہے، حق تعالیٰ قاضی محمد اسرائیل صاحب کو دنیا و آخرت میں سعادتوں اور کامیابیوں سے ہمکنار فرمائے اور ان کی عمر میں برکت فرمائے اور اس کتاب کو ان کے لئے شفاعت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ بنائے۔ آمین

گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سزا

مولانا قاضی محمد اسرائیل گڑنگی
تبصرہ نگار مولانا محمود الرشید حدوٹی لاہور

مولانا قاضی محمد اسرائیل صاحب مدظلہ العالی کا اسم گرامی کسی تعارف کا محتاج نہیں ہے وہ ملک کے دینی رسائل و جرائد میں اکثر لکھتے ہیں، متعدد کتابوں کے مصنف، پیش نظر کتاب "گستاخ رسول کی سزا" ان کی محنت شاقہ کا نتیجہ ہے" اس کتاب میں انہوں نے قرآن و سنت اور خلفاء راشدین کے ارشادات سے گستاخ رسول کی سزا کا ثبوت پیش کیا ہے، کتاب انتہائی خوبصورت اور جاذب نظر ہے، صفحات ۴۸ مکتبہ انوار مدینہ مسجد صدیق اکبر محلہ صدیق آباد اپر چھنی مانسہرہ سے طلب کی جاسکتی ہے۔

ضلع خیرپور میرس اور گردونواح میں رسالہ ملنے مراکز

۱۔ خیرپور سٹی، حافظ علی محمد عیسیٰ
۲۔ لیمڑی (جیکب آباد)، محمد علی سومرو
۳۔ حسین آباد، حافظ افضار حسین خاکیلی
۴۔ کنب، مولانا غلام حیدر حنفی ۵۔ گمبٹ، خورشید احمد شیخ
۶۔ پریالو، نظام الدین میمن
۷۔ کوٹ محمد بخش بروہی / حاجی وکیل خان بروہی، عبدالجبار بروہی

سپاہ صحابہ حاصل پور یونٹ سیدنا صدیق اکبر کی تشکیل

رپورٹ۔ ملک محمد عرفان غوری سیکرٹری نشر و اشاعت یونٹ سیدنا صدیق اکبر حاصل پور سرپرست۔ محمد اقبال، صدر۔ محمد اختر چوہان، نائب صدر اول۔ خالد رشید، نائب صدر دوم۔ ملک محمد زبیر شہزاد، نائب صدر سوئم۔ ملک محمد شفیق، نائب صدر چہارم۔ محمد اعظم اعوان، سیکرٹری۔ محمد اسلم شاکر، ڈپٹی سیکرٹری۔ حاجی محمد نعیم، سیکرٹری نشر و اشاعت۔ ملک محمد عرفان غوری، سیکرٹری مالیات۔ ملک محمد زاہد غوری، سالار اول۔ محمد اکمل چوہان، سالار دوئم۔ مظہر علی ساگر۔

سپاہ صحابہ سیدنا علی المرتضیٰ یونٹ جوا کی تشکیل نو

سرپرست۔ صوفی اسحاق، صدر۔ حاجی مسعود الرحمان، صدر اول۔ حافظ راشد نواز، صدر

دوئم۔ شبیر صاحب' صدر سوم۔ صداقت' صدر چہارم۔ عمران صاحب' جنرل سیکرٹری۔ ڈاکٹر عبدالسلام' جوائنٹ سیکرٹری۔ حافظ عاصم' اطلاعات و نشریات۔ ناصر محمود' مالیات۔ منصور' سالار اول۔ حافظ شکیل' دوم۔ یاسر رؤف۔

سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس تحصیل مری کی نئی باڈی

سرپرست۔ قاری نعیم' صدر۔ تکمیل احمد عباسی' صدر اول۔ ناصر محمود' صدر دوم۔ حافظ عبدالباقی' صدر سوم۔ توقیر حنیف' جنرل سیکرٹری۔ وقار احمد' جوائنٹ سیکرٹری۔ سجاد احمد' اطلاعات و نشریات۔ لقمان عباسی' معاون۔ ذیشان بٹ' مالیات۔ نجیب الرحمان' سالار اول۔ حافظ عاصم' دوم۔ شبیر احمد

سپاہ صحابہ یونٹ سیدنا زبیر بن العوام کا قیام

رپورٹ۔ جنید احمد صدیقی

سپاہ صحابہ یونٹ سیدنا زبیر بن العوام گلشن اقبال کراچی کے انتخابات مکمل ہو گئے' انتخابی

تقریب عید ساجد گرمی پروقار طریقہ سے انجام پائی جس میں سپاہ صحابہ کراچی کے قائدین و کارکنان نے بھرپور طریقہ سے شرکت کی۔ منتخب ہونے والے عہدیداروں کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

جناب مفتی محمود داؤد (صدر)' جناب عبدالحمید (نائب صدر) جناب محمد طاہر (جنرل سیکرٹری)' جناب جنید احمد صدیقی (ڈپٹی جنرل سیکرٹری)' جناب عبدالمقیت (سیکرٹری مالیات)' جناب زاہد حسین (سیکرٹری نشرواشاعت)' جناب مولانا محمد جواد آرائیں (سالار) جناب نیاز الرحمان حیدری (نائب سالار)

باقی عہدیداروں کا چناؤ صدر اور سیکرٹری صاحب مجلس عاملہ کے مشورہ سے خود کریں گے۔ نئے منتخب ہونے والے ساتھیوں نے اپنی بقیہ زندگی ناموس صحابہ کے تقدس اور مشن جھنگوی کے فروغ کے لئے وقف کرنے کا تہیہ کیا ساتھ ساتھ یہ عزم مصمم بھی کیا کہ ذاتی معاملات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے ہر وقت اور ہر موقع پر مشن اور کاز کو مقدم رکھیں گے اللہ تعالیٰ ہمارے اس ارادہ قیمر حوادث کو عملی جامہ پہنانے اور مزید جدوجہد کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

شادی خانہ آبادی پر مبارکباد

سپاہ صحابہ پاکستان ضلع نوشہرہ کے صدر قاری اعجاز احمد عابد ڈپٹی سیکرٹری افتخار خان نائب صدر عبدالصبور نعمانی' امیر حمزہ عرف مصری خان اور کابینہ کے دوسرے ارکان نے امیر عزیمت قائد اسلام علامہ حق نواز جھنگوی" کے فرزند حضرت مولانا اعصار الحق جھنگوی کو انکی شادی پر مبارکباد پیش کی ہے اور دعا کی ہے کہ خداوند قدوس انکی زندگی کا یہ نیا سفر مبارک کرے۔

منجانب۔ دفتر سپاہ صحابہ کنٹرول نوشہرہ

سپاہ صحابہ آئی ٹن اسلام آباد کے عہدیداران

صدر۔ مولانا عبدالرشید ہزاروی
نائب صدر اول۔ محمد سعید
نائب صدر دوئم۔ قاری محمد اجمل
جنرل سیکرٹری۔ حافظ زاہد آفاقی
ڈپٹی سیکرٹری۔ میر عالم
سیکرٹری اطلاعات۔ حافظ عمر حیات
سیکرٹری نشرواشاعت۔ آصف اقبال
سالار۔ جاوید اقبال فنانس سیکرٹری۔ توصیف

ملکی اور عالمی سطح پر تشہیری مواد فراہم کرنے والا واحد ادارہ

صحابہ کرام کے علوم وافکار اسلامی، تاریخی، ادبی، علمی اور مدارس عربیہ کی کتب کا مثالی مرکز

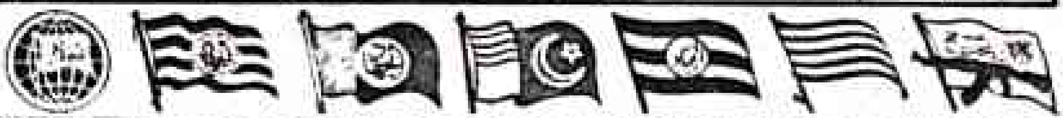

جمعیۃ علماء اسلام، جمعیۃ طلباء اسلام، جمعیۃ المجاہدین، طالبان، حرکت المجاہدین، ختم نبوت
حرکت الجہاد الاسلامی، تحریک خدام اہلسنت والجماعت، جمعیۃ اشاعت التوحید والسنۃ

کے سٹکر ٭ بیجز ٭ فینسی کی چین ٭ بٹوہ ٭ ٹیلی فون انڈکس ٭ کاپی وکتاب کوّر
ٹوپی ٭ لیٹرپیڈ ٭ ربن بیج ٭ پاکٹ لیبل ٭ تسبیح ٭ مفلر ٭ تعارفی کیلنڈر ٭ عید کارڈ
نیز تمام علماء کی تقاریر، تلاوت، نعت اور جہادی وجماعتی کیسٹوں کا مرکز

نئے سال کے اسلامی کیلنڈر، پاکٹ کیلنڈر اور اسلامی ڈائری تیار ہے

تمام تنظیموں اور مدارس عربیہ کے اشتہارات، سٹیکرز، رسیدیں، مجلس اور دیگر تشہیری مواد بارعایت پرنٹ کروائیں

مکتبۃ الجمعیۃ مین بازار سرگودھا
فون: 0451-722674

ادارہ مکتبۃ الجمعیۃ کی طبع شدہ تمام اشیاء کے جملہ حقوق محفوظ ہیں نقل کرنے کی صورت میں سرگودھا عدالت میں قانونی کارروائی کی جائے گی۔

توجہ فرمائیں

ہمارے ہاں سے سندھی بنگلہ دیشی ٹوپیوں کی تمام
ورائٹی اور مختلف ڈیزائنوں میں چائینز ٹوپیاں

اس کے علاوہ

علماء کرام، قائدین سپاہ صحابہ، قائدین تبلیغی جماعت، قراء حضرات
کی کیسٹیں، تسبیحیں، مسواک، عطریات اور موزے دستیاب ہیں

عمدہ ریکارڈنگ کا انتظام بھی موجود ہے

صدیق کیپ اینڈ
اسلامی کیسٹ ہاؤس

ہر جمعرات اور جمعۃ المبارک بلال مسجد نزد اقبال سٹیڈیم

وکیلاں والی گلی زرین بازار متصل تحصیل والی مسجد فیصل آباد فون: PP 643342

ادارہ تعلیم القرآن ٹرسٹ
کے لئے گذشتہ 15 سال سے مصروف عمل ہے۔ اب انٹرنیٹ و کمپیوٹر کی جدید سہولتوں
کے ساتھ ساتھ قدیم و جدید کتب سے مزین و آراستہ لائبریری
4 ٹیمپل پارک کریسنٹ پول ورتھ میں اسلامک ایجوکیشن ریسرچ اینڈ ویلفیئر سنٹر کا
شاندار افتتاح
و
عظیم الشان قرآن مبین کانفرنس
پہلا پروگرام:
19 مئی بروز جمعۃ المبارک 11 بجے دن۔ آفیشل اوپننگ جس میں سکاٹ لینڈ کے فسٹ منسٹر (وزیر اعلیٰ)، دو ایم پی، و ایم ایس پی، و لوکل کونسلرز، محکمہ ایجوکیشن و پولیس کے نمائندے حجاز مقدس و پاکستان سے علمائے کرام انگلینڈ و سکاٹ لینڈ کی مساجد کے وفود شامل ہوں گے۔
دوسرا پروگرام:
1 بجے جمعۃ المبارک کے اجتماع سے مہمان علمائے کرام کا خطاب اور شام 6 بجے نوجوانوں کے لیے پروگرام
تیسرا پروگرام:
20 مئی بروز ہفتہ خواتین کے لئے خصوصی پروگرام
چوتھا پروگرام:
21 مئی بروز اتوار قرآن مبین کانفرنس سے حجازِ مقدس و پاکستان کے نامور علمائے کرام خطاب فرمائیں گے۔
نوٹ
حافظ عبد الحمید بانی ادارہ تعلیم القرآن ٹرسٹ
ISLAMIC COMMUNITY
EDUCATION RESEARCH AND WELFARE CENTER
ادارہ ٹرسٹ و اسلامک کمیونٹی
ایجوکیشن ریسرچ و ویلفیئر سنٹر
4 Temple Park Crescent Edinburgh Eh11 1ht Scotland U.K. Tel. Fax:0131 229 3844
MONTHLY "KHELAFAT-E-RASHIDA" INTERNATIONAL FAISALABAD PAKISTAN, CPL NO. 373

CamScanner